

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 20 جنوری 2009 بمطابق 22 محرم الحرام 1430 ہجری صحیح گیارہ بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ O وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ ءَايَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ O وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

(ترجمہ): مومنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچالیا اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

Mr. Speaker: 'Questions Hour': Janab Shah Hussain Sahib.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Point of order, Janab Speaker.

Mr. Speaker: 'Questions Hour' first ji. Janab Shah Hussain Sahib.

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: 'کوئسٹن آؤر' کے بعد تو پھر بات کرنے کی \_\_\_ جناب سپیکر، آپ نے ٹائم دیا تھا اور حکومتی ارکان ابھی آرہے ہیں اور ہم لوگ دس بجے سے آکر ادھر بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کیسی بات ہے کہ آپ کی رولنگ کو کوئی Follow نہیں کرتا؟ آپ کہتے ہیں دس بجے آئیں اور لوگ جو ہیں، وہ بارہ بجے آتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ تو۔۔۔۔۔

بیگم شازیہ اور نگزیب خان: جناب سپیکر، کل جو صدر پاکستان، جناب آصف علی زرداری صاحب نے پریس اور میڈیا کے ارکان کو دہشت گرد قرار دیا، یہ نہایت قابل مذمت بیان ہے۔

نشاندہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Question No. 262, Shah Hussain Sahib. Not present—

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Next Question No. 281, Zamin Khan. Not present.

Question No. 282, Uzma Khan.

\* 282 - محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول بادین (ضلع دیرپائیں) میں سائنس ٹیچر، ایس ای ٹی زاور ہیڈ ماسٹر کی آسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جون 2006ء سے مذکورہ سکول ایک سی ٹی ٹیچر کی زیر نگرانی چل رہا ہے:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں سائنس ٹیچر نہ ہونے کی وجہ سے قائم مقام ہیڈ ماسٹر اور

طلباء نے اپنی مدد آپ کے تحت ایک پرائیویٹ سائنس ٹیچر کی خدمات بعوض ماہانہ چھ، سات ہزار روپے حاصل کی ہیں:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ سکول میں اساتذہ کی کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، کتنی آسامیوں پر اساتذہ تعینات ہیں اور کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں اور کب سے، نیز موجودہ اساتذہ کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ سکول میں طلباء کی تعداد کی تفصیل کلاس وائر فراہم کی جائے، نیز سال 2005ء سے 2008ء تک میٹرک کے سالانہ امتحان میں پاس اور فیل شدہ طلباء کے نام بمعہ حاصل کردہ نمبر زہر سال کی الگ الگ فراہم کئے جائیں؛

(iii) آیا حکومت مذکورہ سکول میں سائنس ٹیچر، ایس ای ٹی اور ہیڈ ماسٹر کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) پی ٹی سی اور کمیونٹی نے طلباء کیلئے ایک پرائیویٹ سائنس ٹیچر کی خدمات حاصل کیں اور مورخہ 15-08-2008 سے 15-12-2008 تک متعلقہ سائنس ٹیچر کو چھ ہزار روپے ماہانہ کمیونٹی نے ادا کئے۔ محکمہ نے ای ایس آر پروگرام کے تحت مذکورہ سکول میں مورخہ 30-09-2008 کو سائنس سپورٹ ٹیچر کی تقرری کی تھی مگر متعلقہ ٹیچر نے مذکورہ سکول میں چارج نہیں لیا۔

(د) (i) تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) حکومت خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کنٹریکٹ بنیادوں پر 2799 ایس ای ٹی بھرتی کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ ہائی سکول بادین میں محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم

صوبہ سرحد نے حکمنامہ Endst: No.5139-5197/A-14/SST/MF/Contract one

year/Dated 25/11/2008 کے تحت ایک ایس ای ٹی سائنس اور دو ایس ای ٹی جنرل کی تقرری کی

ہے، تاہم کسی نے اب تک ان پوسٹوں پر چارج نہیں لیا ہے۔ گریڈ سولہ افسران کی گریڈ سترہ میں ترقی کیلئے

ڈی پی سی کی میٹنگ مورخہ 8 نومبر 2008ء کو ہو چکی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد تعیناتی کا حکمنامہ جاری کیا

جائے گا جس سے ہیڈ ماسٹر کی آسامی پر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ (درج بالا تفصیل اسمبلی لائبریری

میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Uzma Khan: Yes Sir.

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، دوئی ما تہ جز (ج) کنبے دا جواب را کرے دے چہ پی تہی سی او کمیونٹی د طلباء د پارہ د یو پرائیویٹ ٹیچر خدمات حاصل کری دی جبکہ داسے نشتہ ہلتہ کنبے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ عظمیٰ خان: دوئی ما تہ وئیلے دی چہ پی تہی سی او کمیونٹی د طلباء د پارہ خدمات حاصل کری دی او یو سائنس ٹیچر ئے ہلتہ کنبے پہ تنخواہ باندے ساتلے دے او ہلتہ کنبے ہغے ماشومانو تہ سبق بنائی لیکن دا شے ہغہ سکول کنبے موجود نہ دے۔ ہغے سکول کنبے ماشومانو پہ خپل Base باندے سو، دو سو روپیہ Per month راہولوی او ماشومان ہغہ ٹیچر تہ تنخواہ ورکوی جبکہ یو کمیونٹی ہلتہ نشتہ، نہ پی تہی سی دے۔ دیکنبے جی دا غلط بیانی ئے ما سرہ کرے دہ۔ سپیکر صاحب، دوئی لیکلی دی چہ محکمہ ای ایس آر پروگرام تحت پہ دے سکول کنبے د یو سائنس ٹیچر تقرری شوے دہ لیکن ہغہ چارج نہ دے اغستے۔ سپیکر صاحب، چہ تقرری شوے دہ نو د ہغے خہ اپوائنٹمنٹ آرڈر دوئی ما تہ نہ شو Attach کولے چہ تقرری شوے دہ؟ سپیکر صاحب، دے ٹائم کنبے، دے دواہو کنبے دوئی ما سرہ غلط بیانی کرے دہ، دے سرہ زما استحقاق نہ بلکہ د دے معزز ایوان استحقاق مجروح شوے دے۔

Mr. Speaker: Ji Minister Education, please.

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، زما کوئسچن پورہ نہ دے۔

جناب سپیکر: منسٹرا بجو کیشن! جواب دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، کوئسچن Complete نہیں ہے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ عظمیٰ خان: Excuse me, Sir, میرا کوئسچن Complete نہیں ہے، Let me

explain تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، دا مخکینے دوئی وائی چہ تقریباً 25-11-2008 باندے دوئی نور اپوائنتمنٹس کپی دی۔ چہ ما دا کوئسچن Submit کرے دے، دہغے نہ پس دا تقریرانے شوے دی 25-11-2008 باندے۔ سپیکر صاحب، د نومبر میاشت وہ او دا جنوری دہ، دوہ میاشتے اوشوے، وائی دہ چارج نہ دے اغستے۔ سپیکر صاحب، بابک صاحب وائی چہ مونرہ ہر خائے کینے ایس ای تپی پوستونہ، دا پی تپی سی پوستونہ Fill کرل او سپیکر صاحب، صرف نوٹیفکیشن سرہ خو Fill نہ شی کیدے۔ چہ تیچر ہلتہ نہ خئی، دوہ میاشتو کینے تیچر ہلتہ چارج نہ اخلی نو اوس سپیکر صاحب، ماشومان بہ خہ کوی؟

جناب سپیکر: نہ، ستاسو د کوئسچن جواب لیت شوے وو ہغہ وخت کینے؟

محترمہ عظمیٰ خان: نہ جی، زما کوئسچن چہ ما دوئی تہ Submit کرو، دہغے نہ پس دوئی اپوائنتمنٹس کپی دی پہ دغہ سکولونو کینے خالی پوستونو باندے لیکن دوہ میاشتے اوشوے چہ ہغوی چارج نہ دے اغستے۔

جناب سپیکر: نہ دیپارٹمنٹس تہ پرون ما رولنگ ور کرے دے، Ten days کینے بہ دا جوابونہ د دے نہ پس ورکوی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، دوئی مخکینے لیکلی دی چہ د ہیڈ ماسٹر او ایس ای تپی پوستونہ خالی دی او 'سی تپی' تیچرز باندے سکولونہ چلیپی۔ سپیکر صاحب، ما دوئی تہ لیکلی دی چہ ما تہ د ماشومانو ریزلٹ را کپی۔ کہ تاسو دا او گورئی نو 2005 کینے د دے ایس ایس سی رزلٹ چہ وو نو ہغہ 100% وو او دا تپ شوے وو پہ 741 مارکس باندے جبکہ سپیکر صاحب، تاسو د دے د 2008 رزلٹ او گورئی نو چرتہ 741 مارکس او چرتہ پہ 551 مارکس باندے تپ شوے دے، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، بی بی۔ مسٹر ایجوکیشن پلیرز جواب دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، زما کوئسچن خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! یو گھنتہ کینے تہ کوئسچن نہ شے کولے، زہ خہ او وایمہ؟

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، Answer دومرہ Explained دوئی ما تہ نہ دے  
را کرے۔

جناب سپیکر: مختصر کوئسچن صرف وایہ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، چہ دوئی ما تہ Incomplete document راکرل نو  
زہ بہ کوئسچن ضمنی کومہ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی، صرف ضمنی کوئسچن، ضمنی کوئسچن Only۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، داسے ڊیر سکولونہ دی چہ خلقو خپل  
بندوبست پکبنے کرے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: د سکول نوم اخلئی جی، ضمنی کوئسچن خہ دے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، هلته کبنے ستوڊنٹس خپل Arrangement  
کرے دے او استاذانو له تنخواہ ورکوی او دا شان سکولونہ چلیری۔ زما  
کوئسچن دا دے چہ محکمے دے سلسلہ کبنے خہ انتظامات کری دی؟

جناب سپیکر: نہ، خپل پرائیویٹ Arrangement ئے کرے دے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: او خپل Arrangement ئے کرے دے جی۔

جناب سپیکر: ستوڊنٹس کرے دے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: او ستوڊنٹس کرے دے۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ جی منسٹر ایجوکیشن! دا خہ مسئلہ دہ جی، خلقو خپل  
ٹیچرز نیولی دی؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، د ظاہر شاہ صاحب پہ خبرہ خو  
پوہہ نہ شوہہ چہ دوئی خہ وائی؟

جناب سپیکر: دوئی وائی چہ ستوڊنٹس پہ خپلو پیسو باندے تیچر بھرتی کرے دے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا بی بی چہ کومہ خبرہ کرے دہ، نو بیرون دلته مونر پہ  
هاؤس کبنے د 134 هیڈ ماسٹرانو چہ کومہ خبرہ کرے وہ، زہ خوشخبری ورکوم

چہ د 104 ہیڈ ماسٹرانو نوٹیفیکیشن بہ نن اوشی انشاء اللہ او پہ تولہ صوبہ کنبے بہ تر ۳ یر حدہ پورے کمے پورہ شی، نن بہ ہغہ نوٹیفیکیشن راشی۔

جناب سپیکر: دا بی بی خہ وائی؟ د دے سوال جواب غلط وائی چہ ملاؤ شوے دے؟  
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: د سائنس ٹیچر خبرہ دوئی کرے دہ، مونبرہ 2800 جنرل او خہ اوس اغستی دی پہ صوبہ کنبے۔ بی بی خود سکول نوم زما خیال دے چہ نہ دے بنود لے، زہ ہغوی تہ وایم، خواست او ریکویسٹ ورتہ کوم چہ د سکول نوم مونبرہ تہ راکرئی، انشاء اللہ زہ بہ ئے پہ لسٹ کنبے او گورم چہ ہلتہ د چا اپوائنٹمنٹ شوے دے او کہ ہغہ نہ دے تلے نو انشاء اللہ ہغہ بہ مونبرہ زر تر زرہ Replace کوؤ او چہ خو پورے ایس ای تہی سائنس ٹیچر دے نو انشاء اللہ زہ ورتہ ایشورنس ور کومہ چہ ہغہ بہ ہلتہ تعینات کوؤ۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: کونجین نمبر 191، جی ملک قاسم صاحب۔

\* 191۔ ملک قاسم خان ٹٹک: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جولائی 2007ء میں 'لوکل کونسل بورڈ' میں انجینئرز بھرتی کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بھرتی کیلئے میرٹ لسٹ تیار کی گئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ لسٹ کے مطابق سیریل نمبر 2 کو چھوڑ کر سیریل نمبر 1 اور سیریل نمبر 3 کی تقرری کے حکم نامے جاری کئے گئے تھے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو میرٹ میں سیریل نمبر 2 پر آنے والے امیدوار کی تقرری کیوں نہیں کی گئی اور ان کیساتھ یہ زیادتی کیوں روا رکھی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ بلدیات نے گریڈ سترہ کی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے اخبارات میں اشتہارات دیئے، تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو لیے گئے اور کامیاب امیدواروں کی تقرریاں نگران حکومت کے دور میں ہوئیں جن کے بارے میں محکمے کو مختلف لوگوں کی طرف سے شکایات موصول ہوئیں جس کی روشنی میں حکومت نے ایسے تمام کیسوں پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں 'ریویو کمیٹیاں'

قائم کر دی گئی ہیں جو کہ ایسے تمام کیسز کا از سر نو جائزہ لے کر سفارشات حکومت کو پیش کریں گی۔ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں ایسے تمام امیدواروں کیساتھ قانون کے مطابق پورا انصاف کیا جائے گا۔  
(د) متعلقہ امیدوار کیساتھ زیادتی موجودہ حکومت نے نہیں کی ہے، سابقہ حکومت میں تقرریاں ہوئی ہیں جس کے بارے میں مکمل تفصیل اوپر بیان کر دی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: سر، اوس کوئسچن دا دے چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا مائیک، مائیک لہر آن کریں۔ Repeat کرہ جی، دوبارہ۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زمونہر دا سوال بالکل نا مکمل دے۔ زمونہر سوال دغہ دے چہ سیریل نمبر 1 او 3 اغستے شوی دی او دا نمبر 2 ولے پاتے دے؟ دوئی دا وائی چہ دا تیر حکومت کرے دے، ظلم شوے دے یا دے حکومت کرے دے یا تیر حکومت کرے دے او د منسٹر صاحب سرہ زہ خپلہ ملاؤ یم، سیکرٹری صاحب سرہ ملاؤ یم، ہغوی دا ایڈمٹ کرے دے، سیکرٹری صاحب مونہر تہ وئیلے دی چہ دا زیادتی شوے دے۔ اوس زہ دا غوارم چہ د چا سرہ چہ زیادتی شوے دے، آیا دوئی دہ تہ خائے ور کولو تہ تیار دی کہ نہ دی؟

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی؟

حافظ اختر علی: سپلیمنٹری، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، کہ دا وضاحت مونہر تہ اوشی چہ آیا دا محکمہ چہ کومہ دے، دا د حکومت حصہ نہ دے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن۔ بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): سپیکر صاحب، تاسو دے جز (ج) کنبے او گورئی، دیکنبے ئے دا لیکلی دی چہ محکمے د دے د پارہ یو کمیٹی جوہرہ کرلہ۔ دے بانڈے مونہر ہغہ فائنل کوؤ چہ کوم سرے وی، ہغہ تہ بہ انشاء اللہ حق ملاویہ۔ دا جی تاسو او گورئی، دیکنبے دا دی چہ "امیدواروں سے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو لیے گئے اور کامیاب



امیدواروں کی تقریریں نگران حکومت کے دور میں ہوئیں جن کے بارے میں محکمے کو مختلف لوگوں کی طرف سے شکایات موصول ہوئیں جس کی روشنی میں حکومت نے ایسے تمام کیسز پر نظر ثانی کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس ضمن میں 'ریویو کمیٹیاں' قائم کر دی گئیں جو کہ ایسے تمام کیسز کا از سر نو جائزہ لے کر سفارشات حکومت کو پیش کریں گی۔ کمیٹی کی اس رپورٹ کی روشنی میں ایسے تمام امیدواروں کیساتھ قانون کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔"

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، خومرہ وخت اوشو او Care taker حکومت کلہ لار دے او اوس خومرہ تائم اوشو؟ دے سہری سرہ بالکل زیادتی دہ، دا یو ڊیر غریب سرے دے جی، مورٹے ہم مرہ دہ، پلارٹے ہم مردے او دا دومرہ نردے، دہ دا انترویو تاپ کرے دہ او دہ سرہ دومرہ لوے ظلم شوے دے۔ کہ دا کمیٹی تہ ریفر شی نو زما یقین دے چہ بلور صاحب سینیئر سرے دے، ہغہ بہ خامخا دے او کپی۔

جناب سپیکر: دا نوم بلور صاحب تہ ور کپی، د ہغے نہ پس کہ او نہ شو بیا بہ دے باندے غور کوؤ۔

ملک قاسم خان خٹک: جی دا سوال پینڈنگ کپی۔ بس تھیک شوہ جی، سوال پینڈنگ کپی۔

جناب سپیکر: جناب منور خان خٹک صاحب۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سر، میں خٹک نہیں ہوں، میں مروت ہوں، منور خان مروت، سر۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زما ریکویسٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تہ چیئر لہ ہم لہ اختیار ور کرہ کنہ، تہ ہریو اختیار خپل لاس کنبے مہ اخلہ جی؟ بیٹھ جائیں جی۔ منور خان صاحب، کولسچن نمبر 245۔

\* 245۔ جناب منور خان ایڈووکیٹ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لکی شہر میں ٹیوب ویلز کام کر رہے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ لکی شہر میں محکمہ آئل اینڈ گیس نے گھریلو کنکشن شروع کئے ہیں جس سے گلیاں کھدائی کی وجہ سے خراب ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (i) مذکورہ ٹیوب ویلز میں کتنے ٹیوب ویلز خراب ہیں اور کب سے، تفصیل فراہم کی جائے؛
- (ii) محکمہ آئل اینڈ گیس کی طرف سے مذکورہ گلیوں کی مرمت کیلئے کتنی رقم فراہم کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

- (ج) (i) کئی شہر میں سولہ عدد ٹیوب ویلز ہیں جن میں سے صرف ایک جو کہ پرانا مچن خیل ایریا میں ہے، خراب حالت میں ہے جبکہ باقی ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں۔
- (ii) گلیوں کی مرمت کے سلسلے میں محکمہ آئل اینڈ گیس کو مبلغ چوبیس لاکھ، چورانوے ہزار روپے کا تخمینہ تیار کر کے بھیجا گیا ہے تاکہ ان گلیوں کی مرمت کی جاسکے۔ مذکورہ رقم کی وصولی پر کام شروع کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Ji, supplementary question.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: اس میں سر، میرا کوسچن ہے کہ "مذکورہ ٹیوب ویلز میں کتنے ٹیوب ویلز خراب ہیں اور کب سے، تفصیل فراہم کی جائے"، تو سر، انہوں نے ٹیوب ویلوں کی تفصیل فراہم کی ہے لیکن جس ٹیوب ویل کا نام انہوں نے دیا ہے 'مچن خیل ایریا کا ٹیوب ویل'، اس سلسلے میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ کب سے خراب ہے؟ سر، تقریباً سات آٹھ مہینے ہو گئے ہیں کہ یہ ٹیوب ویل کئی سٹی میں ہے، کیوں خراب ہے اور کیوں ٹھیک نہیں کر رہے یہ سارے ٹی ایم اے والے؟ کیونکہ وہاں پہ ایکشن ہوا تھا تو اس ایکشن کی وجہ سے وہ ٹیوب ویل خراب ہے اور اس کو وہ ٹھیک نہیں کر رہے، سر۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب! یہ کب ٹھیک ہو گا جی؟ کیا ہو گا جی، مسئلہ کیا ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ شکر گزار ایم د حاجی صاحب۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریرہ جی، یو منٹہ۔ مفتی صاحب ہم پکبنے خہ وائی، کونسچن جی؟

مفتی سید جانان: دغے کبنے زما ضمنی سوال دے جی، تل تہی ایم او لاندے جی چہ کومہ علاقہ دہ جی، تقریباً خلورو میاشتو نہ ہغے تہ اوبہ نہ ورخی جی، نو د

ہغے بارہ کبنے دا حکومت خہ سوچ لری او دا بہ کلہ تھیک کیری؟ د بجلئی د کم  
وولتیج پہ بنیاد باندے ہغہ خلقو تہ او بہ نہ رسی۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔ بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زمونر دے جانان صاحب چہ خہ خبرہ او کرہ، ہغہ خود د تل  
خبرہ، ہغہ بہ او کرہ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، پہلے میرا سوال ہے، مجھے جواب دے دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، نہیں، وہ بھی میں، آپ دونوں کو عرض کرتا ہوں جی، آپ کیوں ناراض ہو  
رہے ہیں جناب؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ناراض نہیں ہو رہے ہیں، کونسچن میرا ہے۔

جناب سپیکر: خہ وائی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، د جانان صاحب چہ دا کومہ خبرہ وہ، د تل  
خبرہ کوئی، نوے کوئسچن راوڑی، انشاء اللہ ہغے باندے بہ مونر تپوس او کرہ  
چہ دا او بہ ولے نشتہ او خنگہ نشتہ؟ خنگہ چہ زمونرہ دے حاجی صاحب خبرہ  
او کرہ، تقریباً نومبر کبنے دا تیوب ویل خراب شوے دے او د دے خرابی دا دہ  
چہ دے او بو کبنے شگہ راخی نو دیکبنے ما اوس آرڈر دوئی تہ کرے دے،  
پینتالیس ہزار روپی پرے خرچہ راخی، انشاء اللہ کار بہ نن سبا کبنے ہغے  
باندے شروع شی او دا معذرت کوم، پکار دا وو چہ مخکبنے ما تہ علم وے نو  
مخکبنے بہ کار شروع شوے وو۔ د دے ما Explanation ہم کال کرہ چہ دا ولے  
دومرہ مودہ خراب وو او دے باندے ایکشن ولے نہ دے اغستے شوے؟ او چہ  
کوم سرے دیکبنے گناہ گاروی، انشاء اللہ د ہغہ خلاف بہ مکمل ایکشن اخلو۔

Mr. Speaker: Thank you. Syed Qalb-e-Hassan.

سید قلب حسن: دا نامہ ز ما والا تھیک نہ اخلی۔

جناب سپیکر: آپ نے کونسچن پوچھا ہوتا جی۔

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا هغوی ته څه ایشورنس ورکړئ کنه، گلیانے خرابے دی۔ خیر دے جی، دوئی په ورومبی ځل باندے سوال کرے دے، نو د دوئی به لږه بنه تسلی کوئی۔

سینیئر وزیر (بلديات): زمونږ مشر دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: څه شے، آئل اینډ گیس څه کوی جی؟

جناب منور خان ایډووکیٹ: سر، دا آئل اینډ گیس چه کوم هلته لوکل سټی ته کنکشنز ورکوی نو چه څومره گلیانے دی، هغه بالکل دومره خرابے شوے دی چه هغه خلق ئے پخپله جوړوی۔ دوئی جواب ما ته را کرے دے چه چوبیس لاکه، چورانوے هزار روپی مونږه ډیمانډ کرے دے او دا تراوسه پورے مونږ ته ملاؤ شوی نه دی۔ نو سر، زما منسټر صاحب ته ریکویسټ دا دے چه کم از کم په دیکنبے لوکل ایم پی اے Involve کری چه دا کوم گلیات دی چه د دے کم از کم دوباره تعمیر اوشی۔

جناب سپیکر: دا آئل اینډ گیس پخپله بیا نه جوړوی جی؟ جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): سپیکر صاحب، تاسو ته علم دے او دے ټولو ایم پی ایز صاحبانو ته هم علم دے چه چرته 'انډر گراؤنډ' د گیس پائپ لائن ځی یا چرته د ټیلیفون لائن ځی یا چرته د بجلی لائن ځی نو هغه چه کوم ځایونه خرابوی نو د هغه ډیپازټ ورک چه دے، هغه هغه ډیپارټمنټ ورکوی چه کوم ډیپارټمنټ دا گلی او کوڅے ماتوی۔ نو دیکنبے مونږ دا جواب کرے دے چه د دے څومره پیسے دی، د هغه مونږ ډیمانډ کرے دے، تقریباً چوبیس لاکه، چورانوے هزار روپی دی، نو زه بالکل ایم پی اے صاحب ته دا عرض کوم چه دوئی پکنبے Involve شی۔ دا به د دوئی په خواری باندے او د دوئی په جدوجهد دا پیسے زر ملاؤ شی او انشاء الله زر تر زره به دا اولگوؤ۔

جناب سپیکر: تههیک شو۔ سوال نمبر 258، قلب حسن صاحب، سید قلب حسن۔

\* 258۔ سید قلب حسن: کیا وزیر بلديات ازراه کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شہر کے انڈر ٹی ایم اے کوہاٹ کی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی کروڑوں روپے مالیت کی ہے؛  
 (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے مذکورہ اراضی کو لوگوں سے واگزار  
 کرانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟  
 جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جہاں تک ناجائز قبضے کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے  
 کہ شہر کے اندر زمینیں / جائیداد 'لیز' پر دی گئی ہیں جن میں بعض کی میعاد اجارہ ختم ہو چکی ہے اور ابھی  
 تک سابقہ اجارہ داروں کے قبضے میں ہیں۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔  
 (ب) جی ہاں۔

(ج) جن اجارہ داروں کی 'لیز' کی میعاد ختم ہو چکی ہے، وہ کمیونٹی ایم او کوہاٹ نے ماہ نومبر میں 'لوکل  
 کونسل بورڈ' پشاور کو برائے مشاورت بھیجے ہیں تاکہ اس پر مزید کارروائی کی جائے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: سر، سر، سپلیمنٹری کوئسچن دا دے چہ دلته کوم لسٹ دوئ  
 را کرے دے، کہ دا تاسو او گورئی نو دیکنبے تقریباً د تولو د 'لیز' تائم پورہ  
 شوے دے، Expire دے او سر، سیکنڈ پیج کہ تاسو او گورئی، دلته کنبے سیریل  
 نمبر 4 باندے کہ تاسو او گورئی، دا تینتیس سال 'لیز' ئے ور کرے دے سات  
 روپی باندے او 1097 square feet دے او بیا ورسرہ چہ باندے او گورئی، تقریباً  
 100 square feet دے دوہ روپی باندے، نن سبا د روٹی قیمت دے دس روپی او  
 دا لسٹ کہ تاسو او گورئی، دا پیر اہم سوال دے جی، زما منسٹر صاحب تہ  
 ریکویسٹ دے، کہ دا کمیٹی تہ ئے ور کرے چہ دا ہول 'لیز' ختم شوے دے او  
 دوئ نہ دا Payment نہ کیری او داربونو روپو جائیداد دے، خلقو وور باندے نا  
 جائز قبضہ کرے دہ۔ زما دا ریکویسٹ دے کہ تاسو دے لڑ تپوس او کرئی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو ہم ضمنی کوئسچن دے؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جی۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، داسے نورو خایونو کنبے ہم دا حال دے  
 چه داسے دکانونه په سو سو روپئ، په ډیره سو روپئ کرایه باندے ورکړے  
 شوی دی او نن سبا تاسو ته خپله پته ده چه کرایه گانے کوم ځائے ته رسولے  
 دی؟ نو هغه زور چه کوم ډیره سو روپئ، سو روپئ باندے غت غت دکانونه ئے  
 نیولے دی نو منسټر صاحب ته پکار ده چه د دے متعلق هم څه خبره اوکړی۔

ډاکټر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ډاکټر ذاکر اللہ صاحب۔

ډاکټر ذاکر اللہ خان: د دے (ج) جز په جواب کنبے دوئ ورکړی دی چه میعاد خود  
 ’لیز‘ ختم شوی دے او مونږ دغه د مشاورت د پارہ ’لوکل کونسل بورډ‘ ته  
 لیولے دے، زه وایم چه د دے مشاورت څه تائم شته او که نه؟ ځکه چه زما یو  
 کونسچن مشاورت له تله دے او هلته مارکیټ هم جوړ شو او اوس کهلاؤ لگیا  
 هم دے نو دا اثاثے ضائع کبیری، په دے وجه زه ریکویسټ کومه جی۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان! تاسو، ضمنی کونسچن جی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر، د دے سره زما هم یو سوال تړلے دے چه  
 دغسے زمونږه په ټاؤن تهری کنبے هم څه ډیر قیمتی جائیداد دے او هغه دغسے  
 کهلاؤ پروت دے او خلقو پکنبے ته بازاریانے جوړے کړے دی، گاډی ماډی  
 پکنبے او دریری او بهرنے خلق راځی او د هغوی نه کرایانے غنډوی، نومونږ دا  
 وایو چه که هلته کنبے د ټاؤن تهری یو بنه دفتر جوړ شی، د ټاؤن تهری دفتر د  
 کرائے په یو بلډنگ کنبے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب عطیف الرحمان: نو خا مخا چه هغه زمکه هم په کار راشی او۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیټر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، قلب حسن صاحب چه کوم کونسچن کړے دے  
 او حاجی صاحب هم خبره اوکړه، ډاکټر صاحب هم خبره اوکړه، دیکنبے دا دی

جی چہ دا میونسپل کمیٹی یا میونسپل کارپوریشن یا ٹاؤنہ چہ اوس جور شو، زمونر پینور کبے ہم داسے پرابلم شتہ چہ دا تقریباً شل شل، دیرش دیرش کالہ، خنگہ چہ دے جواب کبے ہم اوگورئ، پنخوس کالہ مخکبے یا دیرش کالہ مخکبے دکان ہغہ ویلیونہ وی او د دے یو طریقہ کار دے چہ ہغہ Rent increase کیری۔ کوم پورے چہ دا کوئسچن دے، دا داسے دہ جی چہ دا ما پروں بیکا تول سٹیڈی کرل، سیکرٹری صاحب مے ہم اوغوبنتو، دیکبے تاسو اوگورئ تقریباً اتہ اتہ کالہ دیکبے ہدو ہغوی سرہ ایگریمنٹ نہ دے شوے او دیکبے دا ہم دہ جی، زہ تاسو تہ دا وایم چہ دیکبے ئے دا لیکلی دی، تقریباً اتہ خلویبنت لکھہ روپی ہغہ کرایہ دارانوتہ پاتے دی، ہغوی نہ کرایہ ہم نہ دہ وصول شوے، نوزہ شکر گزاریم چہ دوئ دا شے پوائنٹ آؤٹ کرو، دا د بالکل کمیٹی تہ لاپر شی او د دے مکمل تحقیقات د اوشی۔ دا کوم خلق چہ پکبے Involve دی، د ہغوی خلاف بہ ایکشن واخلو او دا شے چہ دے، دے باندے صحیح عملدرآمد د اوشی۔ ما تہ انکار نشتہ، دا کمیٹی تہ کہ ریفر کری۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر خہ دے؟

آوازیں: 258 -

**Mr. Speaker:** Is it the desire of the House that Question No. 258, asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again Syed Qalb-e-Hassan Sahib, Question No. 264.

\* 264 - **سید قلب حسن:** کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کوہاٹ کی ملکیت میں دکانیں، مارکیٹیں اور اوپن پلاٹس موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ دکانوں، مارکیٹوں اور اوپن پلاٹس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ماہانہ کرایہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) جو دکانیں، مارکیٹیں اور اوپن پلاٹس پانچ سال، تینتیس سال اور ننانوے سال ’لیز‘ پر دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور { سینئر وزیر (بلدیات) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ دکانوں اور مارکیٹوں کی تفصیل، کرایہ جات اور ’لیز‘ کی میعاد کی لسٹ فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ ٹی ایم اے کوہاٹ کے پاس نیولس سٹینڈ کوہاٹ، پرانا جیل احاطہ اور نزد تانگہ سٹینڈ کوہاٹ میں خالی پلاٹس اور ایک مکان موجود ہے، نیز پرانا جیل پلاٹ پر تحصیل کونسل کوہاٹ کی قرارداد نمبر 20 مورخہ 29 اکتوبر 2008 کی منظوری کی روشنی میں دکانات کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: یس، سر۔ سر، زما سپلیمنٹری کوئسچن د بشیر بلور صاحب نہ دا دے چہ کوم پلاٹونہ ہغہ خائے کبنے خالی پراتہ دی او د خلقو پہ ہغے باندے ناجائز قبضہ دہ، د بشیر بلور صاحب نہ زما دا کوئسچن دے چہ د دے د پارہ د دوئ خہ پلاننگ شتہ چہ پہ دے باندے دکانونہ جو رشی د Future د پارہ؟ ولے چہ دا خیزونہ خلقو پہ سفارش باندے خپل خان پسے ’لیز‘ کری دی او ہغہ د کروونو، اربونو روپو پراپرتی ضائع کیبری۔ کوہاٹ سٹی کبنے د یوے مرلے قیمت دس لاکھ روپے دے او دا خلقو قبضہ کرے دی او دس روپے او پانچ روپے باندے تیس تیس سال ’لیز‘ د پارہ ئے اغستے دی، داریکو بیست دے جی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زہ شکر گزار یمہ د قلب حسن چہ دوئ داسے کوئسچن راوری او زہ خپل تولو ممبرانو تہ ہم دا خواست کوم چہ د دوئ خلقو کبنے چہ داسے چرتہ خایونہ وی نو مونر تہ د پوائنٹ آؤٹ کری چہ پہ ہغے باندے کار او کرو۔ سپیکر صاحب، تاسو تہ پتہ دہ چہ ’لینڈ مافیا‘ نن سبا خومرہ زور آور دی، ’لینڈ مافیا‘ چہ چرتہ زمکہ گوری، ہغہ قبضہ کوی۔ زہ ورتہ تسلی ور کوم چہ انشاء اللہ دے باندے بہ ایکشن ہم اخلو چہ چرتہ دا خایونہ چا نیولی دی، ہغوی نہ بہ ئے خالی کوؤ او دا بہ پہ نیلامی باندے خلقو تہ ور کوؤ۔ دلته بہ



دکانونہ ہم جو روڑا و د خیل تہی ایم اے د پارہ بہ انشاء اللہ د آمدن بند و بست ہم کوؤ۔ زما دا یقین دے چہ دوئی بہ پہ دے مطمئن شی۔

جناب سپیکر: جی ملک گلستان خان نیٹنی صاحب، کونسیجین نمبر ہے جی 285۔

\* 285۔ جناب گلستان خان: کیا وزیر بہود آبادی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹانک کا محکمہ بہود آبادی کا دفتر ضلع ڈی آئی خان میں قائم ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے عوام کے مفاد کے پیش نظر مذکورہ دفتر کو ضلع ٹانک منتقل کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ بہود آبادی نے اب تک اس حوالے سے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے احکامات کی تعمیل کیوں نہیں کی، نیز حکومت مذکورہ دفتر ضلع ٹانک منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سلیم خان (وزیر برائے بہود آبادی): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی ہدایات کی روشنی میں محکمہ ہڈانے دفتر بہود آبادی کو ٹانک شہر میں منتقل کرنے سے پہلے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ٹانک سے رابطہ کیا کہ مذکورہ دفتر کیلئے ٹانک کے ضلعی دفاتر کمپلیکس میں مناسب جگہ فراہم کی جائے جس پر ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ٹانک نے مطلع کیا کہ امن عامہ کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے فی الحال بہود آبادی کا دفتر ٹانک شہر میں منتقل نہ کیا جائے تاہم فلاحی مراکز میں پروگرام کی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں۔

جناب گلستان خان: سر، زہ دے جواب نہ مطمئن نہ یمہ۔ زما کونسیجین دے چہ د محکمہ بہود آبادی دفتر د دی آئی خان نہ ٹانک تہ شفٹ کرے شی۔ پہ دے خیز چیف منسٹر صاحب آرڈر کرے وو چہ دا دفتر د ٹانک تہ شفٹ کرے شی، 23 دسمبر باندے چیف منسٹر صاحب آرڈر کرے وو لیکن تر اوسہ پورے دا دفتر ٹانک تہ نہ دے شفٹ شوے۔ ولے نہ دے شفٹ شوے؟ دا خود چیف منسٹر صاحب د آرڈر ہتک دے جی۔ پکار دا دہ چہ د چیف منسٹر صاحب دا آرڈر آنر شی جی۔ منسٹر صاحب د جواب را کپری چہ خہ وائی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔ ٹریڈری۔ خیر۔ سے کون جواب دے گا، کہاں ہے؟ جی بسم اللہ۔

وزیر برائے بہبود آبادی: سر، چیف منسٹر صاحب نے بالکل اس کے اسٹبلشمنٹ کیلئے آرڈر کیا تھا۔ ہم نے لوکل ایڈمنسٹریشن، ڈی سی او صاحب کو اس کے اسٹبلشمنٹ کیلئے باقاعدہ طور پر لکھا کیونکہ جدھر بھی ہمارے آفسر ہیں، Mostly سرکاری جگہوں پہ Establish ہیں، تو وہاں سے ہمیں جواب یہی آیا کہ فی الحال وہاں پہ لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی پاپولیشن آفس کے اوپر دو دفعہ بم حملہ ہوا تھا اور ہماری گاڑی کو وہاں سے سٹرانگ کیا گیا تھا تو اسی بناء پہ ہم نے اپنا ڈسٹرکٹ آفس ڈی آئی خان سے شفٹ نہیں کیا ہے۔ جو نئی حالات بہتر ہونگے اور لوکل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے ہمیں Surety ملے گی تو انشاء اللہ ہم اس کو دوبارہ ٹانگ میں شفٹ کریں گے۔

جناب گلستان خان: جناب سپیکر، منسٹر صاحب کا جواب ٹھیک نہیں ہے۔ ٹانگ کے حالات تو ڈی آئی خان سے ٹھیک ہیں۔ ڈی آئی خان میں تو روزانہ دھماکے ہو رہے ہیں، اغواء بھی ہو رہے ہیں۔ ٹانگ میں اپریل 2003 کے بعد آج تک کوئی دھماکہ نہیں ہوا ہے اور نہ کوئی اغواء ہوا ہے، ڈی آئی خان میں تو روزانہ ہو رہے ہیں۔ ڈی آئی خان Safe ہے اور ٹانگ Safe نہیں ہے؟ یہ صرف بہانے بنا رہے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی: نہیں، بہانے کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر ایم پی اے صاحب کو اتنا بھر و سہا ہے تو ان کے حوالے کریں نا۔

وزیر بہبود آبادی: گلستان صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی سپورٹ لے لیں۔

وزیر بہبود آبادی: ہماری یہ کوشش ہے کہ ہمارا جو ڈسٹرکٹ آفس ہے، وہ ٹانگ ہی میں کھل جائے اور وہاں Establish ہو جائے لیکن وہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن نے ہمیں ابھی تک یہ Surety نہیں دی ہے کہ یہ آفس یہاں پہ دوبارہ کھل جائے۔ جو نئی ڈی سی او صاحب وہاں سے ہمیں کلیئر نس دیں گے تو ہماری کوئی ذاتی دلچسپی نہیں کہ ہمارا ٹانگ آفس ڈی آئی خان میں کام کرے کیونکہ ہمارے آفیسرز کو آنے جانے میں مسئلہ ہوتا ہے۔ باقی ہمارے جو فیملی ویلفیئر سنٹرز ہیں، وہ وہاں پہ جہاں جہاں پہ ہیں، کام کر رہے ہیں جی۔

جناب گلستان خان: جناب والا، سارے دفتر وہاں پہ کام کر رہے ہیں اور ان کیلئے کوئی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ

نہیں ہے اور آپ کیلئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ دونوں آجائیں ادھر۔۔۔۔۔

وزیر بہود آبادی: ڈسٹرکٹ آفس کو Threats مل رہی ہیں اور اگر آپ Surety دیتے ہیں تو ٹھیک ہے ڈی سی او کے ذریعے ہمیں Surety دیں، ہم وہاں پہ اس کو شفٹ کریں گے۔  
جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اور گلستان صاحب، دونوں میرے چیمبر میں آجائیں، یہ مسئلہ حل کرتے ہیں۔

جناب گلستان خان: ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے۔  
جناب سپیکر: جی منسٹر سیلتھ، ظاہر علی شاہ صاحب، آپ کے پاس کو کسچن کوئی پرانا ایک رہتا ہے، جواب کیلئے آپ ریڈی ہیں کہ نہیں؟  
سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): میرے خیال میں تو نہیں ہے۔  
جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں، پتہ چل گیا ہے۔

#### غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

262 - جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے تمام سکولوں میں عموماً اور ضلع بگلرام کے سکولوں میں خصوصاً مختلف کیڈر کے اساتذہ کی کمی ہے؛  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع بگلرام میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں جہاں جہاں اور جس کیڈر کے اساتذہ کی کمی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس کمی کو پورا کرنے کیلئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔  
 (ب) ضلع بگلرام میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں جہاں جہاں اور جس کیڈر کے اساتذہ کی کمی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی گئی جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔  
 صوبائی حکومت خالی آسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے تمام ای ڈی او (ای اینڈ ایس ای) کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ گریڈ پنڈرہ تک آسامیوں پر بلا کسی تاخیر مروجہ قانون کے مطابق تعیناتی عمل میں لائی جائے۔

ضلع بگلرام میں ضلعی کیڈر کی جو مختلف آسامیاں خالی ہیں، ان پر مروجہ طریقہ کار کے مطابق انشاء اللہ جلد ہی تقرریاں ہوں گی کیونکہ میرٹ لسٹس آخری مراحل میں ہیں۔

محکمہ ہذا پہلے ہی ایس ای ٹی، ایس ایس اور ایچ ایم وغیرہ کیلئے ریکویزیشن پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو بھیج چکا ہے، تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کنٹریکٹ بنیادوں پر 2799 ایس ای ٹی اور 918 ایس ایس بھرتی کئے گئے ہیں۔

گریڈ سولہ افسران کی گریڈ سترہ میں ترقی کیلئے ڈی پی سی کی مینٹنگ مورخہ 8 نومبر 2008ء کو ہو چکی ہے۔

گریڈ سترہ افسران کی گریڈ اٹھارہ میں ترقی کے کیسز پی ایس بی کو بہت جلد بھیجے جائیں گے۔

281۔ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کو سالانہ ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈز فراہم کیا جاتا ہے؛  
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم سکولوں میں فرنیچر، سائنسی آلات اور کتب کی خریداری کیلئے رقوم فراہم کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2003ء سے لے کر تاحال محکمہ تعلیم نے سکولوں کو فرنیچر، سائنسی آلات اور کتب کی خریداری کیلئے کتنی رقوم فراہم کی ہے، حلقہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سکولوں کو حلقہ وار ریزیورنو کی مد میں رقم نہیں دی جاتی، بلکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں سکیم وار (یونٹ وار) ریزیورنو کی مد میں رقم فراہم کی جاتی ہے۔ مزید برآں سالانہ ترقیاتی پروگرام (2008-09) میں سکیم نمبر 80632، 'Consolidation and Improvement of Buildings, Equipments & Furniture in Existing Schools' کی مد میں ہر حلقہ کو 2.5 ملین روپے دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جو کہ پی ٹی سی کے ذریعہ سے سکولوں کی ضرورت کی بنیاد (Need Basis) پر خرچ کئے جائیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Jaffar Shah Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 122. Syed Jaffar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: شکر یہ جی۔ جناب سپیکر، یہ توجہ دلاؤ نوٹس سوات کی سیچویشن کے بارے میں ہے اور فوری نوعیت کا یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور وہ یہ کہ سوات میں امن وامان کی صورت حال روز بروز ابتر سے ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ پہلے اگر مہینہ میں ایک سکول کو بم سے اڑایا جاتا تھا تو آج وہ Strength پانچ سکول Per day تک پہنچ چکی ہے۔ معصوم لوگ ذبح ہو رہے ہیں، تعلیمی ادارے تباہ کئے جا رہے ہیں، سماجی زندگی مفلوج ہے، لوگ نفسیاتی مریض بننے جا رہے ہیں۔ بہت بری صورت حال ہے وہاں پہ اور میرے خیال میں جو موجودہ سیکورٹی کی سہولیات وہاں پہ حکومتوں کی طرف سے، صوبائی اور مرکزی حکومت کی طرف سے ہیں، بالکل ناکافی ہیں اور غیر فعال ہیں، اس مسئلہ کو جنگی بنیادوں پر حل کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر، میری آپ کے توسط سے مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے یہ مؤدبانہ ریکویسٹ ہے کہ وہاں پہ ایک المیہ ہے، انسان تباہ ہو رہے ہیں اور جو زندہ بچے ہیں، وہ زندہ لاشیں پھر رہے ہیں۔ ہمیں روز ٹیلیفون پہ جو لوگ مل رہے ہیں، میں کل کراچی سے آیا ہوں، وہاں پہ لاکھوں لوگ بے سرو سامان پڑے ہیں، وہ رو رہے ہیں، بھیک مانگ رہے ہیں، مسجدوں میں وہ امداد کیلئے پٹیلیں کر رہے ہیں، خدا کیلئے ان کیلئے کچھ کریں۔ میں اپیل کرتا ہوں آپ کے توسط سے اپنی حکومتوں سے، آپ سے اور اپنے ان بھائیوں اور بہنوں سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹریژری خچر کی طرف سے، شازی خان، آپ جواب دیں گے، کون دے گا؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس پہ میں بھی کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن پہ ڈیٹ نہیں ہو سکتی جی، ڈیٹ نہیں ہو سکتی۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں مختصر بات کرتا ہوں، سر۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ نہیں بول سکتے۔ منسٹر صاحب جواب دے دیں۔ آپ اپنا بھی کچھ Move کر لیں، آجائیں اس پہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، د سوات بارہ کبے جعفر شاہ صاحب خبرہ او کرہ او د سکولونو دا تباہی چہ روانہ دہ سپیکر صاحب، زما نہ زیات دوئی Involve دی او مونر ہر وخت دوئی سرہ Contact ساتو او کوشش کوؤ چہ دا حالات نارمل کرو او انشاء اللہ، زہ ورتہ یقین دہانی ورکوم چہ ہفتہ نیمہ کبے، زمونرہ سبا بیا میتنگ دے پہ دے باندے، مونر کوشش کوؤ چہ ہلتہ کبے کوم حالات دی چہ دا خہ طریقے سرہ کنٹرول شی۔ جعفر شاہ صاحب چہ دا

کومہ خبرہ کوی، زہ 100% دے سرہ اتفاق کوم، بالکل Contradiction ورسره نہ کوم او حکومت کوشش کوی۔ سپیکر صاحب، تاسو تہ پتہ دہ چہ چرتہ، د حکومت دوہ خبرے وی یا خو پہ خبرو اترو باندے مسئلہ حل کیری یا بیا حکومت د رپ قائم کولو د پارہ عمل کوی، نو پہ ہغے کنبے مونبرہ خبرے اترے ہم کرے دی او ہر خہ فیصلے مو ہم کرے دی خو باوجود د دے نہ حالات داسے جوڑ شول چہ ہغوی Withdraw شو۔ اوس ہلتہ کنبے زمونبرہ مجبوری دہ چہ آرمی کوم ایکشن اخلی، ہغہ ہم مونبرہ پہ مجبورئی کوؤ۔ خدائے شاہد دے، پہ فلور آف دی ہاؤس دا خبرہ کومہ چہ مونبرہ نہ غواړو چہ چرتہ جنگ اوشی خو مونبرہ پہ دے ہم پوہیرو چہ د اسلحے پہ زور او د توپک پہ زور باندے مسئلے نہ حل کیری، مسئلے پہ خبرو اترو باندے حل کیری، زمونبرہ سبا نہ بلہ ورخ بیا میتنگ دے، انشاء اللہ زہ تسلی و رکومہ، کوشش کوؤ چہ Within fifteen days مونبرہ دا مسئلہ چرتہ سر تہ اور سوؤ۔ دا دوئی چہ اووئیل چہ د سوات خلقو تہ خومرہ تکلیف دے، ما مخکنبے ہم دا خبرہ کرے دہ چہ دوئی مونبرہ سرہ دومرہ مہربانی کرے دہ چہ 100% ووٹ ئے مونبرہ تہ راکرے دے، انشاء اللہ دوئی تہ تسلی و رکوؤ چہ د حکومت وس کنبے چہ ہر خہ وی نو انشاء اللہ ورسره بہ کوؤ۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی، شکر یہ۔ محمد زمین خان، محمد زمین خان، وقار احمد خان، وقار احمد خان صاحب۔  
جناب وقار احمد خان: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں  
 آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں پی ڈی ڈبلیو پی میٹنگ میں سوات کیلئے منظور شدہ بڑی سکیمیں اس سال ڈراپ کی گئی ہیں اور بہانہ بنایا گیا ہے کہ وہاں حالات ٹھیک نہیں۔ جناب والا، سوات پہلے ہی سے پسماندگی کا شکار ہے اور اب اگر یہ ظلم ڈھایا گیا تو یہ لوگوں کیساتھ ناانصافی ہوگی۔ مزید یہ کہ وہاں پر اب بھی بعض ترقیاتی منصوبوں پر کام شروع ہے اور کوئی مسئلہ نہیں، لہذا اس فیصلے کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، زہ پہ دے سلسلہ کنبے ڍیر پہ ادب سرہ دا ریکویسٹ کومہ چہ حالات تہیک کول د ریاستی ادارو فرض دے، نوزہ ستاسو پہ توسط سرہ دا ریکویسٹ کومہ چہ یو کال اوشولو او تر اوسہ پورے ہغہ حالات 'جوں کے توں' دی، ورخ تر ورخہ بگراویری، بنہ کیری نہ، نو ہغہ ریاستی

ادارے د فوری طور دا حالات تھیک کپی او زمونہ سرہ د دا ظلم نہ کوی۔ د 2003-04 سکیمونہ ہم تر اوسہ پورے نہ دی مکمل شوی، اوس د 2007-08 سکیمونہ ہم نہ دی شوی، د ہیلتھ سکیمونہ دی، د ایجوکیشن سکیمونہ دی، نو زمونہ سرہ د دا بے انصافی نہ کپیری او زمونہ د خلقو ہغہ حق د نہ وھلے کپیری او کوم سکیمونہ چہ دی، ہغہ 'جوں کے توں' دا حالات بہ ٲول عمر داسے نہ وی، ستاسو پہ توسط باندے زما دا ریکویسٹ دے چہ زر تر زرہ دا حالات تھیک کپے شی او دغہ سکیمونہ د دغلتنہ قائم اوساتلے شی۔ ٲیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔ جناب بشیر بلور صاحب۔ جناب رحیم داد خان صاحب۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، د سوات پہ حالاتو باندے ٲیر افسوس دے او زمونہ ورونہ دی، بچی دی، ہغوی تہ چہ کوم مشکلات دی او کومہ تباہی ہلتہ کنبے اوشولہ، پہ ہغے باندے ہیخ خوک سترگے نہ شی ٲتولے۔ او تشہ ہمدردی نہ، ہغے حالاتو کنبے د خلقو چہ کوم خہ کپیری، خوک وژلے کپیری، کورونہ او سکولونہ ورائیری، د ہغے مذمت کوؤ او زما نہ مخکنبے بشیر خان پہ ہغے باندے خبرہ او کپہ چہ حکومت خپل رت قائمول غواری، پہ دے وجہ باندے چہ د دغہ خائے حالات صحیح وی، سکولونہ او دغہ شان Bridges، نور ٲرائیوٹ ٲراٲرتی ٲولہ محفوظہ وی۔ بل طرف تہ دوئ خبرہ او کپلہ چہ د ہغے خائے ترقیاتی کارونہ ٲراٲ شوی دی، سپیکر صاحب، چہ کوم حالات دی، ہغہ ستاسو مخکنبے دی، د دوئ مخکنبے دی، زمونہ خو ایمان دا دے چہ کومہ قربانی د سوات ورونہ ورکپلہ، خلق حلالیری او بیا تاسو وینئ چہ کومہ تباہی روانہ دہ، زمونہ دا ایمان دے، مونہہ وایو چہ یرہ دغہ قربانی، کومہ تباہی اوشوہ، مونہہ وایو چہ د ٲول صوبہ سرحد ترقیاتی کارونہ د ہغہ طرف تہ منتقل شی۔ زمونہ جذبہ دہ او انشاء اللہ تعالیٰ داسے خہ بہ راخی نہ، ترقیاتی کارونہ بہ کپیری۔ مرکزی حکومت تہ ہم سوال دے او مرکزی حکومت ہم پہ دے حقلہ نورو حکومتونو تہ او ملکونو تہ دا خواست کوی چہ پہ سوات او پہ دے صوبہ سرحد کنبے ترقیاتی کارونہ اوشی او دا کومہ تباہی، کمزوری او بے روزگاری چہ دہ چہ دا ختمہ شی۔ نوزہ دے خپل ورور لہ دا تسلی ورکومہ چہ انشاء اللہ تعالیٰ خہ داسے رکاوٹ بہ نہ راخی۔

Mr. Speaker: Zahir Shah Sahib, to please move his Call Attention Notice No. 137.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سوات میں طالبان نے تمام گریڈ سکولز بند کئے ہیں جس کی وجہ سے بچیوں کی تعلیم اور امتحانات پر برا اثر پڑا ہے۔ ضلع شانگلہ کی اکثر طالبات جو سوات کے سکولوں اور کالجوں میں پڑھتی تھیں اور پندرہ مارچ سے ان کے امتحانات شروع ہونے والے ہیں، وہ بھی متاثر ہونگے، لہذا حکومت محکمہ تعلیم کو ہدایت جاری کرے کہ وہ ضلع شانگلہ کی ان طالبات جو سوات کے سکولوں اور کالجوں میں پڑھتی تھیں، کیلئے شانگلہ میں ہی امتحانی ہال کا بندوبست کرے تاکہ ان کے امتحانات پر اثر نہ پڑے۔

جناب سپیکر، لکہ خنگہ چہ د دے نہ مخکنے زما دے ورونہو 'ملتا جلتا' اظہار د دے خبرے اوکرو، یوہ خبرہ عجیبہ خبرہ دہ، وائی چہ 'روم جل رہا تھا اور نیرو بانسری بجا رہا تھا'۔ (قہقہے) سر، سوات جل رہا ہے، سوات جل رہا ہے اور سوات تباہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پبنتو کبے، خیر دے پبنتو کبے وایئ، لہ کھلاؤ زرہ سرہ۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سوات تباہ و برباد شولو جی، کالجونہ، سکولونہ، ہسپتالونہ، پلونہ تول تباہ و برباد شول جی۔ د مینگورے نہ ترخوازہ خیلے پورے پچیس کلومیٹر فاصلہ دہ او پہ پینخو گھنتو کبے دا سفر نہ کیڑی۔ کلہ بہ سیند تہ کوزیرے او بیا بہ خیزے، بیا بہ سیند تہ کوزیرے او بیا ڈیرہ عجیبہ خبرہ دا دہ جی چہ د شانگلے نہ روان شے، د خوازہ خیلے نہ مخکنے ہلتہ د طالبانو چیک پوسٹ دے، ورپسے بیا خوازہ خیلے کبے د فوجیانو چیک پوسٹ دے، د خوازہ خیلے اخیرے سر تہ بیا د طالبانو چیک پوسٹ دے۔ پہ گلی باغ کبے بیا د طالبانو چیک پوسٹ دے، پہ چارباغ کبے بیا د فوجیانو دے او بل طرف تہ د طالبانو دے، پہ سنگوتہ کبے بیا د طالبانو چیک پوسٹ دے، ورسرہ پہ فضا گت کبے د فوجیانو چیک پوسٹ دے۔ بیا د ہغے خائے نہ چہ راخے جی، بریکوت سائڈ تہ راخے، پیبنور سائڈ تہ بیا پہ لارہ کبے د فوجیانو چیک پوسٹونہ، بیا د طالبانو دی۔ خہ عجیبہ غوندے خبرہ دہ جی۔ دا خبرہ ما تہ خہ عجیبہ غوندے بنکاریری جی۔



جناب سپيڪر: اوس دے کال اٿينشن طرف ته۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: زما عرض واورئ جي۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: دستو ڊنيس خبره اوکري جي، دا تاسو۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاهر شاه خان: تههيك شوه جي، خواصل مسئله دا ده چه دا چيڪ پوستونه، دا خه تهانرے نه دي جي۔ ايف سوله جهازونه عي، هيلي ڪاپٽرے عي او بمباريانے په آباديانو باندے کوي او بے گناه خلق پکبنے مره کيري او دا چيڪ پوستونه چه کوم خائے کبنے دي، د دے خه پته نه لگي جي۔ يره جي زه د خدائے د پاره سوال کوم ستاسو په ذريعه باندے دے حکومت ته چه دا گپ د نور نه لگوي جي۔ د سوات خلق د نور د دے تباهو، د سوات خلق خه د تباهو د پاره پاتے شوي نه دي جي۔ کرفيوگانے دي، خلق مزدوري، خلق د ڊوڊئ طمع دار دي۔ سپيڪر صاحب، چه کوم دغه خلق وو، هغه خلق راوتی دي، په اسلام آباد، په پيښور او په دغه کبنے ناست دي خو دا غريب خلق خه اوکري جي؟ خلق خود ڊوڊئ طمع دار دي، که خلق رااوخي نو فوجيان ئے وولي او که ديخوا دغه کيري نو طالبان ئے وولي۔ د خدائے د پاره دا ڊرامے، دا ڊرامے نورے نه دي چلول پکار جي۔

جناب سپيڪر: اوشولو جي۔ دے سکولونو او کالجونو کبنے تاسو خه غوارئ جي؟

جناب محمد ظاهر شاه خان: مونزه دا غوارو چه زمونزه د شانگلے جينکو د پاره د په شانگلے کبنے د هالونو بندوبست اوشي۔

جناب سپيڪر: دهغوي تعداد معلوم دے، خومره به وي؟

جناب محمد ظاهر شاه خان: ما ته خو ئے Exact تعداد نه دے معلوم خودا ٿولو کالجونو کبنے۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: دهغوي د پاره خان له هال کيدے شي، تاسو چه وايئ؟

جناب محمد ظاهر شاه خان: بالکل کيدے شي جي، په شانگلے کبنے خود ڊير۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نمبرز ئے خومره دي؟ تعداد ئے خومره دے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ما تہ ئے تعداد نہ دے معلوم خود شانگلے تولے جینکئی، پہ شانگلہ کبے سکولونہ نشتہ او تولے پہ سوات کبے سبق وائی جی نو د ہغوی پہ دے پندرہ مارچ باندے امتحانونہ شروع کیری، کم از کم د دوئی خو چہ دا کال خراب نہ شی، نو د سوات خلق، غریبانان خو مرہ شو خو چہ د شانگلے دا خلق پکبے نور متاثرہ نہ شی۔

جناب سپیکر: نہ دغہ شولو۔ کدھر ہے قاضی اسد صاحب، کدھر ہے ہائر ایجوکیشن والا منسٹر؟ جناب بابک صاحب، یہ آپ ان کی جگہ جواب دے دیں، اگر اتنے نمبرز ہوں اور ممکن ہو، آپ کے خیال میں کیا ممکن ہو سکتا ہے؟ جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مہربانی، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: مہربانی د او کری او دوئی د لبر خان Relax کری۔

(تھقے)

جناب سپیکر: ہغوی نن بنہ Relax mood کبے دی جی، دغہ نہ دے، (تھقے) پہ جذباتو کبے نہ دے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی جی۔ ظاہر شاہ صاحب خود یراہمے مسئلے طرف تہ توجہ رارولے دہ۔ دا کومہ نکتہ چہ دوئی را او چتہ کرے دہ، زما یقین دا دے چہ پہ سوات کبے د بدقسمتی نہ چہ حالات پہ کوم شکل باندے خراب دی سپیکر صاحب، د ہغے حالاتو پہ تناظر کبے پہ راروان او ولسم تاریخ باندے چہ کوم امتحانونہ دی او حقیقت ہم دا دے لکہ خنگہ چہ ظاہر شاہ خان خبرہ او کرہ چہ پہ سوات کبے د شانگلے ماشومان سٹوڈنٹس ہم شتہ دے، د بونیر ہم شتہ دے، تقریباً د دغے خواو شا علاقو ماشومان ہلتہ کبے سبق وائی خود بدہ **مرغہ** دغلثہ کبے تعلیمی سرگرمی منقطع شومے دی نو د ہغے پہ امتحانی حالاتو باندے اثر پریوتے دے خوبیا ہم انشاء اللہ مونرہ پہ Surrounding areas کبے د ہغوی د پارہ د امتحان انتظام کرے دے او زہ ظاہر شاہ صاحب لہ تسلی ورکومہ چہ کوم ماشومان متاثرہ شوی دی، انشاء اللہ ہغوی بہ ہلتہ امتحان ورکوی او بلہ زیاتہ د خوشحالی خبرہ دا اوشوہ جی چہ ظاہر شاہ صاحب خونن یر پہ کھلاؤ مت باندے، دا پہ سوات کبے چہ کوم ظلم کیری، د

هغه غندنه ئے هم او کړله او زما خیال دے چه Indirect ئے په هغه خلقو باندے  
 ټکونه هم او کړل۔ ظاهر شاه صاحب خو کهلاؤ دا خبره اونکره خو د هغوی د  
 خبرے مقصد دا وو چه فوج هلته دے ، خپله هسه ئے مضبوطه کړے نه ده، نوزه  
 خو خدائے شته چه د ظاهر شاه صاحب ډیر مشکور یمه چه په اولنی ځل ئے یو  
 داسے کهلاؤ خبره او کړه چه مطالبه دا کوی چه هلته د خپله هسه مضبوطه کړی  
 خوزه یوه خبره ورته بله کومه د ډیرے خوشحالی نه او د ډیرے بدقسمتی نه چه په  
 اسرائیل کبڼے ظلم کیږی نو مونږه ټول احتجاج کوؤ، مسلم لیک (ق) او نور  
 جماعتونه دلته کبڼے جلسے جلسونه کوی او پکار هم ده، د مسلمانئ تقاضا هم  
 داده چه مونږه احتجاج هم او کړو او مونږه خفگان هم او کړو۔ سپیکر صاحب، چه  
 په سوات کبڼے دا کوم ظلم روان دے، زما یقین دے چه په دے خبره باندے به دا  
 ټول هاؤس مونږ سره اتفاق کوی چه دا د اسرائیلو نه سیوا ظلم روان دے خو ما او  
 نه لیدل چه د سوات د هغه فسادیانو، د سوات د هغه ټوپک مارو او د سوات د  
 هغه عسکریت پسندو خلاف په پیښور کبڼے او یا په اسلام آباد کبڼے د هغه  
 فسادیانو خلاف چه د هغوی د ظلمونو تاریخ گواه دے چه د اسرائیلو نه سیوا دی  
 خو هیڅ څوک داسے بغیر زمونږ نه نه شی کولے چه هغه فسادیانو ته گوته  
 اونیسې یا د هغوی په گریوان کبڼے لاس واچوی یا د هغوی په سترگو کبڼے  
 سترگے ورکړی۔ (تالیان) او زه خو درخواست کومه، خبره را نه هم  
 اوردیږی خو دا وخت د سیاست نه دے او نه د پولیټیکل سکورنگ دے، پکار دا  
 ده چه څنگه مونږه نن کهلاؤ لگیا یو چه تاسو او گورئ چه په اسرائیلو کبڼے خلق  
 نه حال لیری او په سوات کبڼے خلق حال لیری خو هغه زمونږه سیاسی مخالفین چه  
 خپل پولیټیکل سکورنگ کوی نو صرف دا خبره کوی چه حکومت ناکامه شوے  
 دے۔ مونږه دا خبره کوؤ چه راختی، دا خاوره زمونږه ده، د دے خاورے بچی  
 زمونږه دی، دا بے گناه خلق چه مړه کیږی، دا بے گناه بچی زمونږه دی، پکار دا  
 ده چه نن داسے نیغ په نیغه خبره هغه فسادیانو ته او هغه ټوپک مارو ته او کړی  
 کومه چه مونږه، زما یقین دا دے او زه خو خراج تحسین پیش کومه ظاهر شاه  
 خان ته چه کیدے شی هغوی نن د خپلے پارټی نه بغاوت کړے دے ځکه چه د هغه

مشر داسے نرہ خبرہ نہ شی کولے (تالیاں) خنگہ نرہ خبرہ چہ زما مشر  
ظاہر شاہ خان او کپہ۔  
جناب سپیکر: مہربانی جی۔

(شور)

محترمہ گلہت یا سمن اور کزنی: انہوں نے بغاوت نہیں کی بلکہ انہوں تو تعمیری بات کی ہے اور۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: جی دا تعمیری خبرہ ئے کپہ دہ، تعمیری خبرہ دہ او بیا وروستو دا  
تعداد بہ بنائی چہ خومرہ بچی دی چہ دھغوی د پارہ د ہال بندوبست اوشی۔  
جناب محمد ظاہر شاہ خان: دیرہ مہربانی خود۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: نہ، بس تھیک شولہ، تاسو۔۔۔۔۔  
جناب محمد ظاہر شاہ خان: د ریکارڈ د درستگی د پارہ یوہ خبرہ کومہ جی۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: د بییت نشتہ دے جی، د بییت ختم۔۔۔۔۔  
جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا ریکارڈ درست کومہ جی۔ دا طالبان دغہ پہ مخہ کپی وو  
او د غر سر 'گت پیوچار' تہ ئے رسولی وو خودا بابک صاحب دوئی راغلل او بیا  
ئے دوبارہ معاہدہ او کپہ۔ ہغوی لہ خودا موقع دوئی ورکپہ دہ، دا دوبارہ  
واپس دوئی راوستی دی، د غر د سر نہ دوئی را کوز کپی دی۔

(تالیاں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب  
احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے 2009-01-20 تا 2009-01-21؛ جناب وجیہ الزمان خان، ایم پی  
اے 2009-01-20 کیلئے؛ ذرا Serious ہو جائیں، میاں نثار گل خان، وزیر جیلخانہ جات باقیماندہ  
اجلاس کیلئے؛ جناب امجد خان آفریدی صاحب 2009-01-20 تا 2009-01-22، تو Is it the  
desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

## مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5. 'Question of Privilege': Hafiz Akhtar Ali Sahib, to please move his Privilege Motion No. 44.

حافظ اختر علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم جناب سپیکر صاحب، امی ڈی او ایجوکیشن مردان نے کلاس فور اور پی ٹی سی کی بھرتیوں میں انتہائی بے قاعدگیاں کر کے قانون کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور میرے ساتھ فراڈ، دھوکہ، وعدہ خلافی اور غلط بیانی کر کے بحیثیت ایم پی اے اور عوامی نمائندہ کے میرا استحقاق مجروح کیا ہے، لہذا میری تحریک استحقاق کمیٹی کے حوالے کی جائے۔

جناب سپیکر: جی بایک صاحب۔ ایجنڈہ ڈیرہ ہیوی دہ، مختصر، مختصر خبرہ کوئی جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح شوہ جی۔

جناب سپیکر: ڈیرہ بہ نئے اور دوے نہ جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: زما یقین دا دے چہ آنریبل ممبر صاحب خیر دے چہ دغلته ای ڈی او صاحب خہ مخکبے وروستو کپی وو، زما مطلب دا دے چہ داسے خہ بنہ کار نئے نہ وو کرے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایکشن پرے نشته دے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مونبرہ ہغہ Suspend کرے ہم دے او زما یقین دا دے چہ شاید آنریبل ممبر صاحب تہ بہ دا معلومہ وی چہ پہ ہغہ باندے انکوائری ہم روانہ دہ او د دوئی، د عبدالاکبر خان صاحب او د بعضے ممبرانو پہ شکایاتو باندے مونبرہ ہغہ Suspend کرے ہم دے او پہ ہغہ باندے انکوائری روانہ دہ او انشاء اللہ، زہ آنریبل ممبر صاحب تہ تسلی و رکومہ چہ کلہ مونبرہ انکوائری Conduct کرو۔۔۔۔

حافظ اختر علی: زما دا تحریک استحقاق کمیٹی تہ حوالہ کپی جی۔

جناب سپیکر: استحقاق کمیٹی تہ نئے غواپی؟ (وزیر برائے ثانوی تعلیم) تاسو پکبے خہ وایں؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: زہ آنریبل ممبر صاحب تہ تسلی و رکومہ انشاء اللہ او  
 زما یقین دا دے چہ کمیٹی تہ ضرورت نشته دے۔ مونبرہ د دوی پہ وینا باندے ،  
 چہ انکوائری راشی نو د هغے نہ پس بہ بیا دغه کوؤ۔  
 حافظ اختر علی: زمونبرہ پہ دے باندے دا درخواست دے چہ دا تحریک د استحقاق  
 کمیٹی تہ لا رشی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion  
 No. 44 moved by the honourable Member may be referred to the  
 concerned Committee? Those who are in favour of it may say  
 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion is dropped, defeated.

(تالیاں)

حافظ اختر علی: سپیکر صاحب، چہ زما دلته کنبے استحقاق نہ جو پیری نو بیا دلته  
 کنبے زما د ناستے ضرورت ہم نشته دے۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: دا جمہوری حق دے جی۔ حافظ صاحب، زہ درتہ درخواست کومہ،  
 کبینٹی جی، خیر دے۔ حافظ صاحب رضا کړی جی، حافظ صاحب بنہ سرے  
 دے، شریف سرے دے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، ستاسو مہربانی چہ وخت مو را کړو۔ محترم  
 سپیکر صاحب، د دے اسمبلی خپل خہ روایات ہم دی او دلته کنبے دیوبل د  
 عزت لحاظ ہم دے او کہ چرتہ مونبرہ دا خبرہ کوؤ چہ دلته بہ ہر خہ مونبرہ پہ  
 اصولو او پہ قواعد باندے کوؤ، ډیر پہ ادب سرہ جی، مونبرہ پہ لس بجے راشو  
 او د دے ممبرانو دیوے ورخے تنخواہ چہ دہ، پہ دے صوبائی حکومت او پہ دے  
 صوبہ باندے بوجھ دے او دے ہاؤس تہ تاسو بارہ بجے راشی، ساہے گیارہ  
 بجے راشی، بیا چہ دلته کنبے معزز ممبر یو سوال او کړی او هغوی پہ تسلی سرہ

جواب غواہی نو تاسو ورتہ وایئ چہ یو دوہ ټکو کبڼے به خبره کوئ ځکه چہ دا وخت ډیر قیمتی دے او په دے سوال باندے ډیره خرچه شوے ده، نو که چرته دا وخت قیمتی وی نو بیا پکار دا ده چہ تاسو د اجلاس لس بجے ورکړی دی او په لس بجے مونږه شروع کړو، دا-----

جناب سپیکر: دا تهپیک ده۔

قائد حزب اختلاف: کورم پوره کول چہ دی، دا د گورنمنټ کار دے (٣١ لیاں) خو چرته اپوزیشن د دے نشاندھی نه ده کړے چہ مونږه دا په گوته کړے وی چہ په دے هاؤس کبڼے دا تعداد کم دے، مونږه د دے چلول غوښتل۔ اوس که یو معزز ممبر دے او هغوی دے حد ته راشی او هغوی وائی چہ په دے خبره باندے زما عزت نفس ته تهپیس رسیدلے دے او بیا مونږه په دیکبڼے دا مقابلہ جوړه کړو چہ ستا تعداد کم دے، دا رانه ته نه شه پاس کولے نو بیا به دلته په اسمبلی کبڼے دا ماحول په دے انداز باندے نه شی پاتے کیدے چہ کوم روایات دی۔ نو مونږه وایو چہ ستاسو دلته کبڼے زیاته ذمه داری جوړیږی، تاسو زموږه د دے ټولے اسمبلی مشرئی نو که چرته په دے انداز باندے کار کوؤ نو بیا زما خیال دے چہ دا شه ډیر گران دے او چونکه زموږه حافظ اختر علی صاحب د اپوزیشن یو ډیر ذمه دار غږے دے او زه به ټول اپوزیشن ته درخواست کومه چہ دا روایات مونږه داسے نه غواړو او مونږه ټول واک آؤټ کوؤ۔

(اس مرحله پر حزب اختلاف کے اراکین نے واک آؤټ کیا)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، درانی صاحب چہ کومه خبره او کړه، رشتیا خبره دا ده چہ د دے اسمبلی روایات دی او دیو بل احترام دے خو داسے هم نه ده چہ وزیر صاحب پاخی، جواب ورکوی چہ هغه سل په سل د اطمینان دے او یو سرے به وائی چہ زه مطمئن نه یم۔ یو سری نه د هغه خفگان دے، هغه وائی چہ ما Suspend کړے دے او انکوائری روانه ده، نو اوس د دے نه زیات، دا خو داسے خبره ده چہ خامخا، مطلب دا دے یوه خبره بلډوز کول دی، سسټم به هم

چلول غواړی۔ مونږه د اپوزیشن احترام هم کوؤ، مونږه د دوی سره ټول عمر هم په هغه روایاتو باندې چلیدلی یو۔ د وخت مناسبت سره خبره وه، پکار دا ده چه مونږ په وخت راشو، په دیکښې هیڅ شک نشته دے چه زمونږه وخت قیمتی هم دے خو کم از کم اپوزیشن چه د دے خبرے خیال او نه ساتی چه زه یو تهییک کار هم کوم، د اطمینان جواب هم ورکومه، انکوائری هم مقررومه، د انکوائری رپورټ چه راشی که دوی مطمئن نه وی نو بیشکه بیا استحقاق ته نه، که هر ځائے ته دوی وائی هلته د لار شی خو داسے خبره کول چه دومره لوی پارلیمنټیرین، دومره سینیئر ملگری او صرف چه کوم دے اخبار ته خبره کول، دا حکومت، مونږ په روایاتو روان یو، په عزت، په احترام باندے روان یو، د دے صوبے چه کوم روایات دی، هغه به سر ته رسوؤ۔ د ځان نه به زیات قدر د اپوزیشن کوؤ، په دیکښې چه کوم دے باقی اصول دی، یوه طریقہ ده۔

خیبر بینک (ترمیمی) مسوده قانون مجریه 2009 کازیر غور لایا جاننا

Mr. Speaker: Thank you ji. Item No. 8 & 9: The honourable Minister for Finance NWFP, to please move that 'the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Finance, please.

بگم شازیه اورنگزیب خان: جناب سپیکر، تاسو یو دوه ورځے مخکښے ما ته دا وئیلی ووجه تاسو له به موقع درکومه، ما له موقع را کړئ۔

Mr. Muhammad Hamayun Khan (Finance Minister): Mr. Speaker Sir! I beg to move that 'the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that 'the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration stage':

جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر کوئی Amendments ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟



جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر کوئی Amendments ہوں تو لے لیں ورنہ پھر 'Passage Stage' پر چلے جائیں اور پاس کریں۔

جناب سپیکر: یہ 'Consideration Stage' میں Amendments آرہی ہیں نا۔  
جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، یہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں اسی طرف آرہا ہوں نا۔ یہ ایک اضافی ایجنڈے میں ہیں۔ Mufti Kifayat Ullah Sahib, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill. Mufti kifayatullah, please.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! خہ لیکلی بہ رالیہے، نوخہ طریقہ باندے راخی کنہ سرے۔  
بیگم شازیہ اورنگزیب خان: سپیکر صاحب، زہ پرے خبرے کول غوارمہ۔ پہ دیکنبے د پالیسی Violation شوے دے، پہ دے باندے مونہرہ موقع را کړئ چہ مونہرہ پرے بحث او کړو۔ ما لہ موقع را کړئ جی۔

Mr. Speaker: Absent.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: سپیکر صاحب، ما تہ موقع را کړئ چہ پہ دے باندے بحث او کړو، پہ دیکنبے د پالیسی Violation شوے دے۔

Mr. Speaker: The mover of the amendment is absent, the original Clause 2 stands part of the Bill.

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: سپیکر صاحب، ما تہ موقع را کړئ پہ دیکنبے Violation شوے دے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill. Clause 1 also stands part of the Bill.

بیگم شازیہ اور نگزیب خان: سپیکر صاحب، تاسو مونبر لہ پہ دے موقع را کړئ جی چہ پہ دے باندے مونبرہ خبرہ او کړو۔ د هغه نه پس به بیا تاسو دا دغه کوئ، دا تاسو پیش کړو۔

خیبر بینک (ترمیمی) مسودہ قانون مجریہ 2009 کا پاس کیا جانا

**Mr. Speaker:** 'Passage Stage': The honourable Minister for Finance NWFP, to please move that 'the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009' may be passed. Minister for Finance, please.

جناب محمد ہا یون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

بیگم شازیہ اور نگزیب خان: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ بیٹھ جائیں، بے وقت بول رہی ہیں، وقت نہیں ہے۔ کسی موشن پر آجائیں، اس وقت موقع نہیں مل سکتا، یہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔ جی، منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، زہ ستاسو پہ وساطت سرہ د دے ایوان توجہ یو خبرے تہ راگر خول غوارمہ۔ د 'بل' چہ کوم مخالفین، تھیک دہ وی بہ داسے خلق چہ هغوی بہ خلق Misguide کول غواری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'Passage Stage' دے، شے Move کړہ، مطلب دا دے تقریر، گورہ ډ بیبت نہ زہ هغه منع کومہ نو تہ ولے ډ بیبت شروع کوے؟

**Minister for Finance:** Mr. Speaker! I beg to move that 'the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009' may be passed, please.

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that 'the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The Bill is passed with out amendments.

(تالیاں)

جناب سپیکر: اوس شکریہ ادا کړہ۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، زہ ستاسو او د دے ټول هائس شکریہ ادا کومہ او د دے سرہ سرہ زہ ستاسو پہ وساطت د دے ایوان، زمونبرہ د الیکٹرانک او پرنٹ میڈیا

ملگرو ته هم دا خبره واضح کول غوارمه چه کومه پروپیگنډه د دے 'بل' په باره کبڼے ده، په دے هاؤس کبڼے زمونږ څه ملگرو اشتهارات لگولی دی نو دا قطعاً هم داسے نه ده۔ شکر الحمد لله مونږه ټول مسلمانان يو او زمونږه موجوده صوبائی حکومت دا غواری، مونږ چرته دا نه غواړو چه مونږ په دے ملک کبڼے يا په دے بینک کبڼے دا اسلامی بینکاری ختمه کړو بلکه موجوده حکومت، په دے Amendment کبڼے که دا اوکتے شی نو زمونږه چه څومره Conventional branches دی، په هغه کبڼے هم اسلامی بینکاری شروع کول غواړو۔

(تالیاں) جناب سپیکر، مونږه که دے ته اوگورو نو زمونږ سره په موجوده حالاتو کبڼے د بینک آف خیبر چونتیس برانچونه دی، په کوم کبڼے چه شپاړس د اسلامی بینکاری برانچونه دی او اتلس Conventional برانچونه دی او د هغه که زه تاسو ته تفصیل او بنایمه نو نن په اسلامی بینکاری کبڼے ډیپازتس په دے وخت کبڼے پانچ ارب روپئ دی جبکه روایتی بینکاری کبڼے زمونږه ډیپازتس بیس ارب روپئ دی جی۔ کومے قرضے چه د اسلامی بینکاری په مد کبڼے دی نو هغه دو ارب روپئ دی او کومے چه په Conventional کبڼے دی نو هغه تیره ارب روپئ دی۔ داسے که مونږه اوگورو چه منافع او ولس کروړه روپئ په اسلامی بینکاری کبڼے شوی ده او ساټه کروړ روپئ په Conventional کبڼے شوی ده۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه د ستیټ بینک نه یو Criteria راغله ده، موجوده صوبائی حکومت ته دا ضرورت پیش شولو چه مونږه دا Amendments راوړل۔ د ستیټ بینک یو Criteria راغله ده او هغه کبڼے هر بینک ته یو ټارگټ ملاؤ شوی دے چه Paid off capital به د 2009 تر اخره پورے مونږ ته چه بلین روپئ پکار وی۔ داسے په 2010 کبڼے به دا Paid off capital مونږه دس بلین روپو ته رسوؤ او په سن 2013 کبڼے به دا Paid off capital مونږه پنځلس اربو روپو ته رسوؤ۔ هغه ډیره مشکله وه زمونږه د پاره جی، په Conventional بینکاری کبڼے مونږ سره داسے پارټی وے چه مونږه د دے بینک د بچ کیدو د پاره څه سوچ او کړو بلکه د اسلامی بینک د یو برانچ افتتاح هم په دوه درے ورځو کبڼے انشاء الله تعالیٰ مونږه به کوؤ هلته، نو زه۔۔۔۔۔

اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور مسودہ قانون مجریہ 2009 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you very much. Item No. 10 & 11: The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that 'the Islamia College University Peshawar Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Higher Education.

Qazi Muhammad Assad Khan (Minister for Higher Education): Thank you Mr. Speaker. Sir, I beg to move that 'the Islamia College University Peshawar Bill, 2009' may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the Islamia College University Peshawar Bill, 2009' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: بڑی Slow آواز آگئی ہے اتنے بڑے ہال میں۔ Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'۔ اسی طرح۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Amendment in Preamble: Mr. Saqib Ullah Khan Chamkani, MPA to please move his amendment in the long title & Preamble of the Bill. Saqibullah Khan Chamkani Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ سر، زہ بہ غوارمہ چہ ستاسو توجہ یو خبرے تہ ہم راولم جی۔ سر، دا Amendments مونرہ مخکنے ہم پیش کری و و او دغسے عبدالاکبر خان صاحب، سردار گنڈاپور صاحب، مونرہ تولو دا Amendments پیش کری و و، پہ ہغے باندے مونرہ یوہ کمیٹی ستاسو پہ حکم باندے کبینولے وہ او ہغے کمیٹی چہ کلہ خپل کار شروع کرو نو پہ ہغے تائم کبے منسٹر صاحب 'بل' Withdraw کرو جی او چہ 'بل' Withdraw شو نو د ہغے کمیٹی 'ستیتس' بدل شو او د منسٹر صاحب پہ خواست باندے مونرہ As a Advisory Committee سرہ خبرے او کرے نو

سر، پہ ہغے کنبے مونر سرہ منسٹر صاحب او دے تولو Amendments او منل

-----

جناب سپیکر: میاں صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خو بیا چہ کلہ نوے Bill راغے نو پہ ہغہ Bill کنبے ہغہ Amendments چہ کوم دی، 'ایڈوائزری کمیٹی' پہ دغہ باندے منلی وو۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اور چند مشران جائیں اور ہمارے بھائیوں کو ساتھ لے آئیں۔ جی ثاقب اللہ خان! پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو سر، د ہغہ کمیٹی چہ خومرہ Recommendations و، ہغہ بیا دے New Bill کنبے Incorporate نہ شو جی۔ سر، چہ کلہ دا نوے Bill راغلو نو مونرہ بیا ہغہ Amendments دغہ کرل او اوس زمونرہ منسٹر صاحب پرے ہم خبرہ او کرہ۔ Sir! I request to move that in the Long Title and Preamble, the words 'Islamia College University' may be substituted by the words 'Islamia College'. Thank you very much.  
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub clause (2) of Clause 1: Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gandapur.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، چونکہ اس میں اتنی Changes آچکی تھیں، یہ جو کاپی ہماری ٹیبل پر پڑی ہوئی تھی، آرڈیننس کی کاپی تھی اور اس میں اس کو Retrospective effect دیا گیا تھا پندرہ ستمبر کا، تو میں اس میں لایا تھا۔ Actually اب جو 'بل' آیا ہے تو اس میں 'It shall come into force at once' ہے تو میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

Minister for Higher Education: Thank you.

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. The amendment is withdrawn; original sub clause (2) of Clause 1 stands part of the Bill. Since no

amendment has been moved by any honourable Member in Clause 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: that Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 2 stands part of the Bill. Amendment in Clause 3: Now Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 3 of the Bill. Saqibullah Khan Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you. Sir, I request to move that in sub clause (1) of Clause 3 and wherever the words 'Islamia College University' are occurring in the Bill, may be substituted by the words 'Islamia College'. Thank you.

جناب سپیکر: تھوڑی سی وضاحت آپ کر دیں، منسٹر صاحب۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں Agree کرتا ہوں۔ چونکہ ابھی ہم نے Amendment کی ہے تو

جہاں پر اس کا نام آرہا ہے، اس کو پھر Change کرنا پڑے گا، ہمیں Acceptable ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 3 of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ میری دونوں Amendments، ایک تو sub clause

'para (1) of sub clause (3) اور پھر جو ہے (2) of Clause 3 may be deleted'

Amendment of Clause 3 may be deleted' اور جناب سپیکر، ابھی ثاقب اللہ خان کی جو

through ہو گئی تو اس کے مطابق تو پھر یہ-----

Mr. Speaker: No, one by one, one by one.

Mr. Abdul Akbar Khan: Okay, Sir. I beg to move that sub clause (2) of Clause 3 may be deleted.

جناب سپیکر، یہ ایک Constituent College کے متعلق ہے، جب اس کا نام یونیورسٹی کی بجائے 'اسلامیہ کالج' ہو گیا تو پھر ایک کالج کے 'Constituent Colleges' کیسے ہوں گے؟ جب یونیورسٹی ختم، مطلب ہے کہ یہ اسلامیہ کالج کو اپ گریڈ کر رہے ہیں تو پھر یہ لفظ 'اسلامیہ کالج' آگیا کہ انہوں نے جو Amendment through کر دی، اب اسلامیہ کالج کے 'Constituent Colleges' کیسے ہوں گے؟ اسلئے میں نے کہا کہ یہ جو کالجز ہیں، یہ اپنی جگہ پر رہیں، اس کو اگر آپ اپ گریڈ کرتے ہیں تو بیشک آپ اپ گریڈ کر دیں لیکن یہ کالجز تو آپ اس کیساتھ مت، کیونکہ وہ خود ایک کالج ہے، صرف آپ نے اپ گریڈیشن کی 'سٹیٹس' دے دی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر آپ اس کو----

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر آپ اس کا Long title اس میں لکھا ہوا ہے کہ "A 'Bill' to provide for the up gradation of the Islamia College, Peshawar to be known as Islamia College University, Peshawar" تو ہم اس کالج کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، صرف اس کا نام بدلا ہے تاکہ اس کا تاریخی نام رہے۔ اس کو اپ گریڈ کر کے ہم نے یونیورسٹی بنادی ہے اور یونیورسٹی جب بنی تو اس کیلئے ہمیں 'Constituent Schools and Colleges' چاہئیں، اسلئے ہم نے ایسا کیا۔

جناب سپیکر: خالی 'سٹیٹس'، نام وہی رہے گا، 'سٹیٹس' یونیورسٹی کی ہو جائے گی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، بالکل ایسا ہے کہ آپ کی جو پنجاب یونیورسٹی ہے، وہ-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سپیکر صاحب، اس سے پہلے جو Amendment ثاقب اللہ خان کی Through ہوئی، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ "Wherever the words 'Islamia College University' are occurring, now appearing, it shall be substituted by the words 'Islamia College', Amendment کیساتھ ہی-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم نے یونیورسٹی کا نام اس سے ہٹایا ہے، اس کے نام کو چینج کیا ہے لیکن ہم نے یونیورسٹی کو کہیں بھی ختم نہیں کیا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، نہیں سر، آپ نے جو-----

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: آپ سر!----

جناب سپیکر: ایک ایک بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ Amendment جو ثاقب اللہ خان نے Move کی اور جو ہم نے سنی، کم از کم میں نے تو یہ سنی کہ 'اسلامیہ کالج یونیورسٹی' کا Word جہاں پر بھی ہے، اس کو 'اسلامیہ کالج' سے Substitute کیا جائے، اس کا مطلب ہے کہ 'اسلامیہ کالج یونیورسٹی' ختم ہو گئی اب 'اسلامیہ کالج' رہ گیا، تو اگر یہ Amendment through ہے تو پھر یہ تو اسلامیہ کالج ہو گیا۔

جناب سپیکر: نہ، یہ تو خالی آپ نے نام تبدیل کر دیا۔----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم نے اس کو اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی بنائی ہے اور اس کو جو نام ہم پکارتے ہیں، اس کو ہم نے 'اسلامیہ کالج' رکھا ہے۔

جناب سپیکر: جس طرح 'لندن سکول آف اکنامکس' ہے، جس طرح اور۔----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، یہ ساری یونیورسٹیز ہیں لیکن ان کا نام جو ہم نے رکھا ہے۔----

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو Constituent College نہیں ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اسلامیہ کالج خود اپ گریڈ ہو گیا ہے، اس کے جو دو سکول اور کالج ہیں، ان کو ہم نے Constituent سکول اور کالج رکھا ہے، اس میں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان! تا سو خہ و ایئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما پہ خیال کنبے د دے نوم چہ کوم افادیت دے، دا خکھ دے چہ دا چا تہ پہ دیکنبے خہ دغہ نہ وی چہ د دے Assets بل چرتہ خی، د اسلامیہ کالج Assets، د اسلامیہ کالج چہ کوم 'ستیتس' دے، دا پہ خپل خائے باندے بحال دے خود دے اسلامیہ کالج زمونرہ پہ روایت کنبے، زمونرہ پہ ہستری کنبے یو ڊیر لوے کردار دے۔ دارالعلوم نہ داخلہ تر یونیورسٹی پورے دہ یو سفر کرے دے او د دغہ سفر Continuation کنبے اسلامیہ کالج اوس اپ گریڈ شوے دے یونیورسٹی تہ۔ نو چہ کلہ دا اپ گریڈیشن اوشو، خکھ پہ دے باندے ما د استیبلشمنٹ، زمونرہ عبدالاکبر خان



Either through up gradation ، نو چہ یونیورسٹی شوہ سر ،  
It is not through establishment, it is او دغہ or through establishment.  
a university, ungraded university ، نو چہ 'اپ گریڈ' یونیورسٹی دہ نو  
دے سرہ بہ Affiliated Colleges ہم وی، Affiliated سکولونہ ہم وی،  
Affiliated دا نور بہ ہم وی۔

جناب سپیکر: او۔ کے ، او۔ کے ، تھیک شو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو پہ دغہ کبے زما خیال دے چہ زمونہ د مشر ورور  
اعتراض لہ، زہ بہ ورتہ ریکویسٹ او کرم چہ Withdraw کری۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ہمیں اس کی Amendment پر اعتراض نہیں ہے۔ اگر ثاقب اللہ خان کہہ  
رہے ہیں تو I withdraw my amendment۔

**Mr. Speaker:** Thank you. So the amendment is withdrawn; original sub clause (2) of Clause 3 stands part of the Bill. Again Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in para (1) of sub clause (3) of Clause 3 of the Bill.

**Mr. Abdul Akbar Khan:** Janab Speaker! I beg to move that in para (1) of sub clause (3) of Clause (3), the words 'The Principals of the constituent colleges' may be deleted.

جناب سپیکر، چونکہ وہ کالجز، Constituent colleges ہو گئے ہیں تو اب پر نسیل تو، یہ بھی  
میں Withdraw کرتا ہوں کیونکہ اگر کالج ہے تو پر نسیل بھی ہوگا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم نے انہیں کہا تھا کہ ان کو آپ نکال دیں لیکن میں نے بتایا کہ ہم نے اپ  
گریڈ کر کے اس کو یونیورسٹی بنائی، سکول اور کالج رہے گا، میں ان کا مشکور ہوں۔

**Mr. Speaker:** Now the motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in para (1) of sub clause (3) of Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! (Laughter)

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn?

جناب عبدالاکبر خان: Sir, I think it is withdrawn لیکن جناب سپیکر، میرا ابھی تک سینڈ وہی ہے کہ جب آپ 'اسلامیہ کالج یونیورسٹی' کے Word کو اس ایکٹ میں Substitute کر رہے ہیں تو پھر جہاں پر بھی 'یونیورسٹی' کا لفظ ہوگا، وہاں پر وہ لفظ ختم ہو جائے گا۔  
جناب سپیکر: وہ ختم ہو گیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جب وہ ختم ہو جائے گا تو پھر تو آپ کو 'بل' Redraft کرنا پڑے گا۔ دیکھیں نا جی، اب جب وہ ختم، اس میں تو Main چیز یونیورسٹی کے متعلق ہے، اب اگر 'یونیورسٹی' لفظ نہیں ہے اس ایکٹ میں تو اس میں تو ہر جگہ یونیورسٹی، یونیورسٹی، یونیورسٹی، یونیورسٹی۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، 'بل' بھرا پڑا ہے جی۔ اگر آپ اس میں، مطلب ہے کہ کہاں یہ یونیورسٹی کے بارے میں بات نہیں ہے، سر؟ وائس چانسلر آف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جب 'بل' پاس ہو جائے گا، جب ہم آگے گورنر صاحب کو یہ بھیجیں گے تو پورا یہ Redraft کر لیں گے، آپ جس طرح کہہ رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس لیجسلییشن میں خدا کی قسم ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ صحیح لیجسلییشن ہو جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، کچھ کچھ چیزیں آپ نے بہت اچھی، میں نے ساری پڑھی ہیں، بہت اچھی Amendments بھی آپ نے لائی ہیں۔ آپ نے، اسرار اللہ خان صاحب نے، کچھ کچھ چیزیں بہت اچھی لائی ہیں۔ Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in sub clause (5) of Clause 3.

جناب عبدالاکبر خان: میں Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Amendment withdrawn, original sub clause (5) of Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in Clause 4 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir! I request to move that in Clause 4 line 4 the word 'and' occurring after the words 'such other colleges' may be substituted by 'comma' and after the words 'educational institutions' occurring in line 4 the words 'and campus

within the territorial limits of North West Frontier Province or wherever such facility exists' may be inserted.

جناب سپیکر: ثاقب خان چمکنی صاحب! یہ خود اپنے آپ کو چلائے تو بھی کافی ہوگا، یہ تو آپ اور بھی اس میں وہ لارہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ جو Amendment لارہے ہیں، یہ ان کا حق ہے اور اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے لیکن فی الحال دعا کریں کہ یہ خود ہی۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، خبرہ داسے دہ چہ بلونہ ہرہ ورخ نہ جو پیری جی، نو خکہ مونہرہ وایو چہ د مخکنے نہ کیری او دا یو۔۔۔۔۔

**Mr. Speaker:** Okay, okay. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The Amendments are adopted and stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 5 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

**Voices:** 'Yes'.

**Mr. Speaker:** ذرا تیز بولنا ہوگا۔ ایسے نہیں، Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. Clauses 5 to 6 stand part of the Bill. Amendment in sub clause (4) of Clause 7: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub clause (4) of Clause 7 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب، زما پہ نیز باندے دا زما پہ Amendments کبے د تولو نہ ضروری Amendment دے جی او زہ بہ غوارمہ چہ تاسوتہ اوس زمونہرہ آنریبل منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب خبرہ او کرہ، ہلتہ زمونہرہ ملگرو احتجاج د سودی بینکاری خلاف کرے دے جی او سر، زما خبرہ دا دہ چہ زمونہرہ پہ سلیبس کبے او خاصکر د اسلامیات پہ سلیبس کبے یولومے Defect دے او د ہغے د وجے نہ مونہرہ د یوبل سرہ جھگرے کوؤ چہ د

هغه څه بنياد نه وي۔ منسټر صاحب خبره اوکړه، زمونږه مشرانو هم اعتراضات لگولی دي د اسلامي بينکاري په نيز باندې۔ سر، هر چا ته چه د چا نه هم تپوس اوکړئ، دوه څيزونه ډير ضروري دي، يو غرار يوربا، 'اسلامک فنانشل سسټم' کبڼې چه دا دوه څيزونه وي نو هغه 'اسلامک فنانشل سسټم' نه شي کيدے جی، که هغه بينکاري وي او که بل وي۔ اوس زمونږه ستیټ ډيپارټمنټ، 'ستیټ بينک' چه څومره لائسنسونه ورکړی دي د اسلامک برانچز د پارہ او دغسے زمونږه څيبر بينک کبڼې چه کوم روان دي، هغه دواړو کبڼې ربا هم شته او غرار هم شته خو په دے باندے څوک پوهيږي نه او نه پرے عمل کوي، کوشش کوي چه يره په دے ځان پوهه کړي۔ زما په خيال کبڼې چه دا ټوله خبره ده، دا زمونږه تعليمي Defect دے۔

جناب سپيکر: او۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او د دے د پارہ دا Amendment دے۔ زه وایم چه اسلاميات کوم کچی پہلی کبڼې بنائي، چه لسم کبڼې د هغه نه مختلف وي، دولسم کبڼې د هغه نه مختلف وي او بيا چه کله په پروفیشنل کالجز کبڼې راځو، بيچلر ته، ماسټر ته نو چه بيا 'فوکس' په 'سپيشلائزډ اسلامک سټيډيز' باندے وي چه هغه داسے څيزونه مونږ ته او بنائي جی۔

جناب سپيکر: ته 'چوائس' ورکوے؟ Ethics باندے 'چوائس' ورکوئ تاسو؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی، جی۔

جناب سپيکر: ښه جی۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I request to move that sub clause (4) of Clause 7 may be substituted by the following, namely:

“(4) A choice from advance Islamic and Pakistan Studies subjects shall be offered, as subject at the Bachelor’s level, in the University and affiliated colleges and affiliated institutions, provided that Non muslim students may opt for Ethics and Pakistan studies”. Thank you.

Mr. Speaker: Ji, Minister for Higher Education! any objection?

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بنیادی طور پر چونکہ پورے ملک میں ایک نظام اور ایک سلیبس قائم ہے، اسلئے ایک تو ہمیں ماڈل ایکٹ کو بھی Follow کرنا پڑتا ہے۔ سر، اس کو ہم اسلئے نہیں مان سکتے کہ ایک تو آپ کو پتہ ہے کہ ابھی کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جو اس پر بحث کرے گی، جب تک اس کا نتیجہ نہیں آتا، ہم اس کو Reject کرتے ہیں، سر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما خیال دے چہ دے باندے خوشہ کمیٹی نہ دہ جو رہ شوے۔  
 جناب سپیکر: نہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نو سپیکر صاحب، بیا دوئی ولے دا خیز Reject کوی چہ کمیٹی پرے نہ دہ جو رہ شوے؟ زہ عرض کوم چہ تر خود دے کمیٹی جو رہ شوے نہ وی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو Oppose کرتے ہیں؟  
 وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی ہاں۔ سر، اس کو Reject کرتے ہیں۔  
 جناب سپیکر: اس Amendment کو؟  
 وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Reject کرتے ہیں۔  
 جناب سپیکر: اچھا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زہ پہ دیکھنے یوریکویسٹ کومہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in sub clause (4) of Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye'-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے اس کو Oppose کیا ہے۔  
 جناب سپیکر: ہغہ واپس کرو؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، ایسا نہیں ہے، یہ تو آپ نے پوچھا نہیں ہے۔ اس کے بارے میں تو آپ نے پوچھا نہیں۔

جناب سپیکر: Typographic mistake \_ May be adopted? آیا ہے میرے سامنے، مجھے بھی آپ لوگوں نے وہ بنا دیا ہے۔ (تہنمہ) May be adopted? سہیل سی بات، Those

who are in favour of this amendment may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original sub clause (4) of Clause 7 stands part of the Bill. This is clear. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 8 stands part of the Bill. Amendment in Clause 9: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 9 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in sub clause (1) of Clause 9, the 'full stop' appearing at the end may be substituted by a 'Comma' and the words 'and will act with consent/ advice of the Pro Chancellor'.

جناب سپیکر، یہ چونکہ اس اسمبلی میں ہم نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ یونیورسٹی میں اس طرح واقعات ہو جاتے ہیں تو پھر یہاں پر حکومت سے ہم پوچھتے ہیں اور حکومت کا چونکہ کوئی رول نہیں ہوتا، اسلئے وہ کوئی جواب نہیں دے سکتی اور ہمیں اکثر کہا جاتا ہے کہ جی ہم پوچھیں گے پھر آپ کو جواب دیں گے۔ چونکہ اس ایکٹ میں یہ 'پرووائس چانسلر' کا ایک آفس ڈالا گیا ہے تو میں نے یہ Amendment اسلئے Move کی ہے کہ چانسلر جو کام کرے تو وہ 'پرووائس چانسلر' کے مشورے سے یا اس کی 'ایڈوائس' پر کام کرے تاکہ اس کو پتہ ہو، وہ 'ان بکچر' ہوتا کہ کل اگر اسمبلی میں حکومت سے کوئی پوچھتا ہے تو ان کے پاس جواب بھی ہو۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ چاہتا ہے کہ جب۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں چاہتا ہوں جی، میں چانسلر کی Degradation نہیں کرتا لیکن صرف یہ چاہتا ہوں کہ 'پرووائس چانسلر' بھی 'ان بکچر' ہوتا کہ اس کو بھی پتہ ہو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہائر ایجوکیشن! آپ، 'پرووائس چانسلر' کا یہ ہوگا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں پر اہم یہ ہے کہ اس ہاؤس میں جب منسٹر صاحب کھڑے ہو کر سوالوں کا جواب دیتے ہیں تو ہم اپنے محکمے سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ یہ کہیں بھی نہیں

ہو سکتا کہ یونیورسٹی کے بارے میں ایک سوال پوچھا جاتا ہے اور ہمیں جواب دینے میں کوئی مسئلہ ہو۔ سر، یہ عبدالاکبر خان صاحب جو فرما رہے ہیں کہ اس میں 'پروچانسلسر' کی Consent چاہیے ہوگی تو سر، پھر تو چانسلسر جو ہے، وہ اپنا ادارہ نہیں چلا سکتا، ہر بات میں وہ Consent بھی لے گا، اس کی مرضی پوچھے گا تو پھر تو اس کا Subservient، اور ہم چاہتے ہیں کہ یونیورسٹی اپنے ایک نظام کے تحت چلتی رہے، اسلئے ہم Oppose کرتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اس Word کو بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ 'پروچانسلسر' ہو گا کون؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو سر، اس میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ان کا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی، جی، 'پروچانسلسر' تو منسٹر ہائیر ایجوکیشن ہو گا، سر۔

جناب سپیکر: تو یہ تو آپ کو اختیار دے رہے ہیں، آپ نہیں لے رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اتنا اختیار کس لئے آپ منسٹر کو دیتے ہیں؟ میری ذات کی بات نہیں ہے سر،

کہ وہ چانسلسر اس کا ماتحت کر دے آپ اور پھر بھی سر نیچے سب کلاز (3) میں اس کے اوپر بات ہو رہی ہے

اور اس میں ہم نے یہ اختیار دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ Withdraw کر رہے ہیں، کہ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی Amendment کو

Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: تو آپ نے کیا؟ Withdraw کر لیا؟

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، اگر پھر دوسری والی وہ لینا چاہتے ہیں تو میں اس کو Withdraw کرتا

ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Okay.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں عبدالاکبر خان صاحب کا مشکور ہوں جی۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn. The original sub clause (1) of Clause 9 stands part of the Bill. Again, Mr. Abdul Akbar Khan MPA, to please move his amendment in sub clause (3) of Clause 9 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in sub clause (3) of Clause 9 the 'full stop' appearing at the end, may be substituted by the 'Comma' and the words, 'and will preside meeting of Senate and perform all other functions of Chancellor when Chancellor is absent'.

جناب سپیکر: یہ کیا، پروچانسٹر؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ اگر اب، مقصد یہ تھا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پروچانسٹر، کو Empower کر رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ہاں، سر۔

جناب سپیکر: کہ اگر وہ نہ ہو تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اگر چانسٹر ملک میں نہیں ہے اور ایک ایسی سیچویشن پیدا ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو وہ Preside کرے۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر 'پرووائس چانسٹر' کے پاس کم از کم یہ اختیار تو ہو کہ وہ Day to day

معاملات کو نمٹا سکے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، کیا آپ اس کو Oppose۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری بھی یہ Amendment آئی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اسرار خان کو بھی بولنے دیں، یہ دونوں پڑھ لیں تو اس کے بعد۔

جناب سپیکر: وہ علیحدہ ہے۔ اسرار اللہ خان! دوسری ہے آپ کی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وہ آپ کی آرہی ہے، آپ کی دوسری آرہی ہے۔ یہ ابھی انہوں نے علیحدہ علیحدہ لی ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، یہ اگر اس Amendment میں انہی الفاظ کیساتھ Agree ہوں تو ان

کو بھی اس میں شامل کر لیں، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دونوں کو At a time لے لیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، سر۔



جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی، سر۔

جناب سپیکر: آپ بھی Move کریں جی۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that sub clause (3) of Clause 9 may be substituted by the following namely:

“(3) The Minister of Higher Education, Government of North-West Frontier Province shall be the Pro-Chancellor of the University and shall aid and advise the Chancellor. The Pro-Chancellor shall, in the absence of the Chancellor, preside at the Convocation of the University”.

سر، اس میں گورنمنٹ کے سامنے میں صرف یہ بات رکھنا چاہتا ہوں، سپرٹ اس کی یہی ہے کہ ’پروچانسلر‘ جو ہو، اس کا ایک رول ہونا چاہیے اور جو اور بجٹل انہوں نے ’بل‘ میں لایا ہے، اس میں اس کا کافی Limited role تھا۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ ’پروچانسلر‘ کا ایک رول ہونا چاہیے تاکہ وہ ہاؤس کے سامنے Accountable ہو۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہائر ایجوکیشن، آپ اس Amendment کے Favour میں ہیں، کیا اس کے Favour میں ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اسرار خان کی جو Amendment ہے، میں اس کے Favour میں ہوں کیونکہ اس میں ایک اچھا سیلنس انہوں نے رکھا ہے جو ’Model Act‘ Spirit of the ہے، اس کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو اسی لئے، پھر کیا عبدالاکبر خان؟

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ اس میں یہ ہوگا کہ کلاز، میری والی میں بھی Consent and advise ہے، اگر منسٹر صاحب ’ایڈوائس‘ والی Amendment کو لے رہے ہیں اور میری Consent and advise میں تو Consent کو Withdraw کر لوں گا اور ’ایڈوائس‘ والی رہ جائے گی تو پھر تو ایک ہی چیز ہو جائیگی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو Wording۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، نہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو Wording اسرار خان صاحب نے کی ہے، ہم اس سے Agree کرتے

ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، اس کو چونکہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Let me take it separately.

جناب عبدالاکبر خان: سر، مجھے پتہ ہے کہ اس کو لکھا لکھایا گیا ہے، اسلئے وہ اس سے پڑھ رہے ہیں۔

(تہقہ)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، نہیں سر، مسئلہ یہ ہے، میں چاہتا ہوں کہ عبدالاکبر خان اپنی اس بات کو پلینڈو واپس لیں کہ "لکھا لکھایا گیا ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نہیں سمجھ رہا ہوں اور مجھے جو تیار چیز مل گئی ہے، میں اسی پر بات کر رہا ہوں۔ میں نے سر کھپائی کی ہے اور ان کیساتھ میں نے عید کے فوراً بعد، لوگ گھروں میں بیٹھے تھے، ان لوگوں نے مہربانی کی، ہم نے بیٹھ کر اس پر بڑا کام کیا تھا تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ عبدالاکبر خان کو یہ بات کہنی چاہیے، Expunge کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: 'سوری'، اگر اس کو وہ ہوا تھا تو میں واپس لیتا ہوں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بڑی مہربانی، سر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب عبدالاکبر خان Withdraw۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر آپ میری Wording کو دیکھیں تو پہلی والی تو 'Consent and advice' تھی ایک، اور دوسری میں نے اسلئے لکھی تھی کہ جناب سپیکر، جو 'میں ایکٹ' میں 'پروچانسٹر' کو صرف 'To the extent'، صرف 'To the extent' کہ جب گورنر نہ ہو تو وہ کانو کیشن کو 'Preside' کر سکتا ہے۔ جناب سپیکر، اس میں اس کو تھوڑا سا رول دینے کیلئے کہ اگر گورنر نہ ہو اور سینڈٹ میں ایک میٹنگ ہو اور اگر گورنر نہ ہو تو 'پروچانسٹر' جو ہے، وہ اس میٹنگ کو 'Preside' کر سکے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ دیکھیں، یہ تو ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بہت لمبی چوڑی Amendments ہیں، مجھے ذرا ٹائم زیادہ چاہیئے۔ آپ

Withdraw کر رہے ہیں؟ اس کو میں Withdraw کروں یا اس پرووونٹنگ کراؤں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ان کو ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پر جب مرضی ہو، یہ

Amendments لا سکتے ہیں۔ اس وقت ہم چونکہ اس کو پاس کرنا چاہتے ہیں سر، وقت کم ہے جو

ریکویسٹ ہم عبدالاکبر خان سے کر رہے ہیں کہ اس وقت آپ اسرار صاحب والی جو Amendments

ہیں، وہ قبول کر لیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بعد میں آپ لائیں، اس کو 'اچھا' کریں، ہم آپ کیساتھ ہوں گے انشاء اللہ۔  
 جناب سپیکر: نہیں، اس کو Withdraw کروں، عبدالاکبر خان؟  
 جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Thank you.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بہت مہربانی، سر۔  
 جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس میں۔۔۔۔۔  
 جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟  
 جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میں یہ Add کرنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے ایگریٹیکچرل  
 یونیورسٹی کے حوالے سے بھی لیجسلییشن ہوئی ہے اور میری یہ خواہش ہوگی کہ گورنمنٹ 'پروچانسٹر' کی  
 جو اتھارٹی ہے اور گورنمنٹ اپنا رول Play کرنے کیلئے اس میں بھی ایک Amendment ہاؤس میں  
 لائیں تاکہ ہم اس کی بھی Approval دے سکیں کیونکہ In principle گورنمنٹ اس چیز کیساتھ  
 Agree ہے۔ سر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔  
 جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں نے کہا کہ 'پروچانسٹر' کا جو رول ہے، چونکہ حکومت اس کی  
 سپرٹ کیساتھ Agree کرتی ہے تو ایگریٹیکچرل یونیورسٹی کے حوالے سے بھی ایک Act exist کرتا ہے،  
 میری یہ خواہش ہوگی گورنمنٹ سے کہ اس میں بھی Particular amendment لاکر اس ہاؤس سے  
 پاس کرائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں بھائی سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ 'یونیورسٹی' ایکٹ، میں،  
 قانون میں جو ترمیم لانا چاہتے ہیں لائیں، اگر اچھی ہوئی تو اس پر بالکل آپ کا ساتھ دیں گے، ابھی  
 Confuse ہو جائیں گے۔ اسرار اللہ خان کی جو Amendment ہے Sub clause (3) of  
 Clause 9 میں، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ اسرار اللہ خان والی؟۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس کو ہم لیتے ہیں، دوسری تو Withdraw ہو گئی۔ اس کو تو عبدالاکبر خان نے

The motion before the House is that the amendment withdraw کر دیا۔  
moved by the honourable Member in sub clause (3) of Clause 9  
may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say  
'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Again Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his amendment in sub clause (4) of Clause 9 of the Bill. Israrullah Khan Gandapur.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you. Sir, I beg to move that in sub clause (4) of Clause 9, the words 'Representation Committee set up for this purpose of the' may be deleted.

سر، یہ اس میں Poor drafting کے حوالے سے ہے۔ انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا، یہ 'Search Committee' جو آپ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، اس میں یہ ہے۔ میں نے کہا کہ یہ Poor drafting کے

حوالے سے ہے۔ انہوں نے اس میں لکھا ہے "Search Committee or Representation

'Committee'، پھر آگے چل کر جو 26 اس کا سیکشن ہے، وہاں پر 'Representation

'Committee' کا جو Preview، جو Ambit ہے، اس میں اس چیز کا ذکر نہیں ہے، تو میں یہ چاہتا

ہوں کہ 'Search Committee' already ہے، یہ 'Representation Committee'

اگر آپ ڈال رہے ہیں تو ویسے ہی Poor drafting ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: میں بھی اس پر اعتراض کرتا ہوں، سر۔

Mr. Speaker: Minister for Higher Education.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہم سپورٹ کرتے ہیں، اس کو ہم Delete کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اسرار اللہ خان جو

Amendment لانا چاہتے ہیں، ہم اسے سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in sub clause (4) of Clause 9 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 10 stands part of the Bill. Amendment in Clause 11: Mr. Abdul Akbar Khan MPA, to please move his amendment in sub clause (4) of Clause 11 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to move that in sub clause (4) of Clause 11, the words 'the members of Emergency Committee of the Senate' may be substituted by the words 'the Authority concerned'.

Mr. Speaker: This is only for the Emergency Committee or the Authority should, do you want this thing?

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب، میں چاہتا ہوں کہ جو ایمر جنسی کمیٹی ہے سینیٹ کی، اس کی بجائے یہ جو اتھارٹی ہے، اس کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر ہائر ایجوکیشن، کیا کہتے ہیں آپ؟ آپ کیا کہتے ہیں، شاید ایک آپ کی بھی اس پر آرہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اس کیساتھ ہی لے لیں، ساتھ ہی لے لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی علیحدہ علیحدہ لے لیں گے، علیحدہ علیحدہ لیں گے پھر Confusing بنتا ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم اسے نہیں مانتے، سپورٹ نہیں کرتے، اس کو Oppose کر رہے ہیں

کیونکہ جب وہ فیصلہ کر لے گا تو اس میں سنڈیکٹ یا سینیٹ کو رپورٹ کرنا ہوتا ہے اس کو Approve کروانے کیلئے، لہذا یہ جس طریقے سے کہہ رہے ہیں کہ 'Authority concerned' یہ

We oppose this. Ambiguous ہے، اس سے Confusion پیدا ہوگی۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I want to say that this may please be put to vote.

جناب سپیکر: ہاں، ووٹنگ میں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ یہ آرام سے ایک دفعہ بن جائے، جو Amendments یہ لائیں گے، ہم اس کو دیکھیں گے ناسر، کر لیں گے بات اس پہ۔  
جناب سپیکر: آپ بعد میں لائیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری Amendment کو Oppose کرتا ہے تو پھر اس کیساتھ Grounds نہیں ہوتیں، پھر اس کی Explanation نہیں ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میرے پاس اس کی Grounds ہیں، اگر آپ ڈیٹیل میں جانا چاہتے ہیں سر، تو یہ کہتے ہیں کہ اگر وائس چانسلر کوئی فیصلہ کر لے تو وہ Authority concerned کے پاس جائے بہتر گھنٹے کے اندر اندر، کہتے ہیں کہ وائس چانسلر ایمر جنسی میں، ہم کہتے ہیں کہ وہ ایمر جنسی کمیٹی کے پاس جائے گا، یہ کہتے ہیں کہ ایمر جنسی کمیٹی کے پاس نہ جائے بلکہ وہ ایک Authority concerned کے پاس جائے، اس پہ ہم کہہ رہے ہیں کہ واضح نہیں ہے، ہمارے ساتھ اس پر بیٹھ کر بات کر لیں۔ سر، ادھر جو سلیکٹ کمیٹی بنی تھی، میں اس کا بھی ذکر کر دوں، آخری دن تو یہ آئے ہی نہیں تھے ادھر میرے ساتھ، واک آؤٹ کرنا چاہ رہے تھے، بڑی مشکل سے میں نے ان کو بٹھایا تھا اور آخر میں کہہ رہے تھے کہ میں کروں گا۔ ان سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے، عبدالاکبر خان صاحب سے لیکن میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس 'بل' کو پاس کرنے دیں۔ جب آپ اس میں اچھی Amendments لائیں گے تو ہم آپ کو سپورٹ کریں گے۔ برائے مہربانی ووٹ کیلئے نہ ڈالیں، واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! یہ آپ کو اتنے دن جو میں نے بٹھایا تھا اور اتنا آپ نے ورک کیا تو یہ اتنی چیزیں کیوں پھر آگئیں؟ آپ لوگ ادھر خالی چائے پیتے رہے اور گپ شپ مارتے رہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔ کمیٹی میں اس پر لمبی ڈسکشن ہوئی تھی اور اس میں یہ فیصلہ ہوا تھا، اگر آپ اس کی رپورٹ کو دیکھیں تو اس پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ گورنمنٹ اس 'بل' کو Withdraw کرے گی اور ایک دوسرا 'بل' لائے گی۔ جس طرح اس میں یہ پوائنٹ تھا کہ اسٹیبلشمنٹ آف دی یونیورسٹی، کی بجائے 'اپ گریڈیشن آف دی اسلامیہ کالج' ہوگی لیکن جناب سپیکر، چاہیے تو یہ تھا کہ منسٹر صاحب جب یہ نیا 'بل' Introduce کر رہے تھے تو کم از کم اس کمیٹی کو تو وہ بٹھالیتے تو ہم اس کیساتھ بات کر لیتے تو یہ معاملہ ہی ختم ہوتا، پھر Amendments کی کیا ضرورت تھی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ان سے گزارش کر رہا ہوں کہ اس میں بھی انہوں نے کہا تھا کہ چونکہ اس کا وقت گزر گیا ہے، تو ہم نے آپس میں صلاح مشورے سے کمیٹی بنائی تھی اور جو انہوں نے مشورے دیئے، ان میں سے، اب دیکھیں سر، ہم Amendments مان بھی تو رہے ہیں، سارے تو Reject نہیں کر رہے۔ اب وہ ذات کیلئے کہتے ہیں کہ یہ میری والی کیوں نہیں مانتے ہو، اس فلاں کی مانتے ہو، تو میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ کے Ideas سے مجھے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن ابھی آپ اس کو جس طرح (Phrase) Face کرنا چاہتے ہیں، ہم اس کو نہیں مانتے۔ برائے مہربانی آپ فی الحال اپنی Amendment واپس لے لیں۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir.

جناب سپیکر: (مقبضہ) جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں اس کو واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بڑی مہربانی۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original sub clause (4) of Clause 9-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: جی، آپ کچھ کہہ رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس Amendment میں جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: آپ کی دوسری آرہی ہے نا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو یہی ہے نا، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ دیکھیں، اسی سب کلام میں ہے، اس کو ووٹ کیلئے نہ ڈالیں جناب سپیکر، اس

کالے لیں تاکہ پھر اگر-----

جناب سپیکر: آپ کو Move کرنے کی اجازت دے رہا ہوں۔ دوسری آپ کی-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: وہی چیز ہے، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: وہی ہے، وہی ہے۔

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his amendment in sub clause (4) of Clause 11 of the Bill.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that sub clause (4) of Clause 11 may be deleted.

سر، اس سلسلے میں میری گزارش صرف یہ ہے کہ انہوں نے اس میں لکھا ہے کہ “The Vice Chancellor may, in an emergency that in his opinion requires immediate action, ordinarily not in the competence of the Vice Chancellor take such action and forward” اور مختلف اختیارات دیئے ہیں۔ سر،

اتنے اختیارات تو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے پاس ہوتے ہیں یا صدر پاکستان کے پاس ہوتے ہیں۔ سر، ایک وائس چانسلر کو اس قسم کے اختیارات دینا، وہ اختیارات ہمارے چیف منسٹر کے پاس بھی نہیں ہیں جو کہ صوبہ چلا رہا ہے تو سر، میری اس میں یہ گزارش ہے کہ جب ایمر جنسی Exits کرتی ہے، اس کیلئے آپ کو Specific نہیں ہونا پڑتا کہ بہتر گھنٹے کے اندر آپ کے پاس آرڈیننس میں کوئی اختیار نہ ہو اور آپ وہ اقدامات کر جائیں اور پھر اس کلاز کا حوالہ دیں کہ مجھے یہ اختیارات دیئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ Agree کرے، اس پوری ایمر جنسی پروویژن، کو ہی Delete کر دیں، سر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر آپ اس کو غور سے پڑھیں تو یہ کیا لکھا ہے کہ وائس چانسلر کی Competence میں کوئی ایسا مسئلہ نہ ہو اور ایمر جنسی ہو جائے تو وہ پھر ایمر جنسی کمیٹی کے پاس اپنے اس فیصلے کو تین دن کے اندر لے جائے گا، تو اس میں وضاحت کر دی ہے۔ سر، ایسی کئی چیزیں آسکتی ہیں، آپ ادارہ چلاتے ہیں، آپ اس ہاؤس کو بھی چلاتے ہیں سر، اس پورے سیکرٹریٹ کو چلاتے ہیں تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جو آپ کو فوری طور پر کرنی پڑتی ہیں اور اس کے بعد وہ سینٹی یا سنڈیکیٹ کے پاس تو Approval کیلئے جاتی ہیں، لہذا ہم نے واضح کیا ہے اور میں بار بار کہہ رہا ہوں سر، کہ کئی چیزیں ایسی ہیں جو ماڈل ایکٹ میں ہیں، ہم ان کیساتھ بہت زیادہ Tampering نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: یہ کلاز 11 کی Full deletion چاہتے ہیں، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں سر، صرف یہ چاہتا ہوں، اگر گورنمنٹ Agree کرے، یقیناً ان کی میجاریٹی ہے۔ ویسے ہم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ کل کو جب وہ چیزیں ہاؤس میں آئیں گی، کوئی کال ائینشن کی شکل میں آتی ہے، کوئی ایڈجرنمنٹ موشن کی شکل میں تو سر، اس میں اگر گورنمنٹ اور قاضی صاحب اس

کو دیکھیں “Not in the competence of the Vice Chancellor take such action” آیکشن تو وہ لے لے گا، اس کے بعد اگر وہ اس کو فارورڈ کرتا ہے تو ائینشن تو Already has been taken، اس میں مطلب ہے اگر ‘Removal from Service Ordinance’ کو بھی وہ



ایک سمانڈ پر رکھ دے، اگر وہ کچھ بھی کر جائے تو 'ایمر جنسی پروویژن' تو اس کا پاس ہوگا۔ میں نے سر، مطلب یہ سوائے صدر پاکستان کے اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے اگر یہ اختیارات ہوں گے تو اسلامی۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میرے خیال میں اختیارات، گھر چلانے کیلئے بھی آپ کے پاس ایسے اختیارات ہوتے ہیں اور اس کی وضاحت کی گئی ہے، ویسے بھی Use کر لے گا۔ یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ بن جائے تو 'چیف ایگزیکٹو آف دی پرائس' جو ہے، اس کو اختیار بھی نہیں دیا گیا، چیف منسٹر وہ اختیار Use کر کے مسئلے کا حل نکال سکتا ہے۔۔۔۔۔ لکھ کر کیوں دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ چونکہ ایک تو ماڈل ایکٹ میں ہے اور دوسرا اگر وضاحت کر دی جائے تو اس میں نقصان بھی کوئی نہیں ہے اور اگر غلط فیصلہ ہوتا ہے تو سینٹ یا سنڈیکیٹ اس کو Reverse کرنے اختیار کا رکھتی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، نقصان اس میں یہ ہوگا کہ جب آپ ایک چیز میں اتنے Specific ہو جاتے ہیں تو اس چیز کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ مطلب ہے ایک چیز یہ ہوتی ہے، آپ کے اتنے Laws ہیں، وہ Already exist کرتے ہیں، ایک بندہ صوبہ چلا رہا ہے، اس کے پاس 'ایمر جنسی پروویژن' نہیں ہے۔ وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کیوں نہیں ہے، سر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مطلب ہے، مجھے کہیں پتہ دکھادیں۔

**Mr. Speaker:** Sit down both, sit down both. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in sub clause (4) of Clause 11 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

**Mr. Speaker:** The 'Noes' have it. The amendment is dropped and the original sub clause (4) of Clause 11 stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in para (v) of sub clause (5) of Clause 11 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

**Mr. Abdul Akbar Khan:** Mr. Speaker, I beg to move that in para (v) of sub clause-----

**Mr. Speaker:** This is eleven, not two; of Clause 11.

Sir, I beg to move that in para (v) جناب عبدالاکبر خان: سر، یہی میں کہہ رہا ہوں نا۔ of sub clause (5) of Clause 11, the words 'prescribed procedure' may be substituted by the words 'the approval of the Syndicate'.

جناب سپیکر، میرا اس میں مطلب یہ تھا کہ آپ Prescribed procedure تو بعد بنائیں گے، اس وقت تو ہمیں پتہ نہیں ہے کہ آپ کا کیا پروسیجر ہو گا؟ یہ تو پھر آپ بعد میں بنائیں گے، پتہ نہیں کہ آپ کس طریقے سے اس کو بناتے ہیں؟ تو اسلئے میں نے اس میں یہ لکھا کہ سنڈیکیٹ کی Approval سے اگر ہو جائے تو یہ معاملہ کلیئر ہو جائے گا۔ جس طرح انہوں نے کہا تھا کہ آپ کی جو 'اتھارٹی' ہے، وہ Ambiguous word ہے تو اس طرح Prescribed procedure بھی Ambiguity ہے۔

جناب سپیکر: یہ سنڈیکیٹ کی Procedural approval وہ چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہمارا جو Prescribed procedure ہے سر، وہ Framing of statutes ہے جو کہ سینٹ اس کو Approve کرے گی۔ یہ اگر ختم کرتے ہیں سر، تو Vacuum بنتا ہے، ہم Oppose کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں نے تو ختم تو نہیں کیا ہے، میں نے تو سنڈیکیٹ کو یہ اختیار دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سنڈیکیٹ کو اختیار دے رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم کہتے ہیں کہ چونکہ اس کو ہم نے بعد میں سینٹ سے Approve کروا کے ہی Frame کرنے ہیں Statutes سر۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، تو Frame کرنے کے بعد پھر آپ سینٹ میں لے جائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جب تک Vacuum بنتا ہے، اسلئے میں خلاصے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں Vacuum کیوں بنتا ہے جی؟ میں تو آپ کو راستہ دے رہا ہوں۔ میں تو یہ

نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ ختم ہو جائے۔ ویسے آپ Substitute, substitute۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو سر، کب تک میں Legal vacuum میں بیٹھا ہوں گا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں تو آپ کو Substitute دے رہا ہوں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: برائے مہربانی ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں، یہ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں قاضی صاحب، بہت بڑا لمبا ایجنڈا ابھی پڑا ہے تو Kindly آپ، دو دو منٹ بھی دوں گا

تو آپ شام تک بیٹھے رہیں گے؟ آپ آپس میں ذرا، فوری فوری وہ کریں، یہ 57 کلارز ہیں، 57 کلارز، آپ

خود سوچیں، اگر دو دو، تین تین منٹ بھی لیتے رہیں گے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری یہ تجویز ہے کہ 'پرنسپلز آف دی بل' پہ ہم بات کر کے گورنمنٹ کے سامنے Put کرتے ہیں، جو ان کو لگے کہ یہ ٹھیک ہے تو اس کو Adopt کر لیں بجائے اس کے کہ ہر ایک پہ آپ ووٹنگ کریں۔ اگر گورنمنٹ Agree کرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، ہر ایک پہ بحث کریں، بحث نہ ہو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تاکہ ہمارا View point آجائے کہ ہم اس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ وہ بھی ایک 'بریف سمیچ' دے دے گا اور اس کے بعد۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay let me finish it. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in para (v) of sub clause (5) of Clause 11 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original para (v) of sub clause (5) of Clause 11 stands part of the Bill. Again Mr. Abdul Akbar Khan, MPA.

جناب عبدالاکبر خان: یہ آپ کلاز بارہ کی بات کر رہے ہیں؟

Mr. Speaker: Amendment in Clause 12.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sub clause (6).

Mr. Speaker: Sub clause (6), sub clause (6) of the Bill, please move it.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to move that in sub clause (6) of Clause 12, the words 'three-fourth' may be substituted by the words 'majority of the total membership'. Janab Speaker! the words-----

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا، میں سمجھ گیا، Three-fourth۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں ذرا بتا رہا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Simple majority چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں چاہتا ہوں کہ وائس چانسلر کی Removal کو اتنی سخت نہ بنائیں کہ Three-fourth members سے آپ اس کو Remove کر سکتے ہیں۔ میں نے تو اس میٹنگ میں بھی کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ اگر میجاریٹی اس کے خلاف ہے تو Three-fourth تو بہت زیادہ ہے جی، وہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ جانتے ہیں کہ ہم وائس چانسلر کو اتنا Unstable بھی نہیں کرنا چاہتے کہ وہ، Politics ویسے ہی ہماری سسٹم میں اتنی زیادہ گھس چکی ہے کہ لوگ روز Lobbying کرنا شروع کر دیں اور Simple majority سے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Two-third کر دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر آپ لوگوں کو، عوامی نمائندوں کو اگر کوئی مسئلہ ہو تو وائس چانسلر بٹنا چاہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا Two-third۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہ گورنر صاحب کے Through آسکتے ہیں۔ سر، اس کو اگر Lobbying کرنی ہے تو بیس پرسنٹ سے کیا فرق پڑ جائے گا؟ لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Withdraw کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، میں تو اس کو Withdraw نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں کوئی بھی انسٹی ٹیوشن، کسی بھی انسٹی ٹیوشن میں کسی کو ہٹانے کیلئے، آپ کو ہٹانے کیلئے، پرائم منسٹر کو ہٹانے کیلئے، پریزیڈنٹ کو ہٹانے کیلئے اتنی میجاریٹی، Three-fourth majority سے آپ اس کو ہٹائیں گے۔ اگر Three-fourth majority نہیں ہے تو وہ نہیں ہٹ سکے گا، وہ بیٹھا رہے گا، اگر وہ جو کچھ بھی کرے، وہ کرتا جائے۔ میں تو کہتا ہوں جی کہ Two-third پہ کم از کم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Two-third پہ کر لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کئی دفعہ ہم نے بھی سنی، اس کو Two-third پہ کر لینا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ماڈل ایکٹ کی بات تھی، میں آپ کے سامنے کچھ بھی نہیں کہہ سکتا، سر۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، Two-third کر لیں۔

Mr. Speaker: Two-third adopted.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Two-third یہ قبول ہے۔ ٹھیک ہے سر، Two-third قبول ہے۔

The amendment is dropped and original Two-third ہو گیا۔ جناب سپیکر: یہ Two-third ہو گیا۔  
sub clause (6) of clause 12-----

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, it is converted into two-third majority.

Mr. Speaker: Is converted into two-third majority and stands part of the Bill. Again Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub clause (7) of Clause 12 of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: سر، انہوں نے چونکہ اس کلاز کو Accept کر دیا، کم از کم Two-third پر، تو  
میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

Minister for Higher Education: Thank you very much, Sir.

Mr. Speaker: Oh, thank you، شکر ہے، amendment withdrawn; original sub clause (7) of Clause 12 stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in sub clause (8) of Clause 12 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that sub clause (8) of Clause 12 may be deleted.

مولوی عبداللہ: سر، یو پوائنٹ آف آرڈر پیش کوم او یوہ ڊیرہ ضروری خبرہ دہ،  
مہربانی او کړئ، یو دوہ منتہ ما لہ اجازت را کړئ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Law making دے جی۔

جناب سپیکر: نہ دا دلته لیجسلیشن شروع دے جی۔

مولوی عبداللہ: دا ڊیرہ ضروری خبرہ دہ۔ زہ ڇہ کومہ خبرہ کومہ، هغه ڊیرہ زیاتہ  
ضروری دہ۔

جناب سپیکر: لیجسلیشن دے بھی، ممبر صاحب، دے پسے بیا را اوباسہ۔

مولوی عبداللہ: د اسد پہ څائے ما لہ لږ تائم را کوئ نو ڊیرہ ضروری خبرہ دہ، ڊیرہ  
اھمہ خبرہ دہ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے نہ پس ئے بیا او کړئ کنہ جی۔ جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ تو چانسٹر کو، اس کی جنرل اتھارٹی کو ہی ختم کر دے گا اور انصاف کے تقاضے بھی پورے نہیں کرتا سر، لہذا ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہم Oppose کریں گے۔  
 جناب عبدالاکبر خان: سر، میرا Contention یہ ہے کہ آپ اگر اس کو دیکھیں، سر، اگر آپ (8) کو دیکھیں تو اس میں یہ ہے کہ A resolution recommending

جناب سپیکر: یہ کیا ہے؟ Removal of، یہ Continuity۔۔۔۔  
Mr. Abdul Akbar Khan: Yes Sir. “(8) A resolution recommending removal of the Vice Chancellor shall be submitted to Chancellor forthwith. The Chancellor may accept the recommendation and order removal of the Vice Chancellor or return the recommendation to the Senate for reconsideration.”

جناب سپیکر، جب ایک دفعہ Two-third majority نے کہا کہ اس کو ہم Remove کرتے ہیں تو آپ نے وہ Two-third کو مان بھی لیا اور دوسری طرف سینٹ میں جو Two-third ہے، انہوں نے بھی کہا کہ ہم Remove کرتے ہیں، پھر چانسٹر کیوں اس کو Reconsideration کیلئے دوبارہ بھیجتا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، جب ایک فیصلہ ہو گا تو فیصلہ Implement۔۔۔۔  
 (قطع کلامی)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جب فیصلہ کر لیا سینٹ نے، جس نے بھی۔۔۔۔  
 (قطع کلامی)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو Delete کر دیں۔۔۔۔  
 جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں یہ Reconsideration والا پیرا ختم کر دیں، Reconsideration والا، مطلب ہے کہ اگر سینٹ آپ کی Two-third majority سے پاس کرتی ہے اور اس پر مطلب ہے کہ ثابت کرتی ہے کہ اس کے خلاف یہ یہ الزامات ہیں، پھر آپ چانسٹر کو یہ Extra powers کیوں دے رہے ہیں کہ وہ سینٹ کے Two-third majority کے فیصلے کو Over rule کرتے ہوئے واپس اس کو بھیجے Reconsideration کیلئے؟

جناب سپیکر: تو کیا وہ بلڈوز کرے گا اس کو؟  
 جناب عبدالاکبر خان: ہاں نا، اسی میں تو یہی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، چانسلر کو بہر حال اختیار ہے جی، جو بھی بات ہوگی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، سر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کہ میکینزم ہم نے Devise کیا ہوا ہے کہ جب فیصلہ ہو جائے، اس کو Approval of the Chancellor کیلئے کریں گے اور سر، Naturally اگر اس وقت کوئی

گورنمنٹ نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ہم کہتے ہیں سر،۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کونسا ایسا ظالم چانسلر ادھر بیٹھا ہوگا جو سینیٹ کی بات نہیں مانے گا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ظالم کی بات نہیں ہے۔ دیکھیں جی، ظالم کی بات نہیں ہے۔ آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا (b) (2) 58 لگ رہا ہے آپ کو؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو اس سے بھی سخت ہے جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، سر۔

جناب سپیکر: تو اس سے بھی سخت ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ کہہ رہے ہیں کہ جب فیصلہ ہو جائے تو بس وہ پھر فیصلہ ہے، اس کو Implement کرنے کیلئے چانسلر کو نہیں بھیجنا چاہیے، بس وہ فیصلہ ہو جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس پر بھیجیں گے لیکن سر، 'May' اس میں لفظ لکھا ہوا جی اور اس کو یہ اختیار دے رہے ہیں کہ وہ کر سکتا ہے یا اس کو واپس Reconsideration کیلئے بھیج دے، چانسلر کا اختیار ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں کہتا ہوں کہ جب آپ نے (7) میں Two-third سے کیا، (6) میں

سینیٹ نے Two-third سے کیا، جب دونوں نے Two-third سے یہ فیصلہ کر دیا کہ اس کو

Remove کر تو پھر آپ ایک ایسے شخص کو یہ اختیار کیوں دیتے ہیں کہ وہ دونوں فیصلوں کو Over rule

کرتے ہوئے Reconsideration کیلئے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ سینیٹ کی اتھارٹی کو چیلنج کر رہے ہیں۔ سر، وہ چانسلر ہیں، وہ چانسلر ہیں،

ان کو بھیجیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وہ نہیں، تو پھر۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ نے نیچے، چانسلسر نے ہی سینٹ بنا یا، سنڈکیٹ بنا یا، سب نے فیصلے کئے تو اس فیصلے کے بعد چانسلسر کو بھیجوا گیا۔

جناب سپیکر: House, Attention please; House, Attention please، یہ اتنی اہم سیشن ہو رہی ہے اور آپ میں سے کوئی دلچسپی نہیں لے رہا۔ Kindly اس طرف ذرا متوجہ ہو جائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ ایک کمیٹی بناتے ہیں، بااختیار کمیٹی بناتے ہیں، اس میں ہم Consensus سے فیصلہ کرتے ہیں، کیا ہم ہاؤس کے پاس نہیں لائیں گے؟ بااختیار چانسلسر ہیں، وہ فیصلہ Implement کرنے یا نہ کرنے کا اختیار چانسلسر کا ہے، ورنہ ہر ایک چیز سر، بس لوٹوں سے کرائیں، کوئی ہیڈ آف دی انسٹی ٹیوشن نہ بنائیں، بس ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اب اگر اس طرح ہو جائے کہ سپیکر یا چیف منسٹر کے خلاف ایک Vote of no confidence یہاں پر پیش ہو جائے، وہ Vote of no confidence پاس ہو جائے تو پھر کس طرح، وہ کونسی اتھارٹی ہے کہ وہ کہتی ہے کہ اسمبلی کے پاس دوبارہ Reconsideration کیلئے بھیج دو، وہ تو پھر ختم ہو گیا۔ دیکھیں نا، آپ (6) اور (7) دونوں میں Two-third majority سے اختیار دیتے ہیں کہ وہ اس کی Removal کی ریزولوشن پاس کریں، اگر وہ ریزولوشن Two-third majority سے دونوں انسٹی ٹیوشنز پاس کرتے ہیں تو پھر ایک اتھارٹی، ایک شخص کو آپ کیوں کرتے ہیں کہ آپ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب، Agree کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، اس کو ہم Oppose کر رہے ہیں، Disagreed جی۔

جناب سپیکر: نہیں کر رہے ہیں؟

Minister for Higher Education: Disagreed, ji.

جناب سپیکر: ہاں؟

Minister for Higher Education: Opposed.

Mr. Speaker: Let me put it to the House.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کو Present۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے تو سینٹ کو ختم کر دیا، سب کو تو ختم کر دیا۔



وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں کہتا ہوں کہ اتھارٹی ہے چانس لری، چانس لری کی اتھارٹی ختم نہیں کر رہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، کیسے کرتے ہیں، یہ کیسے چلے گا، کیسے چلے گا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Withdraw کر لیں، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، سر۔

جناب سپیکر: اچھی Arguments آپ نے بھی کیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ سر، صرف ایک 'Reconsideration' word اگر مان لیں، باقی میں

Withdraw کر لوں گا۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ 'Reconsideration to the Senate'، دوبارہ جو غور۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، تھوڑا سا اس کا اگر آپ بیک گراؤنڈ جاننا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں اگر دو جگہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ کو پتہ ہے کہ سینٹ کی کیا پوزیشن ہے؟ ہم سارے سیاسی لوگ ہیں سر،

اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر بہت ڈکٹیٹر شپ اس میں آرہی ہے تو کیا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ڈکٹیٹر شپ نہیں آرہی۔ سر، Politicized system ہے۔

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in sub clause (8) of Clause 12 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

**Mr. Speaker:** The 'Noes' have it. The amendment is dropped and the original sub clause (8) of Clause 12 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 13 to 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 13 to 14 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. Clauses 13 to 14 stand part of the Bill. Amendment in Clause 15: Mr. Israrullah Khan -----

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir,-----

Mr. Speaker: Just a minute, to please move his amendment in sub clause (4) of Clause 15 of the Bill. Mr. Israrullah Khan.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری گزارش یہ ہے، جیسے آپ نے پہلے مجھے کہا کہ جو ہمارا Point of view ہے، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ منسٹر صاحب سن لیں، جس کیساتھ وہ Agree کریں گے، میں صرف وہ لے آؤں گا اور اس کے علاوہ جو ہے، اس کو۔۔۔۔۔ جناب سپیکر: یہ کیا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مطلب ہے، اس میں 'پیرا اوٹز' جانا نہیں پڑے گا۔

جناب سپیکر: یہ Renewal period کو آپ وہ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں، میری جتنی بھی Amendments ہیں اور جس سوچ کیساتھ میں لایا ہوں، اس کی ایک تشریح میں ہاؤس کے سامنے رکھ دوں گا۔ منسٹر صاحب جس کیساتھ Agree کر لیں گے، باقی میری آپ Withdraw سمجھ لیں گے۔ ٹھیک ہے، پھر میجرٹی تو ہے، Already تو پاس ہونا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، Onw by one آجائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: One by one میں ٹائم تو پھر آپ کا لگے گا۔

جناب سپیکر: ٹائم تو ضائع ہو گا۔ منسٹر صاحب، منسٹر ہائیر ایجوکیشن، کیا کہتے ہیں آپ؟ پہلے تو آپ Move کریں نا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں کہتا ہوں کہ میں ساری اکٹھی آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب کیا کہتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ایک سمجھ کر نا چاہتے ہیں Generally میرے خیال میں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ ہاؤس کو بتانا چاہتے ہیں کہ اس قانون کے بارے میں میرے یہ Views ہیں تو پھر عبدالاکبر خان صاحب کا بھی ضرور Point of view ہو گا۔ سر، تھوڑا تھوڑا، اگر ایک ایک منٹ ان دونوں کو دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ پورا Rhythm ہماری لیجسلییشن کا خراب ہو جائے گا، پہلے Move کریں جی۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Okay. Sir! I beg to move that in sub clause (4) of Clause 15 the words 'and may be renewed from time to time' may be deleted.

سر، یہ کنٹرولر آف ایگزامینیشن کے متعلق ہے اور اس کا جو ٹائم ہے، مطلب ہے اگر ایک بار جب وہ بن جائے گا، انہوں نے لکھا ہے کہ 'May be renewed from time to time'، اس پہ کوئی Bar نہیں ہے۔ سر، میں چاہتا ہوں کہ یہ جو Phrase ہے، اس کو ہٹالیں۔

جناب سپیکر: 'Time to time' کو ہٹانا چاہتا ہے۔ قاضی صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ اگر 'Time to time' ہٹادیں تو پھر تو اس کا مطلب ہو گا کہ وہ تین سال کیلئے ہے اور اس کے بعد بس اس کا Tenure ختم ہو جائے گا، پھر میں دوبارہ ایڈورٹائز کروں گا، دوبارہ لاؤں گا۔ اگر وہ ٹھیک کام کر رہا ہے تو میں کیوں نہ اس کو Renew کر سکوں؟ Extension آپ دیتے ہیں سر، آپ As Head of the Department, Head of an Institution and Head of the Body سوچ کر بات کریں۔ ہم اس کو Rephrase کر سکتے ہیں، میں اسرار خان کیساتھ یہ کر سکتا ہوں، عبدالاکبر خان بھی میری مدد کریں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ Renewable contract of three years، یہ چیز ہم لا سکتے ہیں جی کہ ان کا جو کنٹریکٹ ہو گا، وہ Renewable ہو گا تین سال کیلئے۔

Mr. Speaker: Agreed.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مطلب ہے کہ ایک ٹائم پیریڈ ہو جائے گا کہ وہ چھ سال سے، پھر بعد میں Exist نہیں کرے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں۔

جناب سپیکر: آخر یہ بھی پکا مافیا ہوتا ہے، جب ایک دفعہ چپک جاتا ہے تو پھر اس سے کوئی جان نہیں چھڑا سکتا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم اس میں یہ Amendment مان سکتے ہیں کہ ہم اس کو Rephrase کر دیں۔

Mr. Speaker: Renewable-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ اگر میں آپ کیلئے پڑھ لوں۔ میں سر، آپ کیلئے پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Wording آپ بتائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ایسا ہو جائے گا۔ (4) ہے سر، “The term of office of the Controller of Examinations shall be three years and may be renewed for other three years”.

جناب سپیکر: ‘May be renewed for’، قاضی صاحب، بتائیں۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: For next three years.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو اگر ہم اس طرح کر دیں کہ ‘The term of office of the Treasurer shall be three’-----

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Controller, Controller.

جناب سپیکر: پھر Three years کے بعد بتائیں کیا ہو گا، کیا لکھیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں ہم یہ کرتے ہیں کہ وہ ‘May be renewed’-----

جناب سپیکر: ‘May be renewed’، تو یہ تو Same چیز ہو گئی، ‘Time to time’، پھر کیا فرق

آگیا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ‘Time to time’، تو میں اس کو یہ اجازت دینا چاہتا تھا کہ-----

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے آپ دونوں کی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہمیشہ کیلئے کہیں ایک Cycle شروع ہونے کے

کہ تین تین سال، تین سال وہ چلاتے، تو اسلئے کہہ رہے ہیں کہ ہم اس پر Agree کر سکتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: For next year کر دیں آپ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس میں پھر آپ Bar لگا دیتے ہیں نا۔ Bar نہ لگائیں کہ پھر وہ تین سال کے بعد

نہ کریں۔ صرف آپ اتنا اس کو کر دیں ‘May be renewed’ اور اس کا جو باقی حصہ ہے ‘From

‘time to time’، اس کو ہٹا دیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ بھی ٹھیک ہے ‘And may be renewed’، مطلب ہے

ضروری نہیں ہو گا کہ اس کو Renew کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ From time to time اگر ہٹا دیں تو بس ان کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح کر لیتے ہیں کہ ‘May be renewed’، بس یہ ‘From time to

‘time’ ہٹا دیتے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، ‘From time to time’، کو کاٹ دیں، سر۔

جناب سپیکر: ایک آپشن کھلا رہے گا، اگر کوئی کرنا چاہے تو ٹھیک ہے۔

Minister for Higher Education: Thank you Mr. Speaker, honourable Sir.

Mr. Speaker: As agreed mutually, the original sub clause (4) of Clause 15 with amendment stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 16 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 16 to 18 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 16 to 18 stand part of the Bill. Amendment in Clause 19:-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اب کلاز 19 کی طرف آتے ہیں۔ اوس بیا عبدالاکبر خان، واہد۔ Mr. Abdul

Akbar Khan to please move his amendment in para (1) of sub clause (1) of Clause 19 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in para (i) of sub clause (1) of Clause 19 after the words 'five University teachers' the words 'to be elected by respective body'.

جناب سپیکر، انہوں نے جو طریقہ دیا ہے، اس میں جو (3) میں دیا ہے کہ "Appointments of persons described in sub clauses (f) and (h) of sub-section (1) shall be made by the Chancellor from amongst a panel of three names for each vacancy recommended by the Representation

Committee set up in terms of section 26" جناب سپیکر، میرا مقصد یہ تھا کہ -----

جناب سپیکر: یہ کیا ہے؟ یہ لیکچررز اور ٹیچرز کی اپوائنٹمنٹ ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، یہ سینٹ کی Composition کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: سینٹ کی جو Composition ہے، اس کی بات ہے کہ سینٹ کیسے بنایا جائے

گا تو انہوں نے پانچ یونیورسٹیز اور جو ٹیچرز ہیں، ان سے کما کما یونیورسٹی میں سے پانچ ٹیچرز لیے جائیں گے۔

پہلے وہ تھا کہ وہاں پر 'باڈیز' ہیں، جو مختلف 'باڈیز' ہیں، وہاں پر جو پروفیسرز ہیں، ان کی الگ 'باڈی' ہے اور

لیکچررز کی الگ 'باڈی' ہے۔-----

جناب سپیکر: آپ اس کی Addition چاہ رہے ہیں کہ وہ 'باڈیز'۔۔۔۔  
 جناب عبدالاکبر خان: میں صرف یہ چاہ رہا ہوں کہ ان کو یہ پاور دے دیں۔  
 جناب سپیکر: ان Five کو؟

جناب عبدالاکبر خان: مطلب ہے کہ جو 'باڈیز' ہیں، وہاں پر Elected bodies ہیں، جو ٹیچرز کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Five یونیورسٹی ٹیچرز جو ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، وہ جو پروفیسرز کی 'باڈی' ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پاور ان کو دیا جائے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، میں کہتا ہوں کہ وہ Nominate کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ جو Respective body ہے، یہ Ambiguous ہے، We oppose it, Sir.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، Ambiguous اس میں کیا ہے؟ سر، یونیورسٹی میں پروفیسرز کی اور لیکچرز کی ایک Elected body ہوتی ہے۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ پانچ یونیورسٹی ٹیچرز ہوتے ہیں، میرے خیال میں That is sufficient۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ دیکھیں نا، آپ پانچ یونیورسٹی ٹیچرز کو کیسے لیں گے؟ آپ جو طریقہ بتا رہے ہیں سب سیکشن (3) میں، وہ آپ بتا رہے ہیں کہ Representation Committee تین تین نام چانسلسر کے پاس بھیجے گی اور چانسلسر پھر اس میں سے ٹیچرز کا انتخاب کرے گا تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اسی یونیورسٹی میں ٹیچرز کی جو Elected body ہے، اسی کو یہ سب کیوں نہیں دیتے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ Elected body نہایت مقدم ہے لیکن ہم اس کو Oppose کر رہے ہیں، سر، اس Respective body کو، وہ Ambiguous ہے، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: Ambiguous نہیں ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: Ambiguous ہے۔ سر، اس Respective body کے کسے پر نہیں لگانا چاہتے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں کہتا ہوں کہ Elected body کے کسے پر لگائے جائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اسی لئے کہتا ہوں کہ سیاست کو ہر چیز میں نہ ڈالا جائے۔  
جناب عبدالاکبر خان: سر، سیاست تو ہو رہی ہے اس میں۔ کس یونیورسٹی میں اور کس کالج میں  
Elected body نہیں ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جب قانون میں نہیں ہے، پھر بھی ڈال دوں۔۔۔۔۔  
جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، قانون میں ہے۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یا آپ کے کہنے پر ووٹنگ کروادوں؟  
جناب عبدالاکبر خان: ان لوگوں کی اجازت سے آپ کر دیں۔ اب چانسٹر کو کیا پتہ کہ کونسا پروفیسر اچھا  
ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: پھر اس طرح کریں کہ یہاں پر اسی ہاؤس سے وائس چانسٹر بھی بنوایا کریں اور یہیں  
پہ فیصلے کیا کریں، سر۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ Five ٹیچرز اس میں سے ہونگے؟

جناب عبدالاکبر خان: اسی میں سے ہونگے لیکن اس میں انہوں نے جو اختیار دیا ہے، وہ  
Representation Committee کو دیا ہے کہ وہ تین ممبرز چانسٹر / گورنر کے پاس بھیجیں گے اور  
گورنر ہر پوسٹ کیلئے، انہوں نے کہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پانچ ہیں، تو یہ پندرہ نام بھیجیں گے، ہر تین  
میں ایک نام انہوں نے (f) اور (h) دونوں میں کیا ہے تو تین ناموں سے ایک نام وہ سلیکٹ کریگا۔ میں  
صرف یہ ریکویسٹ، میں ان Five ٹیچرز کے Against نہیں ہوں، یہ بالکل ان کا حق ہے کہ وہ سینٹ  
میں رہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ وہاں پر جو Elected body ہے ان پروفیسرز اور یا ٹیچرز کی، وہ اپنے  
میں سے ایک یا پانچ نام یا جو نام بھی آپ کہتے ہیں، وہ زیادہ جانتے ہیں کہ کون ان کو Represent اچھا  
کر سکتا ہے۔ سینٹ میں آپ ٹیچرز کو کیوں ڈال رہے ہیں؟ آپ اسلئے ڈال رہے ہیں کہ وہاں پر جو ٹیچرز ہیں  
یا پروفیسرز ہیں، ان کے مفادات کا خیال رکھا جائے، اسلئے ان کو آپ اس سینٹ میں  
Representation دے رہے ہیں۔ جب آپ Representation اسی لئے دے رہے ہیں کہ وہ ان  
کے مفادات کا خیال رکھیں تو ان لوگوں کے کہنے پر کیوں نہیں کر رہے کہ جو لوگوں کے مفادات کیلئے وہاں پر  
ہونگے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ سیاست ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، سیاست کا کیا مطلب ہے؟  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہم اسے Oppose کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in para (i) sub clause (1) of Clause 19 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original para (i) of sub clause (1) of Clause 19 stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, again.

جناب عبدالاکبر خان: میری پہلی والی اگر Move ہوتی تو پھر (3) کی ضرورت نہ ہوتی۔

Mr. Speaker: Ji, withdrawn?

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس کو اسلئے Delete کر رہا تھا کہ اگر میری پہلی والی موشن پاس ہو جاتی تو پھر (3) Para کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پھر وہ اختیار ادھر Respective body کے پاس چلا جاتا۔ چونکہ اب وہ آپ نے ووٹ کیلئے ڈال کر اس کو حکومت نے Kill کر دیا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ پھر اس کو میری ضرورت ہی نہیں رہی۔

Mr. Speaker: Amendment withdrawn in protest and original second proviso to sub clause (3) of Clause 19 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 20 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 20 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 20 to 22 stand part of the Bill. Amendment in Clause 23: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move for addition of a new para (v) after (u) in sub clause (2) of Clause 23 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: سر، میں بہت تھک گیا۔ I beg to move that after para (u) in sub clause (2) of Clause 23, a new para (v) may be added, namely: '(v) propose to the Syndicate schemes for the constitution and organization of Faculties, Teaching Departments and Boards of Studies'.



جناب سپیکر، میں اس میں ایک نیا پیرا Add کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اب یہ جو سکیم ہے، وہ Propose کریں اور سنڈیکٹ کے پاس بھیج دیں اور میرے خیال میں اس پر حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: کیا قاضی صاحب، کچھ سنڈیکٹ کو More powers دینے کے حق میں ہیں آپ یا نہیں؟ وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہیں لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ Already exist کر رہا ہے۔ Para (6) اور Sub clause (2) of Clause 25 آپ پڑھ لیں سر، اس میں Already ہے۔ یہ Duplication ہو جائے گی، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: کونسا؟

Minister for Higher Education: Para (6) of sub clause (2) of Clause 25.

Mr. Speaker: Para?

Minister for Higher Education: Para (6) of sub clause (2).

جناب عبدالاکبر خان: 25 کا (6) Para ہے نہیں۔ 25 میں تو (6) ہے نہیں، دو سب سیکشنز ہیں۔ وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہے اس میں۔

Mr. Speaker: (5) of 23....

جناب عبدالاکبر خان: 25 کا یہ کہہ رہے ہیں کہ 25 میں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: 23.

جناب عبدالاکبر خان: یہ کہہ رہے ہیں کہ (6) میں، یہ جو میں کہہ رہا ہوں، یہ Cover ہے تو 25 میں (6) ہے ہی نہیں۔ 25 میں سارے دو سب سیکشنز ہیں، یہ کہیں اور ہوگا، یہ (d)، (b) ہوگا، یہ کوئی (d)، (b) ہوگا۔

Mr. Speaker: There is no (6) in 25.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, there are only two sub-sections in 25.

جناب سپیکر: جی؟

Mr. Abdul Akbar Khan: There are only two sub-sections in 25.

Mr. Speaker: Para (2).

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، In para (2) نہیں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: There are only two, no para (6).

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر مہربانی کر کے یہ Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: یار! آپ خالی Withdraw کیوں کر وارہے ہیں ہر چیز؟ تھوڑا سا اس پہ، اگرچہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ مجھے پھر بحث کر کے بتائیں ناجی۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ لوگوں کو میں نے اتنے دن بٹھایا تھا، آپ لوگوں نے ادھر کیا Decide کیا تھا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم سارے تو ڈیپٹ کرنے کے بعد اس بات پہ پہنچے تھے کہ۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، ثاقب خان صاحب، خہ حل را او باسہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زہ دا ریکویسٹ کوم جی۔ مسئلہ دے 'بل' کبنے دا دہ چہ

منسٹر صاحب، عبدالاکبر خان، سردار صاحب او مونزہ تول د کمیٹی ممبران

کیبنناستو او د ہغے ہر یو Amendment باندے مونزہ لا پرو، پہ دے باندے بحث

او شو چہ یرہ دا Amendment بہ مونزہ Incorporate کوؤ او دا بہ نہ کوؤ۔ ہغہ

ہر خہ چہ او شو جی۔ دا منسٹر صاحب ہم منلہ خوچہ بیا 'بل' راغلو، ہم ہغہ زور

'بل' راغلو او زمونزہ چہ خومرہ بحث شوے وو، ہغہ یو ورکبنے ہم

Incorporate نہ شو نو دا مسئلہ د دے وجے نہ جو رہ شوے دہ۔ مونزہ سر، دا اختر

پہ ورخ باندے، درے خلور ورخے پرے تیرے کرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا، میں سمجھ گیا۔ شکریہ، ثاقب خان۔ This is breach of trust.

قاضی صاحب!۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، ہمارے ساتھ ایگریمنٹ ان کا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں، Qazi Sahib, this is breach of trust، آپ لوگوں نے جو آپس میں

Agree کیا، Why is it not coming on the table?

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ وہ ایک Unofficial بات تھی، میرا ان کیساتھ

Commitment تھا لیکن جب یہ لاء کے پاس گیا تو وہاں اس پہ یہ Objection آئی کہ ایک ماڈل جو آپ

کا ایکٹ ہے، اس کی روشنی میں سر، یہ ابھی جو مجھے بتا رہے ہیں کہ اس میں صرف، اس کا دوسرا حصہ نہیں

ہے، وہ آپ (c) پڑھ لیں، میرے خیال میں عبدالاکبر خان کو (c) میں وہ چیز مل جائے گی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میرے خیال میں انہوں نے (6) کا کہا تھا، (c) کا نہیں کہا تھا۔ اگر آپ ابھی Revise کریں تو آپ دیکھ لیں گے کہ انہوں نے (6) کا کہا تھا۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے ضرور کہا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پھر میں نے یہ کہا تھا کہ (6) اس میں ہے نہیں، سب سیکشن۔۔۔۔۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، یہی انہوں نے کہا لیکن جو Amendment propose کر رہے ہیں، وہ ادھر (c) میں Covered ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہی تو پراللم ہمارے ساتھ ہوتا ہے کہ وہاں پر کمیٹی میں ہمارے ساتھ جو ایگریمنٹ ہوا، پھر 'بل' میں وہی چیزیں ادھر نہیں لائی گئیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میرا خدا جانتا ہے۔ سر، یہ آئے نہیں ہیں۔ سر، ٹائم نہیں دے رہے تھے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ خود ڈال رہے ہیں، یہ وہ 'بل' نہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، یہ اگر وہ 'بل' نکالیں تو اس میں یہ نہیں ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ٹائم نہیں دے رہے تھے، اس وقت یہ جارہے تھے مجھے چھوڑ کے، میں نے بڑی منت کر کے انہیں بٹھایا تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: تہ پچیس را او باسہ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں نے بڑی مشکل سے انہیں بٹھایا تھا۔ سر، یہ نہیں بیٹھنا چاہ رہے تھے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ دیکھیں، یہ جو Amendment propose کی تھی، آپ اس کا (c) دیکھیں اور اس کا (c) دیکھیں، یہی تو فرق ہے۔ ہم اس پر بہت Confuse ہو گئے، یہ Amendment

ہم بڑی Confusion میں لائے ہیں۔ سر، اب اس کا جو (c) ہے تو وہ ہے، 'Propose to the policies pertaining to students related functions, students related functions' اب اس میں یہ ہے اور یہاں پر 'Propose to the Syndicate schemes'

سر، اس میں چونکہ یہ چیز نہیں، یہ اب انہوں نے Subsequently اس میں ڈال دی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کس میں، آپ نے یہ 'بل' نہیں پڑھا تھا؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ (c) تو میں کہہ رہا ہوں کہ اب ادھر (c) میں یہ کچھ اور ہے، اس (c) میں

کچھ اور ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ نے یہ 'بل' پڑھنا تھا نا جو 'بل' ہم نے آپ کو دیا تھا۔ سر، آپ پرانا

ایکٹ کیوں پڑھ رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ نے تو اسے ہمارے لئے ٹیبل پر رکھا تھا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے آپ کیساتھ، یہ تو میں نے Extract رکھ دیا تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے تو یہ کہا تھا، میں نے یہ پڑھا ہے، یہ دوسرا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے پرانا Extract دیا تھا، Extract تو سب نے پڑھا ہے لیکن وہ 'بل'،

نہیں پڑھ سکے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، بات یہ ہے کہ ہم نے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کی بات پوری ہو گئی ہے، یہ مہربانی کر کے

Withdraw کریں۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! آپ Satisfy ہیں اس سے، Include کریں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: عبدالاکبر صاحب فرما رہے ہیں، جو پہلا ایکٹ میں نے پڑھا تھا، اس میں (c)

نہیں تھا، یہ ہم نے ان کی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: (c) تو تھا لیکن یہ (c) نہیں تھا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ الفاظ نہیں تھے ہماری 'بل' میں؟ سر، انہوں نے 'بل' نہیں پڑھا تھا،

Extract پڑھا تھا۔

جناب سپیکر: ابھی کیا پوزیشن ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہم مانتے ہیں، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ Amendments ہم نے اس 'بل' میں جمع کئے تھے، جب

'بل' آیا تھا۔ اب جب ان کیساتھ بات ہوئی تو انہوں نے ہمارے ساتھ Concede کیا تھا۔ جناب سپیکر،

اب یہ چیز انہوں نے (c) میں ڈال دی تو ادھر جو (c) ہے، وہ کچھ اور کہہ رہا ہے، وہ (c) نکل گیا ہے، وہ (c)

نکل گیا ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مجھے بتائیں، ابھی کتنے ہیں کہ کوئی بات نہیں مانی، پھر کتنے ہیں ڈال دی تھی۔

انہوں نے سر، ابھی یہ پڑھا ہوا ہے، سر، یہ Extract پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، یہ کوئی اور (c) ہے۔ یہ (c) آپ دیکھیں۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ Extract پڑھ رہے تھے جو ہم اس سے ختم کر رہے ہیں۔ ’بل‘ یہ ہے جو ایجنڈا کیساتھ لگا تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ آرڈیننس جو، یہ اپنے ’بل‘ کیلئے۔۔۔۔۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ایجنڈا میں یہ Words ڈالے ہوئے ہیں۔  
جناب عبدالاکبر خان: آرڈیننس خود آپ نے ’بل‘ کر دینا۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم نے ہر دفعہ کہا کہ آرڈیننس یہ تھا، Amendment کی ہے، تو آیا ہے نا، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ یہ بھی نہیں مان رہے کہ ہم نے اس میں Incorporate کی ہے۔  
Mr. Speaker: Amendment withdrawn, original sub clause (2) of Clause 23 stands part of Bill.

دفعہ آپ ڈسکس کر لیں، ایک Consensus build up ہو جائے تو kindly اس کو آنر کریں۔  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ڈالا ہوا ہے، جس بات سے یہ بات اٹھی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: This is a standing ruling کہ جس چیز پر بھی آپ ادھر Consensus کیساتھ مستفق ہو جائیں تو اس کو آنر کریں، شکر یہ۔  
 Amendment in Clause 24: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in para (b) of sub clause (1) of Clause 24 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that in para (b) of sub clause (1) of Clause 24 for the words ‘such Heads of Departments as may be prescribed’ the words ‘all Heads of Departments and all Professors’ may be substituted.

جناب سپیکر: یہ سارے ’ہیڈز آف ڈیپارٹمنٹس‘ کو اس میں Include کرنا چاہ رہے ہیں؟  
جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، اس میں کیا ہوگا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ میں ان کی یہ Amendment تسلیم کرنے کیلئے تیار ہوں۔

Mr. Speaker: Oh, thank you.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you ji.

(Laughters)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in para (b) of sub clause (1) of Clause 24 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، اگر اجازت ہوگی۔

جناب سپیکر: ابھی بہت کام ہے جی، بہت کام ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، میں ریکویسٹ ہی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی بہت کام ہے، اس کے بعد۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، یہ ریکویسٹ اسی بارے میں کر رہا ہوں۔ سر، جنہوں نے

Amendments move کی ہیں، آئزبل ممبرز نے، ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ Withdraw

کر لیں، ہاؤس کا بھی ٹائم بچ جائے اور ہم کر سکتے ہیں۔ سر، یہ پہلے بھی اس ہاؤس میں ہوتا رہا ہے، عبدالاکبر

خان جانتے ہیں۔ میری آئزبل دوستوں سے یہ Humble request ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تو مٹھائی بھی کھلا دوں گا اگر ایسا ہو گیا لیکن نہیں ہو گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، انشاء اللہ مانیں گے جی، انشاء اللہ ہم سب ریکویسٹ کریں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 25 to 27 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 25 to 27 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 25 to 27 stand part of the Bill. Now amendment in Clause 28:

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

Want deletion? Mr. Abdul Akbar؟ آپ کا ٹائم ابھی آگیا، یہ کیا ہے؟  
Khan, to please move his amendment in Clause 28 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I withdraw this amendment.

Minister for Higher Education: Thank you very much, Sir.

جناب عبدالاکبر خان: میں Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Amendment withdrawn. Original Clause 28 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by honourable Members in Clauses 29 to 39 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 29 to 39 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 29 to 39 stand part of the Bill. وہ جو آپ لوگ گئے تھے، ممبران صاحبان کے پیچھے، نہیں آئے وہ؟

جناب عالیزیب: جناب سپیکر صاحب، داسے دہ چہ پرون کلہ زمونرہ اجلاس ختم شو، جناب سپیکر، پرون چہ کلہ زمونرہ اجلاس ما بنام ختم شو نو دلته نہ زمونرہ د اپوزیشن کوم مشران چہ وو، ہغہ او زمونرہ چیف منسٹر صاحب، زمونرہ پارلیمانی پارٹی لیڈران صاحبان لارل او دننہ دوئی کبئیناستل او دوہ درے گھنتے یو ڊیر غت میتنگ او شو نو د ہغے نہ داسے بنکاری چہ نن خنگہ د اپوزیشن مشران لارل او دا دومرہ غت لیجسلیشن ٹے پریسٹوڈو نو زہ خو نہ پوہیرم چہ آیا دننہ داسے خہ خبرہ شوے دہ چہ ہغوی دا ٲول کسان دے تہ تیار کرل چہ ہغوی پہ یو ورہ، خنگہ چہ زمونرہ مشرانو وینا او کرلہ چہ زما پہ دغہ ڊسٹریکٹ مردان کبئے چہ کوم پوسٹنگ ٹرانسفر شوی دی، پہ ہغے باندے ہغہ پاخیدو او احتجاج ٹے او کرو او زمونرہ ٲول اپوزیشن لیڈران او مشران صاحبان ہم لارل او وتل۔ داسے خبرہ راتہ بنکاری چہ پہ دیکبئے خہ خاص خبرہ بہ ٹے ہم شاملہ وی چہ نن کوم د خیبر بینک بارہ کبئے او کوم چہ دوئی پوسٹریے او سٹیکر

راورے دی، پہ دیکھنے دا ضروری دہ جی چہ دا ہاؤس تہ پتہ اولگی چہ دا  
 کومہ خبرہ شوے وہ او پہ خہ طریقہ باندے دوئی تلی دی او دغہ شوی دی؟  
 جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ اس کے بعد Consider کریں گے، ابھی یہ لیجسلیشن مجھے Complete  
 کرنے دیں۔

جناب عالمزیب: مہربانی او کوئی، ددے لبر وضاحت او کوئی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! مجھے صرف پانچ منٹ دے دیں، بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔  
 Mr. Speaker: Ji Israrullah Khah, amendment in Clause 40: to please  
 move-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، پانچ منٹ دے دیں، مجھے پانچ منٹ دے دیں۔ سر، اس میں یہ کلاز  
 40 جو ہے، اس پہ میں زور نہیں دیتا کیونکہ یہ Assets کے متعلق تھا اور چونکہ ثاقب خان نے تشریح  
 کر دی ہے کہ وہ اور بجٹل اسلامیہ کالج ہی رہے گا، اس پہ میں زور نہیں دیتا، آگے چل کر اس میں، میں یہ  
 Briefly پڑھ لیتا ہوں، آپ کا نام بچانے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ والی Withdraw کرتے ہیں آپ؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ میں Withdraw کرتا ہوں اور آگے بھی پڑھتا جاتا ہوں،  
 گورنمنٹ جس کیساتھ Agree کر لیں، وہ رکھ لیں، باقی۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کیلئے ہمیں بھی دو منٹ دے دیں۔ سر، یہ بات کر لیں دونوں۔ میں آپ  
 سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ یہ اپنا View point دیدیں، پھر میں ان سے ریکوئسٹ کرونگا  
 View point دینے کے بعد۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Withdraw کر لیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ Legislation ہے، مجھے Point to point چلنے دیں،  
 clause چلنے دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر یہ Withdraw کر لیں تو پیرے آپ پڑھتے رہیں گے اور ہاؤس سے  
 'Yes' کراتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے، ایک ایک پہ کرتے جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، کلاز 40 میں Withdraw کرتا ہوں۔



Mr. Speaker: As this amendment is withdrawn, original Clause 40 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved in Clauses 41 to 44 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 41 to 44 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 41 to 44 stand part of the Bill. Amendment in Clause 45: Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his amendment in Clause 45.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that in Clause 45 the words 'shall commence from such date as may be prescribed' may be deleted.

جناب سپیکر: ایچھا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please tell briefly what is the purpose of this amendment?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری گزارش ہے کہ 'Term of office of the members of Authority' اس کی Commencement یہ کہتے ہیں کہ 'May be prescribed'، تو میں یہ کہتا ہوں کہ جس دن سے وہ اپوائنٹ ہو جاتا ہے تو بس اسی دن سے اس کا Count ہوگا، جس دن سے وہ اپوائنٹ ہو جاتا ہے، یہ 45 میں "Commencement of term of office of Members of Authority"۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی مجھے خود سمجھ نہیں آرہی تھی۔ قاضی صاحب! جس دن سے اپوائنٹ ہو گیا، اس سے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اسی دن سے وہ شروع ہو جائیگا۔ یہ کہتے ہیں کہ "Shall commence from such date as may be prescribed"، میں تو سر، اس سے یہی سمجھا ہوں۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم تو کہتے ہیں کہ یہ Break کر دے گا اور Incomplete ہوگا۔

Sentences کو دوبارہ پڑھ لیتے ہیں، "Commencement of term of office of Members of Authority. (1) When a member of a newly constituted Authority is elected, appointed or nominated, his term of office, as

fixed under this Act, shall commence from such date as may be prescribed.”

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ Elect بھی ہو جائیگا، Nominate بھی ہو جائے گا تو اس کے باوجود پھر اس کیلئے کوئی اور پروسیجر ہوگا؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ With immediate effect ہے تو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہاں،۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو یہی میں کہہ رہا ہوں کہ اس کیلئے کیا پروسیجر وہ رکھیں گے؟

جناب سپیکر: یہ کچھ Ungrammatical وہ آئے گا، یہ آپ ذرا دیکھیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے، سر۔

جناب سپیکر: ہاں نا، یہ ذرا، قاضی صاحب، جو اچھی بات ہو، اس کو مانا کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، بالکل انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: کہاں ہے؟ میرا سر چکر رہا ہے، پتہ نہیں آپ لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in Clause 45 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. شو Adopt۔

آوازیں: نن ستاسو اجلاس ہم دے کنہ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آج ختم کریں جی، تھوڑا سا ہے۔ میں نے ان سے بار بار ریکویسٹ کی ہے، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: کدھر تھوڑے ہیں؟ یار، ابھی تو بہت سے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کہنا یہ چاہتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Ungrammatical ہو رہا ہے جی، آپ ذرا اس کو دوبارہ پڑھیں، آپ خود

پڑھیں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں گزارش کرتا ہوں نا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دونوں پڑھیں، One by one آپ دوبارہ پڑھیں، اور یجنٹل۔۔۔۔۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: 'When a member of newly constituted Authority is elected, appointed or nominated, his term of office, as fixed under this Act, shall commence with immediate effect'. میرا مقصد یہ ہے، یہ ایسے ہو جائے گا تو یہ جو پروسیجر ہے Prescribed، یہ اس سے نکل جائے گا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، تو اس سے یہ ہو گا کہ آپ Specify کر رہے ہیں کہ فلاں Date سے، Retrospective effect بھی دے سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اس میں کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے یا اس کو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، Early اس پر آپ نے ووٹنگ بھی کرائی ہے، Adopt بھی ہو گئی ہے، اب اس کو ہم دوبارہ Consider کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ پاس ہو گیا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: پاس تو ہو گیا ہے، میں اس کو کلیئر کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ، ہم ذرا اس کی Correction کر رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ایک مہربانی کریں جی، آج اس کو ختم کرنا ہے۔

جناب سپیکر: This will become a history. بہت Important چیز ہے اور ایسے۔۔۔۔۔  
(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: آپ اگلی کی جانب جائیں۔

جناب سپیکر: آپ Withdraw کر رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ تو آپ نے Adopt کروادی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ غلط Adopt ہوئی ہے، آپ اس کو پڑھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، وہ 'Prescribed manner' جو ہے، وہ تو Delete ہو گیا۔

جناب سپیکر: یہ نہیں، اس کے بعد میں نے اچھے طریقے سے پڑھا تھا یہ، وہ دوبارہ پڑھیں اس کو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس کو پڑھوں کہ اگلے کو جاؤں؟ سر، یہ ایسا ہو جائے گا کہ

-----a member of a newly constituted'

جناب سپیکر: قاضی صاحب، قاضی صاحب، ذرا غور سے سنیں، سب غور سے سنیں جی۔

Mr. Israrullah Khan Gandapur: 'When a member of a newly constituted Authority is elected, appointed or nominated, his term of office, as fixed under this Act, shall commence with immediate effect.' میرا مقصد اس میں صرف یہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ 'Shall commence from such date as may be prescribed' کو ہٹانا چاہ رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: وہ سر، ہٹ جائے گا نا، یہ Replace ہو جائے گا As mutually agree here، ہم Mutually agree ہو گئے ہیں نا، سر۔

جناب سپیکر: یہ Sentence پھر آدھا رہ گیا، یہ ذرا آپ پڑھ لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ Sentence وہاں پر آتا ہے لیکن یہاں تو Mutually agree کیا ہے۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! آپ خود پڑھ لیں ذرا۔

جناب بشیر احمد بلور { سینئر وزیر (وزیر بلدیات) } : بس ٹھیک ہے، وہ خود پڑھیں گے۔

Minister for Education Higher: Sir, when a member of a newly constituted-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ پڑھ لیں ذرا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں پڑھ لوں یا؟

جناب سپیکر: قاضی صاحب۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔ جناب سپیکر، یا تو اس کو Redraft کر لیں کیونکہ جو اس کا Main ہے، وہ

Term of office دیکھیں ناسر، وہ 45 کا جو Main ہے Commencement of Term of

Terms of office of Members of Authority، یہ اس کا Main ہے تو مطلب یہ ہے کہ

office یہ Determine کرنا چاہتے ہیں تو Term، اس کیلئے آپ Wording اس طرح کریں

تاکہ-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ Mix کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وہ تو آپ Add کریں گے نا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو یہ تو Mix کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، تو وہ تو آپ ایک پڑھیں گے نا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ جناب، یہ جو کہہ رہے ہیں، اس کو Delete

کر کے آپ خود 'under this Act, with immediate effect'، وہ آپ Increase کریں گے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہ ایکٹ میں Define ہوا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس پر بس Consensus ہے، Mutually agreed ہیں

With immediate effect ہے، لاء میں کوئی Lacuna نہیں آئے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، اس کا جو ہے، وہ تو Delete ہو گیا لیکن اس کیساتھ Add کریں گے۔ یہ

Move کریں کہ اس کیساتھ 'With immediate effect' add کر لیں۔

جناب سپیکر: Add کیا کریں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر۔

Minister for Higher Education: Ji, 'with immediate effect'.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, after the word Act.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں یہ پڑھ کر بتاتا ہوں، یہ ہو جائے گا۔ 'When a

member of newly constituted Authority is elected, appointed or

nominated, his term of office, as fixed under this Act'.

میں نے کہا ہے ناکہ آپ اس کو کاٹ دیں، اس کی جگہ میں یہ ایڈیشن کرنا چاہتا ہوں، 'shall

commence with immediate effect'.

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے نا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، اسرار کو میں Recommend کر سکتا ہوں۔ یہ ایک چیز ہے کہ

اگر اس میں ہم 'From the date of notification' کر دیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں 'Prescribed' کو ختم کر کے 'From the date of notification' کر دیتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔

آوازیں: ٹھیک ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جو آپ کہیں گے سر، وہ ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ، نہ، وہ ٹھیک ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: لیکن آپ اگر نوٹیفیکیشن کہہ دیں تو بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: یہ 'With immediate effect' ٹھیک رہے گا۔ Now it will be read as 'with immediate effect'. Now next, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 46 to 49 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 46 to 49 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: (Slowly) Yes.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: (loudly) Yes.

جناب سپیکر: اسی طرح۔ مجھے پتہ ہے آپ کو بھوک لگی ہے لیکن کیا۔۔۔۔۔

ایک آواز: چائے پلا دیں۔

جناب سپیکر: چائے پلا رہا ہوں اب تھوڑی دیر میں۔ Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 46 to 49 stand part of the Bill. Amendment in Clauses 50: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move-----

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that sub clauses (2), (3) and (4) of Clause 50 may be deleted.

سر، اس میں میری صرف یہ گزارش ہے، Removal from difficulties، ٹھیک ہے گورنمنٹ یہ رکھتی ہے لیکن اس میں پھر اتنا Specific ہونے کیلئے کہ اس میں آپ نے ایڈیشن ڈال دی

ہے، Removal from difficulties یہ ہوگا، چانسلسر کے پاس چیز آئے گی، وہ اس کو Rectify کریگا، جیسے عام لیجسلیشن میں گورنر وقتاً فوقتاً اس کو Rectify کرتا ہے۔ اس میں پھر یہ (2) میں اس کی تشریح کرنا اور (3) میں پھر تشریح کرنا اور (4) میں پھر تشریح کرنا، میں چاہتا ہوں کہ بس اس کو Simple بنائیں۔

جناب سپیکر: میں ایک بات پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جتنی پاورز آپ Reduce کر رہے ہیں چانسلسر کی But who will solve problems arising from time to time?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ چانسلسر کا تو پہلے ہم نے ان کو دیدیا ہے تاکہ 'If any question arises as to interpretation of any provision of this Act, it shall be placed before the Chancellor whose decision there shall be final'

ان کے پاس تو Already پاورز ہیں، پھر یہ (2) اور (3) اور (4)، ان میں مزید اس کو آپ Specificic اور ان کیوں کر رہے ہیں، کیوں تشریح کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب، قاضی صاحب، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Basically جیسے آپ نے فرمایا کہ Dispute resolution کیلئے کوئی بندہ تو چاہیئے نا، Dispute resolution کیلئے ہمیں تو اتھارٹی چاہیئے نا۔ سر، ہم Oppose کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: Oppose کر رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔

جناب سپیکر: میں تو خود ویسے انفارمیشن کیلئے مانگ رہا تھا۔ آپ کا پہلا Mind کیا تھا میری ریڈنگ سے پہلے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے اس میں ایک سسٹم Specify کی ہے کہ اگر Dispute arise ہوگا تو ایسا ایسا حل ہوگا اس کا اور اگر آپ اس کو Specify نہیں کریں گے تو ہمارے لئے مشکلات ہونگی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میری یہ گزارش ہے کہ جب گورنمنٹ کو آپ اختیار دے دیتے ہیں تو وہ ان کا Internal mechanism ہوتا ہے، اس کے ایکٹ میں پروویژن نہیں ہوتی، وہ گورنمنٹ کا ایک میکانزم ہوتا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں اپنے بھائی کی بات سے Hypothetically، مثالی قسم کا پریکٹیکل نہیں، اتفاق کرتا ہوں لیکن ماڈل ایکٹ میں یہ چیزیں ہیں۔ یہ پتہ نہیں کونسے ایکٹ میں کہتے ہیں کہ نہیں ہوتیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، یہ اس میں صرف Single specific ہوتا ہے۔ Government may remove difficulties arises from time to time.

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر، یہ جو کلاز 50 کا سب کلاز (1) ہے، It is regarding interpretation، جس میں اگر کوئی Difficulty آرہی ہے اور جو سب کلاز (2) ہے، یہ Assets کے Dispute کے اوپر ہے، تو یہ علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ Liabilities کے assets کے اوپر بھی Dispute بن سکتا ہے اور Question of interpretation، یہ علیحدہ چیز ہے، تو، This should remain in tact، جیسے ہے اس ایکٹ میں۔

Mr. Speaker: You want to in tact all these things?

وزیر قانون: جی، جی، تقریباً۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، یہی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سپیکر صاحب، میں زور نہیں دیتا، جیسے انہوں نے تشریح کی ہے، انہوں نے یہ تشریح کی ہے کہ علیحدہ علیحدہ ہے اور اس وجہ سے پھر میں زور نہیں دیتا۔

Mr. Speaker: Thank you. Amendment withdrawn, original sub clauses (2), (3) and (4) of Clause 50 stand part of the Bill. Amendment in Clause 51: Mr. Israrullah Khan Gandapur.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that in Clause 51 the words 'or purported to have been done or intended to be done' may be deleted.

اس میں سر، پھر میری وہی گزارش ہے کہ Action taken in good faith، بس اس کی تشریح ہو گئی 'Purported to have been done'، اس کا مقصد، Intended، اس کے یہ خیالات تھے، مطلب ہے اس قسم کی باتیں اگر ہٹادیں تو سر۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ہمیشہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس میں کیا ہے؟ Bar on the courts؟، یہ کیا ہے؟۔۔۔۔۔



وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی اس میں قانونی، عدالت نہیں جاسکے گا۔ سر، آپ اور میں سٹامپ پیپر پہ ایک معاہدہ کرتے ہیں کہ آپ نے میرے پچاس ہزار روپے دینے ہیں تو میں آپ سے کہوں گا کہ آپ نے تین ہفتے بعد دینے ہیں اور آپ عدالت نہیں جائیں گے لیکن آپ عدالت جاسکتے ہیں، یہ تو ماڈل ایکٹ کا ایک حصہ ہے، اس میں کوئی ایسی بڑی بات نہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میں اس کے متعلق کہہ رہا ہوں، اگر قاضی صاحب مجھے سن لیں۔ میں نے سر، اس کا نہیں کہا کہ سارا یہ سیکشن Delete کر دیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ 'No Court shall have jurisdiction to entertain any proceedings, grant any injunction or make any order in relation to any thing done in good faith'، بس یہاں پر اس کو روک دیں۔ اس کے بعد 'Or purported to have been done'، اس کا مقصد یہ نہیں تھا، مطلب ہے اس کو پھر وضاحت کریں گے 'Or intended' کہ اس کے یہ خیالات نہیں تھے، مطلب ہے لاء میں اس قسم کی باتیں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب، یہ Jargon ہے، It is only jargon، یہ جو قانون کی کتابیں میرے ساتھ ہیں، بہت ساری چیزیں سر،۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ کافی ہے سر، یہ نج صاحب آپ کیساتھ پرانے بیٹھے ہیں، ان سے پوچھ لیں کہ یہ Good faith بس وہاں پر رک جاتا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ سمجھتا ہوں لیکن جس طرح آپ فرما رہے ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو ادھر ختم کر دیں جی، تو ماڈل ایکٹ میں اور قوانین میں یہ Jargon ہوتی ہے سر، یہ لاء کی وہ Language ہے جو ہمیشہ استعمال کی جاتی رہتی ہے، کوئی عدالت جانے سے کسی کو روک نہیں رہا۔ یہ تو سر، وہ چیزیں ہیں کہ 'خدا نخواستہ جب قتل ہوا تو میں دائیں طرف کروٹ لے کر سویا ہوا تھا اور ایک میرا گھٹنا پیچھے تھا، اور اس سے پوچھیں گے گھٹنا سیدھا تھا یا ٹیڑھا تھا؟

جناب عبدالاکبر خان: ان سے عرض ہے کہ وہ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: واپس لے لیں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: واپس لے لی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: چلو شکر ہے۔ The amendment withdrawn and the original Clause 51 stands part of the Bill. Amendment in Clause 52: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move-----

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that Clause 52 may be deleted.

میرا سر، اس میں مقصد یہ ہے کہ Already، Bar of jurisdictions آپ نے کورٹس کی Jurisdiction کو Ban کر دیا تو پھر اس کے بعد Indemnity، Indemnity تو سر، میرے خیال میں آئین کے تحت صدر کو ہوتی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ کوئی بھی Manner، دیکھیں نا جو بھی ہم کرتے ہیں، اس میں Small pad پر بہت ساری چیزیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں، یہ ایک Set pattern ہے، اس کو Follow کیا گیا ہے۔ آپ اس وقت Small pad میں جا رہے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اگر گورنمنٹ اس ماڈل ایکٹ میں اتنی، پھر Amendments لیکر جانا اور پھر اسمبلی میں بیٹھنا، پھر اس کی کیا ضرورت تھی، سر؟  
جناب سپیکر: لاء منسٹر! یہ Indemnity کیا، اس کو کیسے وہ کریں؟

وزیر قانون: یہ Damages کے حوالے سے ہے۔ اگر کوئی اپنا روٹین کا کام Good faith میں کر رہا ہے، ایک آدمی کسی آرگنائزیشن کا تو He should not be suited for تو اس کے Damages اس کے خلاف Claim نہ ہوں۔ یہ ویسے اپنا سٹینڈرڈ کلاز ہوتا ہے Agreements کا یا جو ہے، اس میں کوئی وہ نہیں ہے۔ ویسے جی 'Otherwise' تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ روزانہ سول کورٹس میں یونیورسٹیز کے خلاف Injunctions بھی ہو رہے ہیں، کورٹس جو ہیں There is no indemnity as such لیکن بہر حال یہ Damages کے حوالے سے ہے، Otherwise stay orders وغیرہ، Injunctions تو روزانہ یونیورسٹی کے خلاف لوگ Obtain کر رہے ہیں تو یہ کوئی اتنا بڑا وہ نہیں ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی یہ جو سیکشن ہے، یہ دونوں ضروری ہیں کیونکہ یہ تو ماشاء اللہ بیرسٹر بھی ہیں۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب!۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بہر حال Jurisdiction ہو گی، اس کے بعد Indemnity کی کیا ضرورت ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، عبدالاکبر خان کے بارے میں میں نے کیا کہا؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Sir, I withdraw.

(Applause)

Mr. Speaker: Thank you. Amendment withdrawn. Original Clause 52 stands part of the Bill. Amendment in Clause 53: Mr. Abdul Akbar Khan MPA, to please move his amendment in para (a) of Sub Clause (1) of Clause 53 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that para (a) of Sub Clause (1) of Clause 53 may be deleted.

جناب سپیکر، میں صرف یہ جو پیرا ہے، اس کو شاید میں سمجھ نہ سکا تو منسٹر صاحب اگر یہ بتادیں کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ یہ اگر آپ دیکھیں کہ “53 (a) the Senate may, after consultation with the Syndicate and in the public interest, direct that any Officer, University Teacher or other employees of the University shall serve in any post under Government or any other university or an educational or research institution and such direction shall be binding on the Officer, teacher or other employee concerned;” میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ کسی بھی گورنمنٹ آفیسر کو یا کسی بھی یونیورسٹی کے ایک ملازم کو اگر یہ کہہ دیں کہ آپ ہمارے پاس آئیں اور ہمارے ساتھ کام کریں تو یہ اس پر Binding ہوگا کہ وہ آجائے گا کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، تو اب University staff should not be transferred؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں سر، کم از کم یہ میں اس سے لے رہا ہوں کہ اگر “Senate, after

“And in the public interest, direct that any Officer, University Teacher or other employees of the University shall serve in any post under Government or any other university or an educational or research institution and such direction shall be binding”.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر یونیورسٹی میں اتنا لائق آدمی کام کر رہا ہے اور Let

say اس کو Public interest میں گورنمنٹ کو اسلام آباد میں ضرورت ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! بہت اہم لیجبلیشن ہو رہی ہے اور آپ لوگ، میں کیا کہوں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اگر اجازت ہو سر، تو میں Continue کروں؟ اگر بہت لائق آدمی ہے اور Public interest میں کسی ٹکے میں اس کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چھوٹی چھوٹی چیزوں پر آپ بڑا بھڑک اٹھتے ہیں لیکن آج پتہ نہیں، ان کو کیوں موقع چھوڑ رہے ہیں؟

(شور)

جناب محمد حاوید عباسی: ہم اسلئے چھوڑ رہے ہیں کہ یہ بڑے قابل منسٹر ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، یہ بڑے قابل ہیں، یہ بڑے شوق سے، یہ بیرسٹر صاحب ہیں، ان کو بھی ہم بیرسٹر کہتے ہیں، تو سر، میں یہ کہہ رہا تھا کہ یونیورسٹی کے پاس اگر ایسا لائق افسر ہے جس کی حکومت کو ضرورت ہے، آپ کو ضرورت ہے، پبلک انٹرسٹ، میں اس کو بھیجنا اس پر لازم ہوگا، اگر اہم کسی ضرورت کے تحت اسے بلا یا جا رہا ہے اور اسی طرح اگر ہمیں ضرورت ہے اور ہم حکومت کو کہتے ہیں کہ ہمیں یہ فلاں آدمی ریسرچ پراجیکٹ کیلئے دے دیں، اس کو ہم اپنی تنخواہ دیں گے اور پاس رکھیں گے، یہ تو ہوتا ہے، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، سر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ تو ساری یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ سر، ابھی ہزارہ یونیورسٹی میں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، 'With the consent of those employees'، اگر یہ لفظ اس میں، دیکھیں ناسر، میں اگر گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کرتا ہوں تو میں یہاں پر جب نوکری کیلئے آیا تھا تو میرے دماغ میں تو یہ تھا کہ میں اسمبلی سیکرٹریٹ میں ملازمت کرونگا یا گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں کرونگا، اب اگر یونیورسٹی کہتی ہے کہ اب اس کو پکڑ کر ادھر لے آؤ تو میں تو یونیورسٹی میں اگر کرتا تو یونیورسٹی چلا جاتا یا یونیورسٹی میں اگر کسی کو، یہ 'پبلک انٹرسٹ' کا جو لفظ ہے، یہ ہمیشہ جب Suit کرتا ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں سمجھتا ہوں۔ سر، میں پوزیشن بتا دیتا ہوں جس میں یہ ممکن ہو سکتا

ہے۔ سر، ہم سکالرشپ پر لوگوں کو باہر بھیجتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے، وہ بانڈ بھر کے جاتے ہیں لیکن کوئی کہتا ہے کہ میں ہالینڈ جاتا ہوں، میں جا کر ساؤتھ افریقہ میں کام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وہ Consent ہوتا ہے نا، وہ تو Consent ہوتا ہے، اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہ تو Consent پر نہیں آئے گا، سر۔ Sir, we oppose it. I request Abdul Akbar Khan to kindly withdraw it.

Mr. Speaker: Okay, okay.

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ ایک ظالمانہ سیکشن ہے، بہت ظالمانہ سیکشن ہے۔ یہ تو جو لوگ نہیں جانتے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: 'پبلک انٹرسٹ' کا کیا مطلب ہے، کچھ سنڈیکٹ کا 'پبلک انٹرسٹ' ہے؟ وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ سیکشن ظالمانہ ہے، پاکستان ظالمانہ ہے، یہ صوبہ ظالمانہ ہے، اس کے 'انٹرسٹ' کیلئے تو سر، ہم ایک طرف کہتے ہیں کہ خون کا قطرہ بھی دیدیں گے اور ادھر کہتے ہیں کہ اس کا Consent لے لیں۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، اس کا Consent لے لو۔ اگر اس کا Consent۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ Bound کر رہے ہیں، Consent ہم اس بنیاد پر کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Sit down, sit down. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in para (a) of sub clause (1) of Clause 53 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those against it may say 'No'.

Voices: No.

جناب عبدالاکبر خان: سر، ایک دو آدمی ہیں۔

جناب سپیکر: جب آپ خاموشی سے، ایسے مجھے سمجھ نہیں آئی۔ Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: (Laughter) The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original para (a) of sub clause (1) of Clause 53 stands part of the Bill.

زیادہ ابھی تھوڑا تھوڑا، قاضی صاحب، بحث تھوڑی ہوگی، زیادہ لمبی چوڑی نہیں کرتے ہیں۔

اسرار اللہ خان، کلاز 45۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Amendment withdrawn; original Clause 54 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 55 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 55 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 55 stands part of the Bill. Amendment in Clause 56: Mr. Abdul Akbar Khan MPA.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یہ بہت ہی Simple، سادہ سی اور معصوم سی Amendment ہے۔ جناب سپیکر، یہ Status of employees کا ذکر ہے تو میں اس میں یہ کہتا ہوں کہ Prescribe کریں گے، میں کہتا ہوں کہ ایپلانڈ کے مشورے سے کرو، میں نے یہ لکھا ہے کہ: "I beg to move that in Clause 56 after the word 'prescribed' the words 'with the consent of employees' may be added".

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب۔

Minister for Higher Education: Sir, I agree with him but-----

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، بیٹھ جائیں آپ۔

Minister for Higher Education: I agree, Sir.

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member in Clause 56 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یوجی۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کا بھی مشکور ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Clause 57: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA and Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move their joint identical amendment in Clause 57 of the Bill, one by one please. Mr. Abdul Akbar Khan, first.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! I beg to move that Clause 57 may be deleted.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں چونکہ میں 40 کو Withdraw کر چکا ہوں تو یہ Ineffective ہے، اسلئے میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Withdraw کر رہے ہیں۔ بنہ سرے دے، عبدالاکبر خان! تہ ہم Withdraw کو ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: زہ خو جی د دے دا Repealing clause دے، اوس دا Repealing clause دے، دا دوئ چہ کوم دیکنبے اصلی شے، ہغہ دارالعلوم اسلامیہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہ، د Repealing clause deletion غوارے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی، زہ دا وایمہ چہ دا ختم کری، Repeal کوئ ولے دا ایکٹ؟ اوس گورئ کنہ جی دیکنبے 'دارالعلوم اسلامیہ سرحد پشاور تہستی ایکٹ، 1954' چہ کوم دے، ہغہ ختموی، 'The NWFP, Darul-Ulum-i-Islamia-Sarhad Act, 1949' ہم ختموی، دریم اسلامیہ کالج، ہغہ خو تہیک شوہ خو 'As far as Islamia College University Ordinance so & so is concerned, I agree but as far as the Trustees Act is concerned' دا خو بہ زما پہ خیال چہ تہست کریے وو، چہ ور کریے وو، اول نہ خو دا 'اکیڈمک کوئسچن' دے چہ تہست ایکٹ ختمیدے شی بغیر د تہستیز د مرضئ نہ او کہ نہ؟

جناب سپیکر: قاضی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، بہ دیکنبے زما یوریکویسٹ دے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیکھنے سے، زما دوہ Amendments دوئ Approve کرل، د منسٹر صاحب شکر یہ، ہغے سرہ یو تیکنیکل خبرہ ورتہ جی، پہ دیکھنے چہ آرڈیننس دے، ہغہ خو بہ خا مخا Repeal کیری نو ہغے د پارہ ستاسو د Repeal کولو ضرورت بہ نہ وی خو چہ کوم دا 'تہستیز ایکٹ' دے کنہ جی، نو چہ کلہ تاسو نوم بدل کرو او بیا پہ ہغے کبے اسلامیہ کالج شو نو د ہغے خود Repealment خہ ضرورت نہ پینیری، ہغہ خو 'تہستیز ایکٹ' دے، ہغے کبے لسٹ دے چہ دے اسلامیہ کالج تہست لسٹ کبے خومرہ دغہ دی جی نو آرڈیننس Repeal کول، نوے کول، ہغہ خو ہم دا دہ چہ یو سبجیکٹ باندے چہ کوم آرڈیننس وروستے راشی، ہغہ بہ سپریم آرڈیننس وی، ہغہ بل بہ یکدم ختم کیری۔ نو چہ تاسو دا ایکٹ راوستلو، پاس مو کرو نو بیا خود آرڈیننس Repeal کولو ضرورت یا نہ ضرورت خہ فرق نہ پرویوخی۔ کہ Repeal کوئ نو Repeal ئے کړئ خو دا 'تہستیز ایکٹ' چہ دے سر، دا ډیر Important دے، پہ دیکھنے ټولے خسره نمبرے دی، پہ دیکھنے Identification دے، ہغہ Assets چہ د اسلامیہ کالج دی او د اسلامیہ کالج تاسو نوم ہم دغہ کرو نو چہ ہغہ کومہ مسئلہ پہ یونیورسٹی، 'اسلامیہ کالج یونیورسٹی' باندے شوہ، ہغہ ہم ختمہ شوہ نو بیا خود دے د Repeal کولو ہدو ضرورت بہ نہ وی۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کہ چرتہ تاسو دا دغہ کوئ نہ نو ہغہ تاسو خنگہ بیا ختموئ۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، Legal matter ہے۔

جناب سپیکر: Agree کر رہے ہیں کہ نہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس کو میں یہ کہوں گا کہ اس باقی کو پاس کرادیں۔ منسٹر صاحب جو کہ رہا ہے اور یہ سیکشن چھوڑ دیں، پھر اس کو اس میں Add کر دینگے نا، کل Add کر لیں، پرسوں کر لیں۔

Mr. Speaker: Legal-----



وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، میں سر، میں Oppose کرتا ہوں ان کی Amendment کو۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ بار بار ایک بات آرہی ہے کہ یہ وہی کالج ہے، نام بدل گیا ہے۔ نام نہیں بدلا سر، یہ پورا ایکٹ آیا ہے۔ اس میں آپ نے پوری یونیورسٹی بنائی اور صرف نام، ہم نے ثاقب خان کے کہنے پر یہ Amendment قبول کی ہے۔ سر، یہ Legal matter ہے اور جتنی بھی Properties ہیں، وہ ساری اسی ایکٹ کے تحت یونیورسٹی کے پاس آگئی ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دیکھنے زہ دا عرض کوم، زما خواست دا دے چہ پہ دسکشن، دا یونیورسٹی چہ دہ جی، دا یونیورسٹی اپ گریڈیشن کنبے راغلے دہ، نوے Establish شوے نہ دہ او دا ایکٹ چہ کلہ جو ریدو، دا دوی چہ کومہ فلسفہ یادوی لگیا دی، نو دا خودارالعلوم اسلامیہ سرحد پارہ جو ر شوے وو، ہغہ خوکالج ہم نہ وو، ہغہ ایکٹ خو چہ دارالعلوم، خلقو چہ کلہ دا ترست ور کرو، پہ دے باندے جی د ترست، د یونیورسٹی د اپ گریڈیشن ہیخ دغہ نشتہ، دا فرق بہ ہلہ راتلو چہ دا کلہ Establishment of new University وے۔ دویم دا چہ دا اپ گریڈ شوے دے یونیورسٹی تہ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، بات یہ ہے کہ اسلامیہ کالج کو آپ نے اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی بنا دی، یہ جتنی Properties ہیں سر، یہ پشاور یونیورسٹی کے پاس تھیں، ان کو اگر آپ پشاور یونیورسٹی کے پاس چھوڑ کر اپنے اسلامیہ کالج کو یونیورسٹی بناتے ہیں تو پھر تو ہمارا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اتنی ساری یونیورسٹی ہم چلائیں گے کیسے؟

Mr. Speaker: No, these properties are not under-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس کو پشاور یونیورسٹی سے ختم کرنے کیلئے، اپنے ساتھ رکھنے کیلئے ہم نے پیچھے پوری پروویژن دی ہوئی ہے کہ جس کے تحت یہ سارا ٹرسٹ اب اس یونیورسٹی کے پاس آئے گا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، دیکھنے زہ دا گزارش کوم۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ Repeal اگر نہیں کریں گے تو وہ پھر فنکشن کیسے کریگا؟

جناب سپیکر: ٹھیک۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب، دادرتہ زہ وایمہ کنہ جی۔ دا اوگورئی جی Legal matter کنبے نوم چہ دے It is very important thing، دا 1972 کنبے دا گورئی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کدھر ہے، لاء منسٹر صاحب کدھر ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا لبرزہ تاسو تہ وایمہ جی، دا گورئی جی The Trust properties of Islamia Collage-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ Properties پہلے پشاور یونیورسٹی کے پاس تھیں، اس کو 40 کے تحت ہم نے لی ہے۔ اب اگر اس کو لی ہیں تو اس کو میں دونوں طرف کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟ نیا قانون آپ نے پاس کیا تو پرائنٹنگ Extract کرنا پڑیگا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس میں یہ جب۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا صاحب، زما خبرہ دا سے دہ جی۔

جناب سپیکر: Just a minute یہ سارے یہ 40 پڑھ لیں، '40. Properties and assets'۔

Minister for Higher Education: "Properties and assets: All assets and properties owned or possessed and all rights, liabilities and interests held or enjoyed by the Darul-ulum-e-Islamia Sarhad under the Darul-ulum-e-Islamia Sarhad Act, 1949 (NWFP Act No.1) of 1949 and Darul-ulum-e-Islamia Sarhad Peshawar (Trustees) Act, 1954 (Act No.XIV of 1954) being repealed under this Act, shall stand transferred to the University".

توسر، ادھر اس کو Repeal کر کے جب پہلے ایک چیز لے رہا ہوں، ایک چیز کو اپنی ملکیت بنا رہا ہوں، اس کا کنٹرول لے رہا ہوں تو اس کے پرانے قانون کو ختم نہیں کرونگا، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس بات کے شروع میں جس طرح میں نے عرض کیا تھا کہ جب انہوں نے یہ Amendment move کی تھی کہ "The word 'University' wherever occurring will be substituted by the words 'Islamia College'" نے اسی وقت آپ سے کہا تھا۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ تو نام میں اگر پھنسانا چاہتے ہیں تو پھر میں نہیں کہہ سکتا لیکن یہ بات وضاحت سے ہو گئی ہے تو پھر یہ یونیورسٹی ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں بتاتا ہوں کہ وہاں یونیورسٹی کا لفظ تو ختم ہو گیا، وہ تو اسلامیہ کالج۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو سر، یہ وائس چانسلر، ہمارے کون سے کالج میں وائس چانسلر بنایا ہوا ہے؟  
جناب عبدالاکبر خان: وہ تو اسلامیہ کالج کے پاس ہے، وہ تو اسلامیہ کالج کے پاس رہ جائے گا۔  
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب چمکنی!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، خبرہ داسے دہ چہ دا مسئلہ زیاتہ، زہ تاسو تہ دا 72 نہ یو دغہ گورمہ جی، ہغے کنبے لیکلی دی چہ Trust “properties of Islamia Collage should be immediately handed back to Islamia College” تہیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د اسلامیہ کالج مونبرہ Definition دا کرے دے د دے ایکٹ لاندے چہ دا ’اپ گریڈ یونیورسٹی‘ دہ نو چہ Definition شوے دے او د دے ایکٹ لاندے او شو چہ دا اسلامیہ کالج یونیورسٹی دہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر صاحب، یہ جو کہہ رہے ہیں تو کیا وہ اور۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: منسٹر صاحب، قاضی صاحب، زما لبرہ خبرہ و اورئ جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہ اور آج جو آپ پاس کر رہے ہیں، کیا یہ ایک چیز ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا ’ٹرسٹیز ایکٹ‘ چہ کوم دے جی، ’ٹرسٹیز ایکٹ‘ کنبے د ہغے خومرہ چہ Assets دی، د ہغے Listing دے، د دے Importance خکہ نن نہ دے چہ دا نوم بدل شو، ہغہ Listing چہ دے چہ پہ کومے خسریہ دغہ، دا Listing important دے، پہ دغہ کنبے تاسورا و لئی، ہغے کنبے خو خہ مسئلہ نشتہ۔ دیکنبے دا مطلب بالکل نہ دے چہ اسلامیہ کالج چہ اوس ’اپ گریڈ یونیورسٹی‘ دہ، ہغے تہ بہ دا Assets ملاویری نہ، بالکل بہ ملاویری خو ٹیکنیکل خبرہ ورکنبے دا دہ چہ دیکنبے ٹرسٹیز کنبے Listing دی جی Assets۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہاں ہیں؟ لاء منسٹر کدھر گیا اور ایڈوکیٹ جنرل؟ ان کو میں نے کہا بھی تھا کہ جب لیجسلیشن ہو رہی ہو تو ادھر بیٹھا کریں۔

جناب بشیر احمد بلور { سینئر وزیر (بلدیات) }: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب Oppose کر رہے ہیں، آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو میں کر رہا ہوں لیکن آپ کا۔۔۔۔۔  
سینئر وزیر (بلدیات): میں بس یہی کہہ رہا ہوں جو آپ کہہ رہے ہیں، منسٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ میں کر رہا ہوں، ان کی Satisfaction کیلئے۔۔۔۔۔  
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، زما عرض دا دے چہ دا یوہ تیکنیکل خبرہ دہ، دیکھنے مقصد دا دے چہ 'تہرستیز ایکٹ' کبے چہ دے، Listing دے، That listing is very important، تا سو خیر دے Legal دغہ بہ واخلی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ Withdraw کر رہے ہیں، Oppose کر رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں Oppose کر رہا ہوں ان کی Deletion کو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں اپنی Amendment پر Stand کر رہا ہوں کہ یہ Amendment، یہ جو Repeal ہے، اس کو ختم کیا جائے۔ جناب سپیکر، یہ ان لوگوں کیساتھ بہت زیادتی ہے جنہوں نے اسلامہ کالج کیلئے یا اس کیلئے اپنے پیسے اور اپنی جائیداد دی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ پیسے کسی کو لوٹنے کیلئے دے رہے ہیں؟ اتنی Protection تو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Member in Clause 57 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original clause 57 stands part of the Bill. 'Amendments in Schedule'; Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in sub-para (2) of para 5 of the Schedule of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Para 2? No, para 2 of para-----

Mr. Speaker: Sub-para (2) of para 5 and this is adopted. I might say it will be ungrammatical.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that in sub-para (2) of para 5 of the Schedule the word 'Recommendation' may be deleted.

سر، میں کہتا ہوں کہ جب آپ اس کو اپوائنٹ کر رہے ہیں تو پھر اس کا وائس چانسلر کو یہ اختیار کیوں دے رہے ہیں؟ آپ اگر سر، یہ دیکھیں اس کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ذرا اس کو پڑھیں نا، یہ۔۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: “(2) The Chairperson of a Teaching Department/Director of an institute shall be appointed by the Syndicate on the recommendations of the Vice Chancellor from amongst the three senior most Professors of the Department/ Institute for a period of three years”.

Recommendations کی کیا ضرورت ہے؟ سنڈیکیٹ اپوائنٹ کرے نا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، میں اس کو پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ کہتے ہیں کہ “The Chairperson of a Teaching Department/Director of an institute shall be appointed by the ‘Syndicate اور آگے، کہتے ہیں، اس کو Delete کر دوں تو پھر ایسے پڑھا جائیگا کہ ‘Syndicate of the Vice Chancellor from amongst the three senior most professor of the department’۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہی Ungrammatical کی بات جو کہ رہا ہوں نا، تھوڑا سا پڑھ لیجئے یا عبدالاکبر خان، خود پڑھ لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ Recommendation کا مطلب اگر میرا ہے تو Recommendation ‘of the Vice Chancellor’، میرا مطلب ہے کہ یہ Recommendation آسمان سے تو نہیں ہوتی، اس میں ‘Recommendation of Vice chancellor’ کو Delete کیا جائے اور جب سنڈیکیٹ تین اپنے اس کو اپوائنٹ کرے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ وائس چانسلر تین نام بھیجے گا، ان میں اس کی جو مرضی ہے، وہ لگا دیں گے۔

جناب سپیکر: ابھی خالی Word 'Recommendation' remove کرنا چاہتے ہیں؟  
 وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کہتے ہیں کہ وائس چانسلر کے پاس یہ اختیار نہ ہو۔  
 جناب عبدالاکبر خان: سر، Recommendation تو آسمان سے نہیں ہوگی نا،  
 Recommendation تو کوئی 'باڈی' کرے گی نا۔  
 وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو وائس چانسلر کرے گا نا۔  
 جناب عبدالاکبر خان: ہاں، تو یوں میں کہہ رہا ہوں کہ وہ نہ کرے۔  
 وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ جو کرنا چاہتے ہیں، وہ بتاتے نہیں نا۔  
 جناب عبدالاکبر خان: یہ میں کہتا ہوں کہ وہ نہ کرے۔  
 وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ کہہ رہے ہیں کہ وائس چانسلر سنڈیکیٹ کو نہ تین نام Recommend  
 کریں، یہ جو Recommendation ختم کرنا چاہتے ہیں نا، یہ کہتے ہیں کہ وائس چانسلر  
 Recommend نہیں کریگا۔ ہم کہتے ہیں کہ فیصلہ کریگا سنڈیکیٹ لیکن وہ تین نام، آپ بھی نام بھیجتے ہیں نا  
 سر، ہم نام بھیجتے ہیں، اس کے بعد سنڈیکیٹ اس میں سے جو Best ہوگا، اس کو Chose کرتی ہے۔  
 جناب عبدالاکبر خان: سنڈیکیٹ کیوں؟

**Mr. Speaker:** Okay, let me finish it. The motion before the House is that the amendment moved by the honorable Member in sub para (2) of para 5 of the Schedule of Bill may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.  
 (The motion was defeated)

**Mr. Speaker:** The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original sub para (2) of para 5 of the Schedule stands part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in sub para (1) of para 7 of the Schedule of-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے منسٹر صاحب کیلئے یہ Amendment move کی تھی، اب ان کی  
 مرضی ہے کہ اس کو ڈراپ کرتے ہیں تو میں بھی بس ڈراپ کرونگا۔ "Janab Speaker, I beg to  
 move that in sub para (1) of para 7 the word 'Vice Chancellor (Chairperson)' may be substituted by the word 'Pro-Chancellor' and after sub para (1) a new para (ia) may be inserted as follow:  
 " (ia) the Vice Chancellor"  
 یعنی وائس چانسلر کی جگہ میں پرو وائس چانسلر کو ڈالنا چاہتا تھا،  
 آپ اگر اس میں دیکھیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو پرو چانس لروہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وائس چانسلر کو میں ہٹانا نہیں چاہتا، وہ تو اس کیلئے میں نے نیا پیرا Add کیا ہے لیکن اس سے پہلے چونکہ منسٹرز کا جو سٹیٹس ہے، وہ ذرا بڑھا اور پرو چانس لروہ ہے، تو میں نے کہا کہ پرو چانس لروہ بھی اس کا ممبر ہو۔

جناب سپیکر: منسٹرز کو آپ پرو چانس لروہ کا سٹیٹس دینا چاہ رہے ہیں۔ جی، قاضی صاحب لینا چاہ رہے ہیں؟  
وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، ان کی، میری ذات ہو تو کیا مطلب ہے؟ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اچھی بات ہے سر، لیکن بات یہ ہے کہ Already چانس لروہ ہوتا ہے، اگر گورنر موجود نہیں ہے تو آپ کو پتہ ہے کہ نظام میں اس چیز کی 'پروویژن' ہے کہ کون فوری طور پر Takeover کر لیتا ہے؟ ہمارے ہاں اس طرح لگ رہا تھا کہ آپس میں Contradiction ہوگی، لڑائی ہوگی، اسلئے ہم اس کو Oppose کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں لینا چاہتا تو آپ کیوں خواہ خواہ زور دے رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو میرا خیال ہے کہ میں Withdraw کروں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ آخری تھی، اس کے بعد انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ واپس لے رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں۔ سر، بار بار یہ بات مجھے لگتی ہے کہ پریس میں آئیگی، اس کو تھوڑا سا کلیئر کرنا چاہیئے۔ دیکھیں سر، آپ کے سامنے ہے کہ پچھلی اسمبلی میں یہ جو سیکنڈری بورڈز تھے، وہ گورنر سے ہم لوگوں نے لے لیے تو اس میں پھر اتنا مسئلہ بنا کہ ادھر اپوزیشن لیڈر نے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ میں نے زندگی میں اور سیاست میں جو سب سے بڑی غلطی کی ہے، وہ یہ کی ہے کہ یہ قدم اٹھایا تھا۔ فی الحال میرے خیال میں اس کو Directly اتنا نہیں لانا چاہیئے، ہم لوگوں کے پاس ویسے یہ ہاؤس ہے، یہ پورے صوبے کو، جو چیز Purview میں آتی ہے، اس کی پوچھ گچھ کر سکتے ہیں۔ بہتر طریقے سے قانون سازی کریں، قانونی بات پوچھیں تو انشاء اللہ ان کو ہم Cover کر کے رکھ سکتے ہیں لیکن Directly اس میں Interfere کرنا، پولیٹیکل لوگ ہیں، پھنس جائینگے۔

Mr. Speaker: The motion withdrawn; original sub para (1) of para 7 of the Schedul stands part of the Bill. Now 'passage stage': The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that 'the Islamia College Univerity Peshawar Bill, 2009' may be passed. Honourable Minister for Higher Education, please.

Minister for Higher Education: I beg to move that 'the Islamia College University Peshawar Bill, 2009' may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the Islamia College University Peshawar Bill, 2009' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہماری وہ معزز خاتون رکن اسمبلی باہر واک آؤٹ پر ہیں جناب سپیکر، اس کو واپس ہاؤس میں لے آئیں۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس کیساتھ جڑے میں شامل ہو جائیں اور 'ٹی بریک' کیلئے کچھ وقفہ دیتے ہیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، نن د عظیم پبنتون لیڈر باچا خان کلیرہ دہ۔ جناب سپیکر، پرون ہم مونبرہ دا خبرہ کرے وہ، زہ د اسمبلی پہ فلور باندے دا خبرہ اول کول غوارم چہ دا ہغہ ہستی وہ چہ پہ مونبرہ باندے ئے ڊیر غت احسان دے د امن پہ خاطر باندے ہم، د جمہوریت پہ خاطر باندے ہم۔ مونبرہ Invitation ہم ورکرے دے تولو ملگرو تہ، بشیر خان دغلته اجلاس راغوبنتے دے، تولو ملگرو تہ خواست دے چہ راشی د خراج عقیدت د پارہ او ہغوی سرہ مونبرہ دغلته شرکت او کرو۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منت، یو شے ایجنڈا والا پاتے دے، یو منت ما لہ راکرئی، یو منت ما لہ راکرئی جی۔ آتہم نمبر 12 ایند 13۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، اگر آپ کی اجازت ہو تو دو منٹ کا ٹائم لینا چاہتا ہوں۔ سر، میں پورے ہاؤس کے تمام اراکین کا نہایت مشکور ہوں جنہوں نے 'اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور بل 2009'،



پاس کرنے میں میری مدد کی اور انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ یونیورسٹی آپ لوگوں کیلئے، آپ کے صوبے کیلئے، آپ کے بچوں کیلئے بہت زبردست درس گاہ ثابت ہوگی۔

خصوصی کمیٹی بابت ریلیف پیکیج کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you. 'Item No. 12 & 13': Mr. Abdul Akbar Khan, MPA/Chairman Special Committee on Relief Package, to please present before the House the report of the Committee. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to present 'the Report of the Special Committee on Relief Package' under rule 186 of the Provincial Assembly of North-West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: It stands presented.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. Mr. Speaker, now I beg to move that 'the Report of the Special Committee on Relief Package' may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the Report of the Special Committee on Relief Package' may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: پلیز، دا لڑ پکار دی چہ مونبرہ خوا اووئیل چہ دیکبے خہ دی چہ دا مونبرہ دغہ کوؤ جی۔ دا مونبرہ خونہ دے لوستے چہ دا د خہ رپورٹ دے؟

ایک آواز: ما خو ہم نہ دے لوستے۔

سینیئر وزیر (وزیر بلدیات): تا ہم نہ دے لوستے نو بیا خنگہ مونبرہ دا رپورٹ پیش کوؤ جی؟ مونبرہ لا تراوسہ پورے لوستے نہ دے۔ نہ هغوی لوستے دے نہ ما، چہ دا رپورٹ خہ دے؟ نو دا مونبرہ به خہ دیکبے کوؤ جی؟ کہ د سب د پارہ مو پینڈنگ کرے وے نو زما خیال دے بنہ به وہ؟ داسے خہ خبرہ نشته دے چہ I don't know, what is in that? مونبرہ خو دا فیصلہ کرے وہ چہ کوم ایم پی اے صاحب پہ حق اور سیبری نو بارہ لاکھ روپی بہ هغوی تہ ور کوؤ۔

جناب سپیکر: نو خود و مرہ دی کنہ۔

سینیئر وزیر (وزیر بلدیات): نو کہ پہ دیکھنے بل خہ دی نو بیا مونہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آخری پیرا لڑہ او گورئ، آخرینئ پیرا۔ آخری پیرا پڑھ لیں آپ۔ میاں صاحب!

آپ کہاں پہ کریں گے؟

سینیئر وزیر (وزیر بلدیات): نہ جی، دا دیکھنے نور ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ دے زور ہال کبے کنہ۔

وزیر اطلاعات: زور ہال کبے، پہ زور ہال کبے۔

سینیئر وزیر (وزیر بلدیات): آخری پیرا ہم ہغہ دہ خودا نور پکھنے دومرہ لوے دغہ دی چہ چرتہ سترہ سکیل، اٹھارہ سکیل، نور دغہ دی پکھنے، دا لہر معلومات کول غواری چہ دیکھنے ئے دا لیکلی دی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا 2009۔۔۔۔

سینیئر وزیر (وزیر بلدیات): بنہ، نو بنہ بس تھیک دہ جی۔

جناب سپیکر: دا پہ میتنگ کبے چہ خہ Proceeding شوی دی، ہغہ ئے تا سو تہ۔۔۔۔

سینیئر وزیر (وزیر بلدیات): بنہ بس تھیک شوہ جی۔ میاں صاحب! ستا سو سرہ خہ تائم دے؟

وزیر اطلاعات: تائم دوہ بجے دی۔

Mr. Speaker: Okay. The House is adjourned till 10.00 a.m of the tomorrow morning.

(ا سبلی کا اجلاس مورخہ 21 جنوری 2009 بروز بدھ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)